﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 27 جنوری 2017ء | 28 ربیع الثانی 1438 ہجری قمری ❁ 27 صلح 1396 ہجری شمسی | شمارہ 04

کسی کے عیب کی جستجو کا نتیجہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوکر بآواز بلند فرمایا: جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی تعظیم المومن حدیث نمبر 1955)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

ہم پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا اور اسے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور آسمان سے اسے تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ لیکن وہ غلبہ جنگ اور جہاد سے نہیں بلکہ زبردست نشانات کے ذریعہ اور ایسے ہاتھ سے ہوگا جو دشمنوں کی کھوپڑیاں توڑ دے گا۔ اور ظالم اپنے ظلم کا پورا پورا بدلہ پائیں گے۔

''پس خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے اس حکومت کو محسنوں میں سے پایا۔ اور اللہ کی کتاب (قرآن) نے ہم پر واجب کر دیا ہے کہ ہم اُن کے شکر گزار ہوں۔ اسی وجہ سے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کی خیر چاہتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے اور اس بندے کی بندگی سے انہیں نجات بخشے جو مصائب و آلام جھیلنے میں ان جیسا ہی بندہ تھا۔ اور اللہ اپنے دین کے لئے ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں سب سے بہتر دین کی طرف متوجہ کرے اور انہیں دین و دنیا میں ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔ یہ ہماری دعا ہے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور نیکی کے بدلے میں برائی صرف وہی شخص کرتا ہے جس کا دل گنہگار ہو اور وہ شیاطین کی طرح ہو گیا ہو۔ پس ہم ظالموں کا طریق نہیں چاہتے۔ اور اس رسالے میں ہمارا رُوئے سخن ان علماءِ نصاریٰ اور پادریوں کی طرف نہیں مگر جنہوں نے اسلام کو گالیاں نکالنے اور ہمارے سید و مولیٰ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اپنا مذہبی فریضہ خیال کیا ہوا ہے۔ پس ہم اللہ کی طرف سے ان کو روکنے اور دور ہٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور وہ (خدا) اپنے دین کا مددگار ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

اور میرے رب نے اپنے دین کی نصرت کے لئے ایسے کلام سے مجھے مخاطب کیا جس میں میں بہت بڑا وعدہ پاتا ہوں اور اس نے فرمایا: یعنی کہ ''تُو انہیں اللہ کے ایام کی بشارت دے اور انہیں خوب نصیحت کر''۔ پس ہم پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا اور اسے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور آسمان سے اسے تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ لیکن وہ غلبہ جنگ اور جہاد سے نہیں بلکہ زبردست نشانات کے ذریعہ اور ایسے ہاتھ سے ہوگا جو دشمنوں کی کھوپڑیاں توڑ دے گا۔ اور ہم نے اس کی کتاب میں ایسا ہی پایا ہے۔ پھر میرے رب نے مجھے اس جیسی وحی کی اور یہ وحی کا خلاصہ ہے۔ پس اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔ اور ظالم اپنے ظلم کا پورا پورا بدلہ پائیں گے۔ اور اس طرح اس زمانے میں آثار ظاہر ہوئے اور ہمارا رب اہلِ زمین کیلئے قہری تجلی کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ پس اس نے اپنے قہری نشان تمام ملکوں میں دکھائے۔ اور بہت سے لوگوں کو طاعون نے فنا کر دیا۔ اور ان میں سے بہتوں کو زلزلوں نے جڑوں سے اکھاڑ دیا اور موتوں نے انہیں آلیا۔ اور وہ جو کل رات تک محلّات میں سو رہے تھے آج تُو انہیں قبروں میں مُردہ پڑے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ مجلسیں ان سے سُونی ہوگئیں اور محلّات ویران ہوگئے اور وہ ایسے گھر میں اترے جس نے انہیں (اس قابل) نہ چھوڑا کہ وہ اپنے بھائیوں کے پاس واپس جاسکیں اور اپنے ہمسایوں سے اپنے گھر واپس چھین سکیں اور تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ انہیں اس وباء سے بچ نکلنے کی طاقت نہیں اور آسمان کے نیچے ان کے لئے کوئی بھاگنے کی راہ باقی نہیں رہی۔ اور جیسا کہ مخالفین کا خیال ہے اس بلا کو قسمت اور اتفاق پر محمول نہیں کیا جاسکتا پس نیک بخت وہی ہے جس نے ان نشانوں کو پہچانا اور ان سنگلاخ گھاٹیوں میں داخل ہوا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ یہ مصائب ان تقدیروں میں سے ہیں جنہیں نہ تم نے اس زمانہ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی کبھی تمہارے آباء نے دیکھا۔ اور یہ نشانات صرف اس شخص کی خاطر ہیں جسے خدائے منّان کی طرف سے تمہارے درمیان اس لئے مبعوث کیا گیا تا کہ اللہ اپنے دین کی تجدید اور اس کے دلائل کو ظاہر کر دے اور اس کے باغات کو سرسبز و شاداب کرے۔ اور اس کے پیڑوں کو پاک پھلوں سے لاد دے۔ اور اس کی جلانے کے قابل ٹہنیوں کو تر و تازہ شاخوں کی طرح بنا دے اور ایسا اس لئے ہوتا لوگ اللہ کے دین قویم کو شناخت کر لیں اور اپنے رب رحیم کی طرف پوری طرح مائل ہوں اور وہ کریم الطبع شخص کی طرح دنیا سے نفرت کریں۔ اور جب دین کی صبح روشن ہوئی اور اس نے براہین کی شعاعیں دکھائیں تو ان میں سے اکثر نے اپنے آنکھیں نیچی کر لیں تا کہ وہ نہ دیکھیں اور انہوں نے جانتے بوجھتے اللہ کے پیغام کو ناپسند کیا۔ حیف ہے ان پر کہ وہ خیر سے بھاگتے ہیں اور نقصان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یقیناً دروازہ کھلنے کا وقت آگیا ہے۔ پس کون ہے جو بار بار دستک دے؟ اور جس کی آنکھ ہے اس کے لئے (معرفت کا) چشمہ جاری ہو گیا ہے۔ اللہ غفور و رحیم ہے جو اس کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ آئے وہ اسے واپس نہیں لوٹاتا۔ اور جو طلب میں بڑھتا جاتا ہے وہ اسے عطا میں بڑھاتا جاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قوم نے جسمانی فقر کو روحانی بدحالی کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدائے کریم کی طرف سے مبعوث ہونے والے مصلح کے محتاج نہیں اور ان پر تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں، پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی ہیں اور اس بات پر خوش ہیں کہ چوپایوں کی سی زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعامات سے اعراض کریں۔ ہمیں ان کی کم ہمتی اور خستہ حالی پر حیرانگی ہوتی ہے۔ اور ہم ان کی اصلاح کے لئے اس وقت تک اللہ سے التجا کرتے رہیں گے جب تک انہیں کامیابی حاصل نہ ہوجائے اور ہم نے ان کے لئے دعا کے واسطے اپنے اکثر اوقات، بالخصوص اوقات سحر وقف کر دیئے ہیں اور وہ آنکھ بھی جو ان افکار سے اغماض نہیں کرتی (وقف کر دی ہے)۔ اور اللہ کی قسم! میں نے ایام طاعون کے ظاہر ہونے سے قبل ہی ان لوگوں کو اس کے زمانہ کی اطلاع دیدی تھی۔ اور میں نے کوئی بات نہیں کہی تھی مگر جب میرے رب نے مجھے اس کے پوشیدہ راز سے اطلاع دی اور اس کے بتانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے بعد طاعون نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور ان پر موتوں کا نزول ہوا۔ اور اس کی یہ اطلاع اس وقت دی گئی جب اطباء کی رائے کو اس تک کوئی رسائی نہ تھی۔ اور کسی عقلمند نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ پھر ویسے ہی وقوع میں آیا جیسے میرے رب نے مجھے خبر دی تھی اور یہ آسمان کے رب کی طرف سے ایک برہانِ عظیم تھی لیکن لوگوں نے اس کی طرف نگاہ نہ کی اور کسی شخص نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی نہ بہایا۔ اور نہ انہوں نے توبہ کرنے اور اعمال حسنہ بجالانے کیلئے کوئی فوری قدم اٹھایا بلکہ وہ معاصی اور برائی میں اور بڑھ گئے۔ اور انہوں نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ لئیم دجال ہے اور میری تنہائی میں صرف میرے رب رحیم نے میری غمخواری فرمائی۔ اور وہ سب میرے خلاف سبّ و شتم میں اکٹھے ہوگئے۔ اور قرض خواہ کے چمٹنے کی طرح وہ مجھ سے چمٹ گئے اور اپنے قدیمی بغض کے باعث انہوں نے مجھے نہیں پہچانا۔ اور ہم اصحاب کہف و رقیم کی طرح ان کی نگاہوں سے چھپے رہے۔''

..........(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 141 تا 146۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 نومبر 2014ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ثمینہ یاسمین بھٹی واقفۂ نَو بنت مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب کا ہے۔ جو عزیزم عبدالقدوس عارف مربی سلسلہ ابن مکرم جرار عارف صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکی کے نانا چوہدری عنایت اللہ صاحب خادم سلسلہ تھے اور (یہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ حضرت حافظ فضل عظیم صاحب اور حضرت حافظ محمد احمد صاحب کی نسل سے ہے۔ اور اسی طرح لڑکے کے ننہال کی طرف سے بھی دو صحابہ حضرت اقدس علیہ السلام حضرت ملک حسن محمد صاحب اور حضرت مولوی مہر دین صاحب کی نسل ہے۔

اس لحاظ سے دونوں خاندانوں میں احمدیت بہت پرانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ یا ننہال کی طرف سے یا ددھیال کی طرف سے۔ بلکہ صحابہ دونوں کے ننہال کی طرف سے ہیں۔ لیکن بہرحال ان کے ددھیال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرانے احمدیوں میں سے ہیں اور نہ صرف پرانے احمدیوں میں سے ہیں بلکہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مختلف حیثیت سے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔

لیکن صرف بزرگوں کی خدمت یا صحابہ کی نسل میں سے ہونا فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خود انسان کے وہ عمل نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہم سے چاہتا ہے۔ اس لئے ان نکاح کی آیات میں بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے اور تقویٰ کے ساتھ یہ مشروط ہے کہ تقویٰ ہو گا تو یہ یہ خصوصیات تمہارے اندر ہوں گی۔ رِحمی رشتوں کا بھی لحاظ رکھنے والے ہو گے۔ سچائی پر بھی قائم رہنے والے ہو گے اور اپنی زندگی کا جائزہ لیتے رہنے والے بھی ہو گے۔ پس ہمیشہ ہر وہ رشتہ جو نیا قائم ہوتا ہے ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ نیک بزرگوں کی اولاد ہونا ایک اچھی بات ہے، ایک بہت بڑا اعزاز ہے لیکن جب تک خود انسان ان نیکیوں پر قدم مارنے والا نہ ہو وہ نہ صرف اپنے آپ کو ضائع کر رہا ہوتا ہے بلکہ بزرگوں کی نیک خواہشات کی بھی نفی کرنے والا ہوتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں بچے، بچی بھی واقفۂ نو ہے اور لڑکا بھی عزیزم عبدالقدوس وقف ہے، مربی سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مربیان میں سے ہیں جو یہاں جامعہ احمدیہ یوکے سے پاس ہو کے نکلے اور ابتدائی طلباء میں سے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وقف کرنے کے بعد ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ اس اعزاز کا پاس تو ان دونوں کے ماں باپ نے کیا کہ وہ بزرگوں کی اولاد تھی اور اس لحاظ سے خدمت دین کے لئے اپنے بچوں کو وقف کیا۔ اب بچوں کی آئندہ زندگی اس بات کا ثبوت ہونا چاہئے کہ ہم نے ہمیشہ اپنے ماں باپ کی خواہشات کا بھی احترام رکھنا ہے اور اپنے بزرگوں کی طرف سے جو ہمیں اعزاز ملا ہے اس کا بھی پاس رکھنا ہے۔ اپنی زندگیاں اس طرح گزارنی ہیں جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے اور اس خوشی کے موقع پر، جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں، خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرو۔ یہ اعزاز جو وقف زندگی ہونے کا ملا ہے، یہ اعزاز جو مربی سلسلہ ہونے کا ملا ہے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے اور ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزاریں گے تو اس ذمہ داری کو نبھانے والے بھی ہوں گے۔ نہ صرف اپنے گھر میں، نہ صرف اپنے خاندان میں بلکہ جماعت میں۔ جماعت نے آپ لوگوں کے نیک نمونے دیکھنے ہیں۔ پس ہمیشہ اس بات کا ایک مربی کو، ایک واقف زندگی کو خیال رکھنا چاہئے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف زندگی کی فوج میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ان کی بھی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اپنی ذاتی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر، پیچھے رکھ کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کے لئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ آج قائم ہونے والا رشتہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھنے والا ہو، اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والا ہو اور ہمیشہ خوشی سے زندگی گزارنے والا ہو اور آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح پیدا ہوتی رہیں۔ ان الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کروں گا۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:۔

رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا چونتیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام۔

احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح۔ مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر

(رپورٹ مرتبہ: ڈاکٹر شمیم احمد قاضی۔ سوئٹزرلینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے 34ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 16 تا 18 ستمبر 2016ء بمقام مسجد نور مشن ہاؤس Wigoltingen ہوا۔ جلسہ کی تیاری کا کام کئی ماہ پہلے ہی شروع ہو گیا تھا۔ مختلف افسران جلسہ نے اپنے ناظمین اور نائبین مقرر کرکے اُن کے ذمہ مختلف ذمہ داریاں سپرد کردی تھیں۔ جلسہ کی جگہ کی تیاری اور وقارِ عمل تقریباً ایک ماہ قبل ہی شروع ہوا جس میں بہت سے احباب و مستورات جماعت نے وقفِ عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور وقارِ عمل کیا۔ تمام تیاریاں 15 ستمبر کی شام تک کو مکمل کر لی گئی تھیں۔ عورتوں اور بچیوں کے لئے ہال اور مسجد کے حصے کو جلسہ کے شایانِ شان سجایا گیا تھا۔ مردوں کے لئے ایک بڑی مارکی لگائی گئی اور اُس کی تزئین اور زیبائش کی گئی۔ اس کے علاوہ تقسیم خوراک، شعبہ معلومات، بک سٹال، ہیومینٹی فرسٹ اور دوسرے رفاہی کاموں کے لئے علیحدہ خیمے نصب کئے گئے۔ MTA سوئٹزرلینڈ کی طرف سے تمام جگہوں پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے آواز پہنچانے کا اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا۔ 15 ستمبر کی شام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ مرکزی نمائندہ محترم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے تمام انتظامات کا معائنہ کیا اور کاوشوں کو سراہا۔ الحمدللہ۔

16 ستمبر 2016ء کو دوپہر ڈیڑھ بجے محترم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے خطبہ جمعہ دیا جس میں احباب کو جلسہ سالانہ کی برکات سے پوری طرح مستفیض ہونے کی تلقین فرمائی

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے چونتیسویں جلسہ سالانہ کا ایک منظر

اور حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ میں شاملین کے حق میں دعاؤں کا ذکر کیا۔ نماز کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے فرمودہ خطبہ MTA پر براہِ راست سنا۔

پہلا اجلاس

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز 4:30 بجے سہ پہر پرچم کشائی سے ہوا جس میں مرکزی نمائندہ مکرم الیاس منیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اور سوئٹزرلینڈ کا پرچم امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ مکرم ولید طارق تارنٹسر صاحب نے لہرایا۔ نمائندہ خصوصی نے دعا کرائی۔ پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی اور اُس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام انگریزی اور اردو میں مکرم عبدالوہاب طیب صاحب مربی سلسلہ نے پڑھ کر سنایا۔ اور اس کا جرمن ترجمہ محترم امیر صاحب نے پڑھا۔ حضور انور کے پیغام کا اردو ترجمہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش ہے:

....

اردو ترجمہ پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2016ء

پیارے افراد جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ 16، 17 اور 18 ستمبر 2016ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اس منفرد مذہبی اجتماع سے روحانی فائدہ اٹھائیں اور بے شمار برکات حاصل کریں۔

میں نے اپنے خطبات میں بارہا اس بات کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے ہر پہلو پر مکمل عمل کرتے ہوئے حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ ہم احمدی آپؑ پر ایمان لائے ہیں اور آپؑ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم نے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بہترین احمدی مسلمان بن کر اس زمین پر اسلام کا قابل تقلید نمونہ ہوں۔

اِن عظیم الشان مقاصد کے حصول کے لئے احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں، اپنا ذاتی جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اور اپنے اخلاق

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 435

جلسہ سالانہ قادیان 2016ء میں عرب احباب کی شرکت

ہر چڑھنے والا دن اور ہر روز نکلنے والا سورج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نئے نشان لے کر آتا ہے جو مومنین کے لئے تقویت و ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن جن کی آنکھ تعصب سے بند ہو چکی ہے انہیں اندھیروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا

1885ء میں حضور علیہ السلام کو الہام ہوا کہ یَدْعُونَ لَکَ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَب۔ یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

اُس وقت جبکہ ابھی سلسلۂ بیعت بھی شروع نہ ہوا تھا۔ یعنی جب اہل وطن میں سے بھی کوئی آپ کی بیعت میں شامل نہ تھا اُس وقت اللہ تعالیٰ کا آپ کو یہ بتانا کہ عرب آئیں گے اور وہ آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور پھر یہ سب کچھ پورا ہو جانا یقیناً آپ کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ اور اب تو بفضلہٖ تعالیٰ ہر سال دنیا کے مختلف ممالک سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے عرب احباب قادیان کی بستی کی زیارت کرتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہوئے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

امسال دسمبر 2016ء میں بھی بعض عرب ممالک کے نامساعد حالات کے باوجود خدا کے فضل سے فلسطین، مصر، اردن، کبابیر اور شام سمیت 8 عرب ممالک کے 22 عرب احباب نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اور بھرپور استفادہ کیا۔

قادیان سے لائیو پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے زیرِ ہدایت گزشتہ تین سال سے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر وہاں سے لائیو عربی پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ ایسے پروگراموں میں مختلف حوالوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کی جاتی ہے، قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی مختصر ویڈیوز اور ڈاکومینٹریز بھی شامل ہوتی ہیں اور مختلف علمی، اخلاقی اور روحانی موضوعات پر امام الزمانؑ کے روح پرور کلمات اور پُر معارف اقتباسات اور سیرت کے واقعات بیان کر کے روحانی مائدہ پیش کیا جاتا ہے، اس لئے تمام عربوں کو اس پروگرام کا بشدت انتظار رہتا ہے۔

اس پروگرام کی عرب دنیا میں تشہیر کے لئے ایک پرومو تیار کیا گیا اور اسے فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا کے ذریعہ مختلف عرب ممالک کے باشندوں تک پہنچایا گیا۔ اس پرومو (Promo) کو 740000 سے زائد لوگوں نے دیکھا۔ پھر اس کے بارہ میں فیس بک پر بحث بھی چھڑی اور لوگوں نے تبصرے بھی لکھے۔ گو بعض نے گالیاں بھی دیں لیکن کئی لوگوں نے بحثوں کے بعد لکھا کہ ہمیں جماعت کے بارہ میں پتہ نہ تھا اور اب ہماری رائے بدل گئی ہے۔

16 تا 18 دسمبر 2016ء قادیان دارالامان سے یہ پروگرام لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ جس کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ فلسفۂ دعا، حضورؑ کی متضرعانہ دعائیں اور قبولیت دعا کے آئینہ میں حضور علیہ السلام کی سیرت کے واقعات تھا۔ اس پروگرام میں چلائی جانے والی ویڈیوز کی تیاری کے لئے مکرم ایمن المالکی صاحب آف کبابیر قبل از وقت قادیان پہنچ چکے تھے۔ ان کے علاوہ مکرم محمد شریف عودہ صاحب، مکرم فتحی عبد السلام صاحب اور خاکسار نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ تین دن تک یہ روحانی مائدہ پیش کیا جاتا رہا جسے عربوں نے بہت پسند کیا۔

پروگرام کے بارہ میں بعض تبصرے

ذیل میں قادیان سے نشر ہونے والے پروگرام کے بارہ میں ایک دو چنیدہ تبصرے نذرِ قارئین کئے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عمار دبالیز صاحب از سیریا لکھتے ہیں:

قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی بہت تمنا تھی۔ اسی طرح جماعت کے دیگر جلسوں میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کا مجھے حد درجہ اشتیاق ہے لیکن ہمارے ملک کی امن و امان کی صورتحال اور خراب معاشی حالات ان خواہشات کی تکمیل کی راہ میں حائل ہیں۔

اگرچہ میں قادیان کے جلسہ میں خود تو حاضر نہیں ہو سکا لیکن ایم ٹی اے العربیہ کے قادیان سے نشر ہونے والے پروگرام نے ایسی روحانی لذتوں سے آشنائی کروائی ہے جس کی مدتوں سے تلاش تھی۔ اسی طرح پروگرام کے شرکاء نے بعض ویڈیوز کو فیس بُک پر شیئر کیا جس کی بناء پر ہمیں ایسے محسوس ہوا کہ جیسے ہم بھی مسیح موعود علیہ السلام کے دیس قادیان میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو پیش کرنے والوں کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اس پروگرام و ایم ٹی اے العربیہ کے دیگر پروگراموں کے لئے کام کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے، کیونکہ یہ پروگرامز کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہیں اور مَیں ایسے لوگوں میں سے ایک ہوں جسے ایسے ہی پروگراموں کو دیکھ اور سن کر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق ملی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی آئندہ ہونے والے جلسوں میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم شمزین خلیل صاحب آف عراق لکھتے ہیں کہ:

قادیان سے پیش کیا جانے والا پروگرام دیکھا اور اس پروگرام کی ہر قسط کو دیکھتے ہوئے میرے ذہن میں یہی جملہ آتا تھا کہ اس پروگرام کی وجہ سے زمین کے کونے ہل کے رہ گئے ہیں۔ شاید کوئی کہے کہ میں نے اس پروگرام کی تعریف میں کچھ مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب میں نے ان پروگراموں کو لائیو دیکھا اور پھر نشر مکرّر بھی دیکھا تو میرے دل میں اور زبان پر بار بار یہی مذکورہ جملہ آتا رہا جس کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جملہ شاید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مجھے اس کے بارہ میں اپنے برادران کو بتانا چاہئے کہ اس پروگرام کی وجہ سے لوگوں کی سوچ اور ان کی روح پر کیا اثر پڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپ کو انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے تا آپ لوگوں کی ظلماتی زندگی کے راستوں کو روشن کرنے والے بن جائیں اور ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال کی بارش کر دیں تا ان کی عقلوں کے بے جان صحراء میں زندگی کی لہر دوڑ جائے اور ان کی روح کے چشمے دوبارہ پھوٹ پڑیں تا اس صحرا میں دوبارہ اعمال صالحہ کے درخت پھولنے اور پھلنے لگیں۔ آمین۔

علاوہ ازیں کسی نے کہا کہ اس پروگرام کو دیکھتے ہوئے میں ایک عجیب روحانی عالم میں منتقل ہو گیا۔ کسی نے کہا کہ مجھے اس پروگرام میں ذکر ہونے والی دعائیں لکھ کر بھجوا دیں کیونکہ میں ان پُر تاثیر کلمات کو دہرا کر دعائیں کرنا چاہتا ہوں۔ اور کسی نے کہا کہ ہر پروگرام ہی میرے لئے معلومات کا ایک ذخیرہ لے کر آتا ہے اور ان پروگرامز کو دیکھنا اور سننا میرا بہترین مشغلہ ہے۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے مبارک کوششیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے شروع سال سے ہی کچھ پس انداز کرتے رہنا چاہئے تا سال کے آخر پر سفر کا خرچ میسر آ جائے۔ تقریباً یہی کیفیت ہماری فلسطینی بہنوں کی تھی۔ وہ گزشتہ برس پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی، یہاں کے مقدس مقامات اور یادگاروں کی زیارت کی۔ اس جادو نگری میں ان کا دل اس قدر لگا کہ وقتِ رخصت اشکوں کی برسات جاری تھی۔ پھر واپس جاتے ہی انہوں نے اگلے سال کے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دی۔ لیکن دوسرے ملک سے جلسہ پر آنے کے لئے بہت زیادہ خرچ درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ جلسہ کا وقت آ گیا اور ان کے پاس مطلوبہ خرچ جمع نہ ہو پایا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ بہتر ہو گا کہ اس سال سفر نہ اختیار کیا جائے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ ہم نے تو پورے سال کے ایک ایک دن کو گن کر گزارا ہے اب ان امیدوں کو اس طرح نہیں توڑ سکتے۔ لہٰذا انہوں نے اپنا کسی قدر زیور بیچ کر تمام ضرورتوں کو پورا کیا اور جلسہ سالانہ میں شریک ہوئیں اور بھرپور استفادہ کیا۔

اسی طرح ہمارے سیرین احمدی برادران بھی گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے تھے۔ گو سیریا کے حالات تو گزشتہ سال بھی خراب تھے لیکن اس سال تو گزشتہ سال کی نسبت خراب تر تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ سیریا کے اندر سفر کرنا جُوئے شیر لانے سے کم نہیں کجا یہ کہ بیرون ملک کے سفر کے بارہ میں سوچا جائے۔ اس کے باوجود جب انہوں نے گزشتہ سال (2015ء) سفر کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہر راستہ کھول دیا اور ضرورت کو پورا کر دیا اور ان کا سفر ہر لحاظ سے مبارک اور مفید رہا۔

امسال (2016ء) کسی نے فون کر کے ان میں سے ایک دوست سے سفر قادیان کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے امسال فیملی کے ساتھ حج بھی کیا تھا لہٰذا مالی حالات کے ساتھ ملکی حالات بھی دگرگوں ہیں جن کی بناء پر امسال قادیان جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ فون کرنے والے نے ان سے کہا کہ آپ کو یاد ہے کہ سال گزشتہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تمام انتظام خود کر دیا تھا؟ اس سال بھی اُس پر حسنِ ظن رکھیں اور اپنی کوشش اس میں شامل کر لیں تو سب انتظام ہو جائے گا۔ انہوں نے فوراً صدر جماعت کو فون کر کے کہا کہ ہمیں جلسہ پر جانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ میں تو مرکز کو لکھ رہا تھا کہ ہم ملکی حالات کی وجہ سے امسال نہیں آ رہے اور پھر اب تو جلسہ میں صرف چار پانچ روز رہ گئے ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ انہوں نے صدر صاحب کو کوشش کرنے کے لئے قائل کر لیا۔ کوشش کی گئی اور خدا کا ایسا فضل ہوا کہ اتنے قلیل عرصہ میں ویزہ بھی مل گیا، ٹکٹوں کا بھی انتظام ہو گیا اور جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے ٹوٹل 22 عرب احباب میں سے سیریا کا وفد سب سے بڑا تھا کیونکہ وہاں سے 5 افراد جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے تھے۔

بابرکت تبدیلیاں

مکرم وسیم صاحب آف سیریا لکھتے ہیں کہ مجھے دو سال سے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے اور اس کے بارہ میں صرف اتنا کہوں گا کہ باوجود نامساعد حالات کے ایسے لگتا ہے کہ قادیان کے سفر کے لئے ہمیں صرف نیت اور ارادہ کرنے کی دیر ہوتی ہے اور باقی ہر ضروری چیز خدا کے فضل سے میسر ہو جاتی ہے اور ہر راہ کھل جاتی ہے۔ چنانچہ مَیں اپنی اہلیہ اور 5 سالہ بیٹے کے ہمراہ قادیان کے جلسہ میں شامل ہوا۔ امسال بھی جہاں قادیان کی بستی، اس کے باسیوں اور مہمانوں نے دل موہ لئے وہاں میں نے دو تبدیلیاں بہت شدت کے ساتھ محسوس کیں۔ ایک اپنے بیٹے میں اور دوسری اپنی اہلیہ میں۔

میرا بیٹا وقفِ نَو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اس لئے میری بہت خواہش تھی کہ میں اسے قادیان دکھاؤں۔ لیکن چونکہ میرا بیٹا اپنی بہنوں کے ساتھ اس حد تک attach رہتا ہے کہ ان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا۔ لیکن ہم نے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اسے بھی ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا اور قادیان پہنچتے ہی اس کی تو جیسے کایا پلٹ گئی۔ اوّل تو وہ سرائے وسیم میں ڈیوٹی دینے والے لڑکوں کے ساتھ اس قدر گھل مل گیا کہ ایک دو روز میں ہی ان کے ساتھ مہمانوں کو کھانا پیش کرنے، صفائی وغیرہ کرنے اور بازار سے چیزیں خریدنے کے لئے جانے لگ گیا۔ وہ سوائے نمازوں کے اوقات کے مجھے نظر ہی نہیں آتا تھا۔ ڈیوٹی والے خدّام نے بھی اسے اس قدر محبت دی کہ وہ ابھی تک انہیں یاد کرتا ہے۔ قادیان میں گزارے ہوئے ایام نے میرے بیٹے میں ایسی نیک تبدیلی پیدا کی کہ اس نے خود مجھ سے کہا کہ میں واپس جا کر ایسے ہی بننے کی کوشش کروں گا جیسے مجھے آپ نے قادیان میں دیکھا ہے۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گا، اپنی بہنوں کو تنگ نہیں کروں گا اور نمازیں پڑھوں گا اور والدین کا کہنا مانوں گا۔

اس تبدیلی کو دیکھ کر میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ اگلی بار میں اپنی بیٹیوں کو بھی قادیان کی زیارت کے لئے لے کر آؤں۔

دوسری بڑی تبدیلی میری بیوی کے مؤقف میں تھی۔ باوجود اس کے کہ میری اہلیہ کے تمام رشتہ دار سیریا میں ہی ہیں اور الحمد للہ ہمارا وہاں پر اچھا گزارا ہو رہا ہے۔ پھر بھی اس بار میری بیوی نے باصرار کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہم قادیان منتقل ہو جائیں کیونکہ وہ سیریا کی نسبت یہاں لوگوں کے ساتھ زیادہ گھل مل کر رہ سکتی ہے اور جماعت کی خدمت کی بھی توفیق پا سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ کی ان برکات سے کماحقہٗ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

..............................(باقی آئندہ)

واقفین نَو کی کل تعداد ساٹھ ہزار دو سو انسٹھ (60259) ہوگئی ہے۔ اس میں دنیا بھر کے 111 ممالک سے واقفین نَو شامل ہیں۔

تحریک وقف نَو۔ شعبہ مخزن تصاویر۔ احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر۔ مجلس نصرت جہاں۔
انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز۔ ہیومینٹی فرسٹ اور دیگر خیراتی کاموں کی تفصیلات کا تذکرہ

نومبایعین سے رابطے اور ان کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد۔ بیعتیں

رؤیا کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی۔ حضور انور کے خطبات و خطابات کا اثر۔ مخالفت کے نتیجہ میں بیعتیں۔
بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات۔ بیعت کے نتیجہ میں پاک تبدیلیاں۔ مخالفین کا انجام۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو بیعتوں کی تعداد ہے وہ پانچ لاکھ چوراسی ہزار سے اوپر ہے۔
119 ممالک سے تقریباً تین سو تین (303) اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔

جماعت احمدیہ یوکے (UK) کے 50 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 13 اگست 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

قسط نمبر 3۔ (آخری)

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال واقفین نَو کی تعداد میں تین ہزار چار سو اکتالیس (3441) کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے بعد واقفین نَو کی کُل تعداد ساٹھ ہزار دو سو انسٹھ (60259) ہوگئی ہے۔ اس میں دنیا بھر کے 111 ممالک سے واقفین نَو شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد چھتیس ہزار چار سو سینتیس (36437) ہے۔ لڑکیوں کی تعداد تئیس ہزار آٹھ سو بائیس (23822) ہے۔ اور تعداد کے لحاظ سے پاکستان اور بیرون پاکستان کا موازنہ اس طرح ہے کہ پاکستان کے واقفین نَو کی مجموعی تعداد اکتیس ہزار چار سو ایک (31401) ہے جبکہ بیرون پاکستان کی یہ تعداد اٹھائیس ہزار آٹھ سو اٹھاون (28858) ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ واقفین پیش کرنے والی جماعتوں میں اوّل ربوہ ہے جس کے دس ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ بیرون پاکستان زیادہ واقفین پیش کرنے والے ممالک میں پہلے نمبر پر جرمنی ہے جہاں سات ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ پھر انگلستان ہے جن کے پانچ ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ پھر انڈیا ہے جہاں چار ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ اور اس کے بعد دوسرے ہیں۔

شعبہ مخزن تصاویر

شعبہ مخزن تصاویر ہے یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ جماعتی تاریخ کو تصویروں کے ساتھ محفوظ کر رہا ہے اور اس میں بھی نئی اچھی ایڈیشن ہوئی ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر ہے اس میں بھی نیا کام شروع ہوا ہے اور مختلف جگہوں سے پرانی تاریخ کو اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ پرانے تبرکات کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نئی نئی معلومات، پرانی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی لائبریریوں سے جمع کی جا رہی ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں چھتیس (36) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ پانچ ہومیو پیتھک کلینک بھی کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں ہمارے اکیالیس (41) مرکزی ڈاکٹرز اور پندرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تیرہ ممالک میں ہمارے 714 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے سترہ (17) مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ہمارے ہسپتال خدمت میں بہت نمایاں ہیں۔ حکومت گھانا نے ہمیشہ ان ہسپتالوں کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس سال ہمارے ہسپتالوں میں کل دو لاکھ چار ہزار انسٹھ مریضوں کا علاج کیا گیا جس میں سے دو ہزار نو سو انتیس مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ان ہسپتالوں میں جو بڑے آپریشن کئے گئے ان کی تعداد تین ہزار سے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکس اینڈ انجینئرز۔ ان کے ذریعہ سے بھی بعض پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنا اور دوسرے پراجیکٹ۔ اس سال ایک سو انچاس پمپ لگائے گئے جن میں برکینا فاسو کے اکاون (51)۔ مالی سینتالیس (47)۔ یوگنڈا پینتیس (35) اور اسی طرح دوسرے ممالک کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 1704 واٹر پمپ افریقہ کے دُور دراز مقامات پر لگ چکے ہیں۔ اس وقت مزید دو سو تین (203) جگہوں پر پمپ لگ رہے ہیں جن سے پندرہ سے سترہ لاکھ افراد تک پینے کا صاف پانی پہنچے گا۔ سولر سسٹم استعمال کیا جا رہا ہے۔ مختلف افریقن ممالک میں لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے بجلی پہنچائی جا رہی ہے۔

ماڈرن ویلیج کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ افریقہ کے آٹھ ممالک میں سولہ ماڈرن ویلیج کی تعمیر ہوئی ہے اور ابھی اور آگے مزید بھی بنائے جا رہے ہیں۔

الاڈا ریجن میں 'سویو ماڈرن ویلیج' کے افتتاح کے موقع پر الاڈا کمیون کے میئر نے کہا کہ مجھے یہاں آ کر خوشی ہوئی ہے۔ میں اپنے علاقے میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس ماڈرن ویلیج کی تعمیر سے اس گاؤں کے بہت سے مسائل حل ہو گئے ہیں۔ یہ جماعت کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ یہ موقع خدا کا بھی شکر کرنے کا ہے جس نے جماعت کو یہ توفیق دی۔ اس جماعت کو یہ احساس ہے کہ اکیلے شخص کی خوشی کوئی معنی نہیں رکھتی اس لئے انہوں نے اجتماعی مسائل حل کر کے بہت سارے لوگوں کو خوشی دی ہے اور یہی حقیقی خوشی ہے کہ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ اس غریب عوام کی بہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔ اسی طرح پینے کا صاف پانی مختلف جگہوں پہ مہیا ہوا۔ لوگوں کے بڑے خوشی کے اظہار ہوتے ہیں۔

بینن سے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعت بے بومَے (Gbebome) میں ڈیڑھ سال قبل مخالفین نے گاؤں کے کنوئیں سے احمدیوں کا پانی بند کر دیا تھا۔ ایک احمدی خاتون کو پانی بھرتے مارا، اس کا پانی سے بھرا ہوا ٹب بھی توڑ دیا۔ اس کے بعد اس گاؤں میں جماعت نے بھی ایک کنواں بنوایا۔ اب گزشتہ ماہ اطلاع ملی ہے کہ غیر احمدیوں کا وہ کنواں جس سے انہوں نے احمدیوں کو پانی بھرنے سے روکا تھا وہ خشک ہو گیا ہے اور گاؤں والوں نے متعدد بار ماہرین بلوائے اور اس کی صفائی اور مرمت بھی کروائی مگر پانی نہیں نکلا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کے نیچے کا پانی خشک ہو چکا ہے۔ اب یہ غیر احمدی ہمارے کنوئیں سے پانی بھرنے آتے ہیں اور احمدی ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر احمدیوں کو پانی بھرنے کے لئے ترجیح دیتے ہیں۔ احمدیوں کا یہ نمونہ دیکھ کر اب گاؤں والے جماعت کے حق میں ہو رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ گزشتہ بائیس سال سے قائم ہے۔ دنیا کے انچاس ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آفات میں اور دوسرے عام پروگراموں میں جو جاری پروگرام ہیں ان میں اچھا کام انجام دے رہی ہے۔

چیریٹی واکس (Charity Walks)

چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی مختلف تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی چیریٹی جمع کرتی ہیں اور پھر مقامی چیریٹیز کو بھی اور ہیومینٹی فرسٹ کو بھی مہیا کرتی ہیں۔

فری میڈیکل کیمپس

فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے جا رہے ہیں۔ اس سال انڈونیشیا، انڈیا، بینن اور مختلف ممالک میں فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ سے ستانوے ہزار دو سو تیرہ (97213) سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

آنکھوں کے فری آپریشنز

آنکھوں کے فری آپریشنز۔ دوران سال اس پروگرام کے تحت ایک ہزار چار سو آپریشن کئے گئے۔ اور اب تک اس پروگرام کے تحت بارہ ہزار سے زائد افراد کے آنکھوں کے آپریشن کئے جا چکے ہیں۔

خون کے عطیات

خون کے عطیہ کے لئے انڈیا میں بھی کام ہو رہا ہے اور امریکہ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہا ہے اور اس کا بھی حکومت پر بھی اور جیل کے محکمے پر بھی اور قیدیوں پر بھی نیک اثر ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کی بحالی رپورٹ یہ ہے۔ جو بہت سارے رابطے ٹوٹ گئے تھے، ضائع ہو گئے تھے۔ غانا نے اس سال چھبیس ہزار سات سو تریسٹھ نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ برکینا فاسو نے تئیس ہزار سے اوپر نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ نائیجیریا نے اکیس ہزار سے اوپر۔ مالی نے گیارہ ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ نے نو ہزار سے اوپر۔ سیرالیون نے پانچ ہزار سے اوپر۔ اسی طرح گنی بساؤ پانچ ہزار سے اوپر۔ کینیا چار ہزار سے اوپر۔ نائیجیریا تین ہزار سے اوپر۔ سینیگال تقریباً تین ہزار۔ بینن بھی دو ہزار سے اوپر۔ ٹوگو نے دو ہزار۔ تنزانیہ بھی اور اسی طرح باقی ممالک ہیں۔

نومبائعین کے لئے تربیتی کلاسز

نومبائعین کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا۔ پانچ ہزار بانوے جماعتوں میں نومبائعین کی تربیت کے لئے تربیتی کلاسز، تعلیمی کلاسز اور ریفریشر کورس کئے گئے جن میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد تین لاکھ اکتالیس ہزار ایک سو بتیس ہے اور اس کے علاوہ شامل ہونے والے نومبائعین کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار ہے۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے، کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے ممبران اور افراد دنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔

ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے۔

وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت ہے۔ وہ جماعت ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے جس کے سپرد اسلام کے ساری دنیا میں قیام کا کام ہے جو گزشتہ تقریباً 128 سال سے خدمت اسلام اور خدمت انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مَصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے۔

بہت سے لوگوں کی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیان فرمائی ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دینی اغراض کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد کو قربانیوں کی یہ جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں، بعد میں آ کر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں اور یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک کے احمدیوں کی مالی قربان اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبّیک کہنے کی نہایت درخشندہ اور قابل تقلید مثالوں کا روح پرور تذکرہ

وقف جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان

وقف جدید میں گزشتہ سال عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد نے اسّی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ اس سال بھی پاکستان کی جماعت دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست رہی۔

مختلف ممالک کی وقف جدید میں قربانی کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ اور نمایاں قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا تذکرہ

وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔ وہ تمام ممالک بھی شاملین کی تعداد کی طرف توجہ دیں جن کے گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے اور اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں۔ لوگوں میں کمزوریاں نہیں، کام کرنے والوں میں کمزوری ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانیاں کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ سے متعلقہ عہدیداروں کو بھی فعّال کرے کہ وہ اپنے صحیح کام کر سکیں اور جو کمیاں ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پہ شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے رقم تو بڑھتی ہے لیکن ہر ایک کو شامل کرنا بھی ضروری ہے چاہے تھوڑی رقم دے کے شامل ہوں۔

مکرمہ اسماء طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع لاہور وصدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 جنوری 2017ء بمطابق 06 صلح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

دنیا میں انسان ذاتی تسکین کے لئے بھی، ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے بھی مال خرچ کرتا ہے اور کبھی صدقہ وخیرات بھی کر دیتا ہے۔ لیکن آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے، کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے ممبران اور افراد دنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔ ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے۔ وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت ہے۔ وہ جماعت ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے جس کے سپرد اسلام کے ساری دنیا میں قیام کا کام ہے جو گزشتہ تقریباً 128 سال سے خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مَصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں

کہ ’’مَیں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے‘‘۔(یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔)’’ کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے‘‘۔فرمایا’’ جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے‘‘۔

پھر فرمایا’’ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا میں ہی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 394-393)

پس آپ کے صحابہ نے اس بات کو سمجھا اور اپنے مال دینی مقاصد کے لئے پیش کئے جس کا ذکر بھی کئی مواقع پر آپ نے فرمایا کہ کس طرح آپ کے ماننے والے مالی قربانیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ مثلاً منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے جب تحریک ہوئی۔ آپ بہت ساری تحریکات فرماتے تھے۔ اشاعت لٹریچر کے لئے اور بعض دوسرے مقاصد کے لئے، اسی طرح منارۃ المسیح کے لئے بھی جب آپ نے تحریک کی تو منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری نے جو قربانی کی اس کا ذکر کرتے ہوئے بلکہ دو افراد عبدالعزیز صاحب اور شادی خان صاحب کا ذکر فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:’’ میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہے۔ ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام ہے۔ ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا‘‘۔ فرمایا کہ’’ یہ اس لئے زیادہ قابل تعریف ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں بھی ایک سو چندہ دے چکے ہیں‘‘۔ پھر فرمایا کہ’’ دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے میاں شادی خان لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکّل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد پچاس روپے سے زیادہ نہ ہو‘‘۔ فرمایا کہ’’ انہوں نے لکھا ہے کہ کیونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے ہم دینی تجارت کرلیں اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج دیا‘‘۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد3 صفحہ 315-314)

اسی طرح اور بہت سے لوگوں کی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیان فرمائی ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دینی اغراض کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد کو قربانیوں کی یہ جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں، بعد میں آکر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں تو وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔ انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہماری معمولی سی قربانی سے کیا فرق پڑے گا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَھَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ۔ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۔(البقرۃ:266) اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پس غریب لوگوں کی یہ قربانی طَلٌّ یعنی شبنم کی طرح ہے۔ یہ ذرا سی نمی جو ان کی معمولی قربانی سے دین کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار پھل لاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہم ایک غریب جماعت ہونے کے دنیا میں ہر جگہ اشاعت اسلام اور خدمت خلق کے کام کو کر رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت بھی اللہ تعالیٰ اس قدر ڈالتا ہے کہ دنیا حیران ہوتی ہے کہ اتنے تھوڑے وسائل سے تم اتنا زیادہ کام کس طرح کر لیتے ہو۔ یہ اس لئے ہوتے ہیں کہ یہ قربانیاں کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں جن کی مثال اللہ تعالیٰ نے اس طرح دی ہے کہ فرمایا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ۔ اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصد ہو تو پھل بھی بہت لگتے ہیں، برکت بھی بہت پڑتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان قربانیوں کی آج بھی مثالیں ہیں بلکہ بیشمار مثالیں ہیں۔ ان میں سے چند پیش کرتا ہوں۔

قادیان سے ہزاروں میل دُور رہنے والی ایک بچی جب احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آتی ہے تو اس کی سوچ کس طرح تبدیل ہو جاتی ہے اور قربانی کا اسے کیا اِدراک حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا واقعہ اس بچی کی زبانی سن لیں۔ یہ بچی یوگنڈا میں رہنے والی ہے۔ اَن پڑھ نہیں بلکہ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ کہتی ہے کہ گزشتہ جولائی میں مجھے یونیورسٹی کے داخلہ سے پہلے کچھ چیزیں خریدنی تھیں لیکن اس کے لئے رقم ناکافی تھی اور میرا چندہ بھی بقایا تھا سو میں نے وہ رقم چندے کے لئے دے دی۔ میرا پختہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور میں مطمئن تھی کہ میں نے اپنا چندہ ادا کر دیا۔ ایک مہینے کے بعد جب ابھی یونیورسٹی کھلنے میں تین دن باقی تھے تو میری ایک آنٹی نے میری ماں کو فون کیا کہ میں کب یونیورسٹی جا رہی ہوں اور مجھے اپنے گھر بلایا۔ جب میں شام کو ان کے گھر گئی تو انہوں نے مجھے کچھ رقم پکڑائی جو میری یونیورسٹی کی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ اور یہ رقم چندہ میں دی گئی رقم سے دس گنا زیادہ تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو سنا اور ایسی جگہ سے میری مدد کی جہاں سے مجھے امید بھی نہیں تھی۔

پھر انڈیا کے ایک صاحب ہیں ان کے بارے میں وہاں کے انسپکٹر قمر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ کیرالہ کی جماعت منجیری سے ایک صاحب تعلق رکھتے ہیں Rexine کا کاروبار ہے۔ کہتے ہیں چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے مَیں ان کی دکان پر گیا تو کہنے لگے ان کا کافی پیسہ پھنسا ہوا ہے اس لئے بہت دقّت پیش آ رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود موصوف نے ایک بھاری رقم کا چیک دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت تو اکاؤنٹ میں اتنے پیسے نہیں ہیں مگر دعا کریں کہ خاکسار جلد جلد اس کی ادائیگی کر سکے۔ کہتے ہیں اگلے روز ہی ان کا فون آیا کہ اللہ کے فضل سے چیک دینے کے بعد میرے اکاؤنٹ میں کافی بڑی رقم آ گئی ہے اس لئے آپ اپنا چیک کیش کرا لیں اور کہنے لگے کہ یہ صرف چندے کی برکت سے ہے کہ اتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیا۔

پھر مشرقی افریقہ کے ایک ملک تنزانیہ میں رہنے والی ایک بیوہ خاتون کی مثال ہے جس کے بارے میں تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اَرِنگا ٹاؤن کے معلم صاحب ایک بیوہ خاتون امینہ کے پاس چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لئے گئے تو انہوں نے بڑے افسردہ دل سے کہا کہ اس وقت پاس کچھ نہیں مگر جونہی کہیں سے انتظام ہوا تو مَیں لے کر خود حاضر ہو جاؤں گی۔ معلم صاحب ابھی گھر بھی نہیں پہنچے تھے کہ وہ خاتون دس ہزار شلنگ لے کر حاضر ہوئی اور بتایا کہ یہ رقم کہیں سے آئی تھی تو سوچا کہ آپ کو دے آؤں۔ پہلے چندہ ادا کر دوں۔ اپنے خرچ بعد میں پورے کروں گی۔ کہنے لگیں میرا وعدہ پچیس ہزار کا ہے باقی پندرہ ہزار بھی جونہی مجھے ملے میں لے کے آ جاؤں گی۔ چنانچہ دس منٹ کے بعد وہ دوبارہ رقم لے کر آ گئیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں کہ مَیں دس ہزار جو اس کی راہ میں دے کر گئی تھی ابھی گھر بھی نہیں پہنچی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پینتیس ہزار بھجوا دیئے اور جس میں سے پندرہ ہزار بقایا چندہ ادا کرنے کے بعد بھی میرے پاس بیس ہزار بچ جاتے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور چندے کی برکت ہے اور اس طرح ان کا ایمان بڑھا۔

پھر سینٹرل افریقہ کا ایک ملک کونگو ہے۔ وہاں کے لوگوں میں کس طرح قربانی کی روح قائم ہوئی اور کس قدر قربانی کی روح ہے، اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ وہاں کے مبلغ رمیض صاحب لکھتے ہیں کہ کالومبائی (Kalombayi) جماعت کے ایک داعی الی اللہ سعیدی صاحب ارد گرد کی پانچ جماعتوں کا دورہ کرتے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں۔ آجکل وہاں ملک کے حالات خراب ہیں اور سکیورٹی کے مخدوش حالات کے باوجود انہوں نے اپنے حلقے کی تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔ دورہ کرنے کے لئے باوجود اچھے حالات نہ ہونے کے ثواب کے حصول کے لئے کرایہ بھی اپنی جیب سے ادا کیا۔ اس طرح دورے میں انہوں نے ترپّن ہزار چندہ وقف جدید اکٹھا کیا اور جمع کرایا۔ کہنے لگے کہ میں ایک پرانا احمدی ہوں اور مجھے نوجوانوں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔ اب پرانے احمدی وہاں کتنے پرانے ہوں گے؟ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس سال؟ ان کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہے لیکن بڑی محنت سے ایک تو تبلیغ کا کام کر رہے ہیں دوسرے ساتھ ساتھ چندے کی طرف بھی لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ یہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ان لوگوں میں پیدا ہوئی۔ دُور دراز علاقوں میں رہتے ہیں، ان علاقوں میں جہاں سڑکوں کی سہولتیں بھی نہیں ہیں بلکہ وہاں سڑکیں بھی نہیں ہیں۔ زیادہ تر پانی کا علاقہ ہے اس لئے کشتیوں پہ سفر کئے جاتے ہیں اور بڑے لمبے فاصلے ہیں۔

پھر مغربی افریقہ کے ایک ملک بینن کے ایک احمدی کا نمونہ دیکھیں جسے احمدی ہوئے ابھی سال بھی نہیں ہوا لیکن قربانی کی روح کا ادراک کس معیار کا ہے بلکہ یہ تو پرانوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔ وہاں کے مبلغ مظفر صاحب لکھتے ہیں کہ کوتونی ریجن کے ایک گاؤں ڈیکامبے (Dekambe) میں امسال جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کے رہائشی عمومی طور پر مچھلیاں پکڑ کر فروخت کرتے ہیں۔ مچھیرے ہیں اور اسی پر

ان کا گزر بسر ہے۔ لوکل مشنری نے ان گاؤں والوں کو چندے کی تحریک کی تو ایک احمدی دوست جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں انہوں نے فوراً تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایک ہزار فرانک کی رقم قربانی کے لئے پیش کر دی اور کہنے لگے گو کہ میرے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں لیکن میں نہیں چاہتا کہ جس جماعت میں مَیں نے شمولیت اختیار کی ہے اس کی طرف سے کوئی تحریک ہو اور مَیں اس میں شامل ہونے سے رہ جاؤں۔

پھر خلافت سے تعلق اور خطبہ کا اثر لوگوں پر کس طرح پڑتا ہے اور پھر قربانی کی طرف کس طرح توجہ پیدا ہوتی ہے اس کی مثال مغربی افریقہ کے ملک برکینا فاسو کے بعض نوجوانوں کی ہے۔ دیکھیں ابھی احمدی ہوئے ان کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن معیار کیا ہیں؟ امین بلوچ صاحب وہاں مربی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ 30ر دسمبر 2016ء کو جب گزشتہ سال کا آخری خطبہ تھا۔ اور نئے سال کے آغاز کے حوالے سے جو خطبہ مَیں نے دیا تھا اسے سن کر وہاں کے بنفورا ریجن میں بعض نوجوان جو ابھی نئے احمدی ہوئے ہیں اور بعض پرانے بھی خطبہ کے فوراً بعد گھر گئے اور جو کچھ نئے سال کی تقریبات کے لئے جمع کیا ہوا تھا وہ لا کر وقف جدید میں دے دیا اور کہا کہ چونکہ خلیفۂ وقت نے ہمیں نئے سال منانے کا طریق بتا دیا ہے اس لئے ہم یہ رقم چندہ میں دیتے ہیں اور رات کو تہجد ادا کر کے نیا سال منائیں گے۔ اس طرح اس دن انہوں نے تقریباً چھہتّر ہزار فرانک سیفا چندہ دیا۔

پھر مغربی افریقہ کے ہی ایک ملک آئیوری کوسٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی نئی جماعت کے لوگوں کی قربانی دیکھیں۔ وہاں کے ''بواکے'' ریجن کے معلم مامادو (Mamadou) صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ریجن کے ایک گاؤں نیاووگو (Niavogo) کے لوگ اسی سال جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ایک سال ہوا ہے ابھی۔ کہتے ہیں میں نے ان نومبائعین کو وقف جدید میں شمولیت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تحریک کی۔ ان نومبائعین کو بتایا کہ خلیفۂ وقت نے یہ کہا ہے کہ تمام احمدی وقف جدید اور تحریک جدید میں شامل ہوں۔ کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ شاید کچھ لوگ تھوڑا سا چندہ ادا کر دیں کیونکہ وہاں غربت بہت زیادہ ہے لیکن صورتحال اس کے بالکل برعکس نکلی۔ اس گاؤں کے تقریباً ہر فرد نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کیا بلکہ ایک دوست نے نہ صرف چندہ وقف جدید ادا کیا بلکہ چھ سو کلومیٹر سفر کر کے جلسہ سالانہ میں شرکت بھی کی اور آبی جان آئے۔

پھر قربانی کی ایک مثال اور اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں۔ تنزانیہ سے یوسف عثمان صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی بھائی پاؤں سے معذور ہیں۔ اس معذوری کی وجہ سے کوئی کام وغیرہ نہیں کر سکتے۔ تنزانیہ کے ہر علاقے میں ابھی تک بجلی کی سہولت مہیا نہیں ہے۔ اس لئے بعض لوگ چھوٹے چھوٹے سولر پینل لے کر اپنے گھر پر ایک آدھ بلب جلانے کا انتظام کرتے ہیں۔ ہمارے یہ احمدی بھائی بھی چھوٹا سا سولر پینل لے کر لوگوں کے موبائل چارج کر کے گزارہ کرتے ہیں اور جو بھی تھوڑی بہت آمدن ہو اس کے مطابق باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ ایک دن ہمارے معلم نے انہیں چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تو کہنے لگے کہ مجھے گزشتہ دو دن میں دو ہزار شلنگ آمدن ہوئی ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہی ادا کر دیتا ہوں۔ معلم صاحب نے انہیں کہا کہ اگر آپ یہ سب رقم چندے کے طور پر ادا کر دیں گے تو گھر میں بچوں کو کیا کھلائیں گے؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے وہ خود ہی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ معلم صاحب کہتے ہیں کہ ابھی میں نے یہ رسید کاٹی ہی تھی کہ بہت سارے لوگ ان کے پاس موبائل چارج کروانے کے لئے آئے اور انہیں اس سے زیادہ آمدن ہوئی جتنا انہوں نے چندہ ادا کیا تھا۔ اس پر احمدی بھائی نے معلم صاحب سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے چندہ ادا کرنے میں کتنی برکت عطا کی ہے کہ اس وقت اُس سے بڑھ کر رقم لوٹا دی ہے۔

پھر کس طرح قربانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اور ان کے ایمان میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ تنزانیہ کے ریجن شیانگا کی ایک جماعت کے ایک دوست کے بیٹے کو شدید ملیریا لاحق ہو گیا اور ان کی جیب میں علاج کے لئے صرف پندرہ سو شلنگ تھے۔ سیکرٹری مال ان کے گھر گئے اور چندے کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے فوراً جیب سے وہی رقم نکال کے سیکرٹری مال کو دے دی۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ پہلے تو مجھے خیال آیا کہ بیٹے کی دوائی کے پیسے کہاں سے آئیں گے۔ لیکن پھر میں نے کہا کہ اللہ کی راہ میں دیا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ کچھ ہی دیر بعد دوسرے شہر سے ان کے بڑے بیٹے نے فون کیا کہ میں اسّی ہزار شلنگ بھیج رہا ہوں اور یہ پیسے اسی دن ان کو مل گئے۔ بچے کا علاج بھی ہو گیا۔ دوسرے کام بھی ہو گئے اور ان کی ضروریات پوری ہو گئیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کئی گنا بڑھ کے مجھے عطا کر دیا اور اب یہ واقعہ وہ دوسروں کو بھی اور وہاں کے مقامی لوگوں کو جو احمدی ہیں سناتے ہیں اور چندے کی اہمیت ان پہ واضح کرتے ہیں۔

پھر مغربی افریقہ کے ایک ملک مالی کی ایک شخصی قربانی کا واقعہ ہے۔ وہاں کے مبلغ احمد بلال صاحب لکھتے ہیں کہ سکاسو ریجن کے ایک دوست نے 2013ء میں احمدیت قبول کی تھی اور احمدیت قبول کرنے کے وقت سخت مالی مشکلات کا شکار تھے۔ مقروض ہونے کے علاوہ کئی قسم کی گھریلو پریشانیاں تھیں اور ان کی ریٹائرمنٹ کا وقت بھی قریب آ رہا تھا۔ قبولیت احمدیت کے بعد انہیں جب چندے کی برکت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ وہ چندہ باقاعدگی سے ادا کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مشکل حالات کے باوجود اپنی توفیق کے مطابق چندہ ادا کرتے رہے۔ کہتے ہیں کہ چندے کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا تمام قرض اتر گیا۔ گھریلو پریشانیاں ختم ہو گئیں۔ حکومت کی طرف سے میرے عہدے میں ترقی بھی مل گئی۔ میری ریٹائرمنٹ بھی مؤخر کر دی گئی۔ اب موصوف نظام وصیت میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔

سیرالیون سے منیر حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ بواجے بو (Boajibu) کی ایک جماعت کی ایک احمدی خاتون نے چار ہزار لیون کا وعدہ کیا۔ ان کی آمد کا کوئی خاص ذریعہ نہیں تھا چھوٹا سا باغیچہ تھا جس میں انہوں نے کساوا لگایا ہوا تھا۔ یہ وہاں ایک پودا ہے جس کی شکرقندی کی طرح لمبی جڑیں ہوتی ہیں۔ وہ کھایا جاتا ہے تو وہی بیچ کر گزارا کرتی ہیں۔ جب چندے کی ادائیگی کا وقت قریب آیا تو سیکرٹری صاحب وصولی کے لئے گئے تو جو پیسے انہوں نے چندے کی غرض سے جمع کئے ہوئے تھے وہ کسی بچے نے وہاں سے اٹھائے اور خرچ کر دیئے اس پر وہ بڑی پریشان ہوئیں۔ اب ایمان کی بھی حالت دیکھیں۔ ان کا ایک بیٹا شراب کی دکان پر کام کرتا تھا۔ مجبوری تھی یا صحیح طرح ایمان نہیں لایا ہو گا۔ اس نے کہا کہ میں یہ پیسے دے دیتا ہوں۔ آپ کو قرض دے دیتا ہوں۔ اس پر خاتون نے سختی سے انکار کر دیا کہ یہ پیسے حلال نہیں ہیں۔ اس لئے ان پیسوں سے مَیں چندہ نہیں دے سکتی۔ یہ ہے ایمان کی غیرت۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنا بندے کا مقصد ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا۔ کہتے ہیں اسی دوران ایک نامعلوم شخص آیا جسے یہ بالکل نہیں جانتی تھیں۔ اس نے دس ہزار لیون ان کو دیئے۔ انہوں نے چار ہزار لیون چندے کی بجائے دس ہزار لیون چندے میں دے دیئے اور کہا کہ یہ صرف چندے کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھجوائے ہیں اور اگلے سال کے لئے پھر انہوں نے دس ہزار لیون چندہ لکھوا دیا۔

سیرالیون سے ہی عقیل صاحب مبلغ کہتے ہیں کہ بو ریجن کے ایک نومبائع دوست کا ایک لمبے عرصے سے زمین کا تنازعہ چل رہا تھا اور مخالف فریق کافی اثر و رسوخ رکھنے والا تھا۔ بظاہر کیس کو جیتنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا۔ اسی دوران انہوں نے مسجد میں مالی قربانی کی برکات کے بارے میں سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے مالی قربانی کی برکات کے حوالے سے سنا تو سوچا کہ میں بھی چندہ دے دیتا ہوں۔ یہ نومبائع عیسائی سے احمدی ہوئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ اس چندے کی برکت سے میری زمین کا معاملہ طے ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے حسب استطاعت چندہ ادا کر دیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد ہی کیس کا فیصلہ ان کے حق میں ہو گیا جو بظاہر ناممکن لگ رہا تھا۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ سب مالی قربانی کی برکت کی وجہ سے ہوا ہے۔

کانگو کنشاسا سے مبلغ شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون چھوٹے پیمانے پر تجارت کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ سال کے شروع میں ملکی حالات کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کاروبار میں نفع نہیں ہو گا لیکن میں نے سال کے شروع میں وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اور سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی گئی تجارت خسارے کا شکار نہیں ہو سکتی۔ بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں تجارت میں منافع ہوا اور موجودہ ملکی حالات کے باوجود تجارت میں کوئی خسارہ نہیں ہوا۔

پھر احمدیوں کی قربانیوں کا دوسروں پر کتنا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی تبلیغ کے رستے کھولتا ہے۔ اس بارہ میں بنگلہ دیش کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ تین دوست زیر تبلیغ ہیں لیکن کافی تبلیغ کے باوجود کوئی بیعت کے لئے آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔ گزشتہ جمعہ یہ تینوں دوست مسجد آئے۔ جمعہ کے خطبہ کے دوران وقف جدید کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو جمعہ کے بعد لوگ چندے کی ادائیگی کرنے کیلئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ ان زیر تبلیغ دوستوں نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ چندہ لینے کے لئے ہمارے مولویوں کا تو گلا اور زبان دونوں خشک ہو جاتے ہیں اور پھر بھی لوگ چندہ نہیں دیتے۔ یہاں ایک چھوٹا سا اعلان کیا گیا ہے اور لوگ چندہ دینے کے لئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہی اصل اسلامی روح ہے۔ چنانچہ ان تینوں دوستوں نے اس منظر کو دیکھنے کے بعد اسی وقت بیعت کر لی اور وقف جدید کی مد میں چندہ بھی ادا کر دیا۔

پھر بینن کے ریجن کے معلم عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع جماعت ''پاپازا'' (Kpakpaza) میں چندے کی وصولی کے لئے دورہ کیا تو وہاں پر موجود ایک نومبائع حاجی ابوبکر صاحب نے پوچھا کہ یہ چندہ کہاں اور کیسے استعمال کیا جائے گا؟ ان کو مالی نظام کا صحیح طرح پتا نہیں تھا۔ انہیں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ انہی چندوں سے مساجد تعمیر کرتی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم اور دینی کتب کی اشاعت کرتی ہے۔ اسی طرح انہی چندوں سے ہسپتال سکولز اور یتیم خانے تعمیر کئے جاتے ہیں۔ غرض چندہ میں دیا جانے والا ایک ایک پیسہ خالصۃً دینی کاموں اور فلاحی کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ابوبکر صاحب نے جب یہ سنا تو کہنے لگے مولوی مجھ سے زکوٰۃ اور خیرات لینے کے لئے آتے تھے مگر انہوں نے کبھی نہیں بتایا کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہوں گے۔ چنانچہ اس کے بعد فوراً انہوں نے چندہ کی ادائیگی کی اور کہا کہ آئندہ سے

جماعت کے تمام چندوں میں مَیں بڑھ چڑھ کر حصہ لوں گا۔

غرض کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرما رہا ہے جو قربانیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ نئے احمدی ہوتے ہیں اور دنوں میں ان کے اندر خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کرنے کی ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے بلکہ فکر کا مقام ہے جو اچھے حالات میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کشائش بھی دی ہوئی ہے۔ امیر ملکوں میں رہتے ہیں لیکن ان کی قربانیاں معمولی ہوتی ہیں۔ بہرحال گو یہاں بھی بہت سارے ایسے ہیں جو غیر معمولی قربانیاں دینے والے ہیں لیکن دنیا میں ہر جگہ بہت سارے امراء ایسے ہیں جو اس طرف توجہ کم دیتے ہیں۔ ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

جیسا کہ جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کا طریق ہے تو ان چند واقعات کے بعد جو کافی واقعات میں سے چند ایک میں نے لئے تھے، یا چندے کی اہمیت بتانے کے بعد اب میں وقف جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے گزشتہ سال کے فضلوں کا ذکر بھی کر دوں کہ وصولیاں کیا ہیں؟

وقف جدید کا سال 31؍دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ انسٹھواں سال 31؍دسمبر 2016ء کو ختم ہوا۔ اللہ کے فضل سے دنیا کی جماعتوں نے، جو اب تک رپورٹیں آئی ہیں اس کے مطابق، وقف جدید میں اسّی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال سے یہ گیارہ لاکھ انتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اور اس سال بھی پاکستان دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست ہی ہے۔

مقامی کرنسی کے لحاظ سے گزشتہ سال کے مقابل پر نمایاں اضافہ کرنے والے ملکوں میں غانا سرفہرست ہے۔ مغربی افریقہ کا ملک غانا۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر پاکستان۔ پھر کینیڈا۔

افریقن ممالک میں جن ملکوں نے قابل ذکر قربانی کی ہے وہ مالی ہے۔ برکینا فاسو ہے۔ لائبیریا ہے۔ ساؤتھ افریقہ ہے۔ سیرالیون ہے۔ بینن ہے۔

پاکستان کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بیرونی ممالک میں پہلی دس جماعتیں۔ نمبر ایک پر یوکے، برطانیہ ہے۔ نمبر دو پہ جرمنی۔ نمبر تین پہ امریکہ۔ چار، کینیڈا۔ پانچ پہ ہندوستان۔ چھ، آسٹریلیا۔ ساتویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت۔ آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا ہے۔ نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے۔ دسویں نمبر پر گھانا ہے۔ اور اس کے بعد پھر بیلجیم اور سوئٹزرلینڈ آتے ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک پر ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر فن لینڈ ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ سنگاپور ہے۔ فرانس ہے۔ پھر جرمنی۔ پھر ٹرینیڈاڈ۔ پھر بیلجیم۔ پھر کینیڈا۔ برطانیہ نمبر ایک پر آنے کے باوجود فی کس ادائیگی میں پیچھے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں تیرہ لاکھ چالیس ہزار چندہ دہندگان شامل ہوئے جو گزشتہ سال سے ایک لاکھ پانچ ہزار زیادہ ہیں۔ تعداد میں اضافے کے اعتبار سے کینیڈا، انڈیا اور برطانیہ کے علاوہ افریقہ میں گنی کناکری، کیمرون، گیمبیا، سینیگال، بینن، نائیجر، کونگو کنشاسا، برکینا فاسو اور تنزانیہ نے نمایاں کام کیا ہے۔

نائیجیریا نے اس سال پوری طرح توجہ نہیں دی کیونکہ تعداد کے لحاظ سے ان کی کافی بڑی تعداد گری ہے۔ اگر گزشتہ سال کے مطابق نائیجیریا کی اور ایک دو اور ملکوں کی تعداد ہوتی بلکہ صرف نائیجیریا کی ہی زیادہ ہوتی تو یہ تیرہ لاکھ چالیس ہزار کے بجائے چودہ لاکھ شاملین ہو جانے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں بہت زیادہ سُستی دکھائی گئی ہے یا رپورٹ صحیح نہیں بنی یا رپورٹیں لی نہیں گئیں۔ یا صحیح طرح ان تک اپروچ (approach) نہیں کی گئی اور سیکرٹریان ہی ہیں جن کی عموماً سستی ہوتی ہے۔ افراد جماعت کے اخلاص کا جہاں تک تعلق ہے اس میں کوئی کمی نہیں چاہے وہ افریقہ ہے یا کوئی بھی ملک ہے۔ اب ربوہ سے مجھے ایک شخص نے لکھا کہ صدر محلّہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا وعدہ وقف جدید کا نہیں ہے اور ادائیگی بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مَیں تو بڑی باقاعدگی سے دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس طرح ہو گیا کہ اس سال ہمارا سیکرٹری وقف جدید اتنا سست تھا کہ ہمارے محلّے کے کسی شخص سے وعدہ لیا ہی نہیں گیا اور نہ صحیح طرح وصولی ہوئی ہے۔ اور اس سے پتا لگا کہ سیکرٹریان کی جو سستی ہے اس کی وجہ سے بعض دفعہ لوگ محروم رہ جاتے ہیں اور یہی حال مجھے لگتا ہے نائیجیریا میں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں بھی تعداد میں کمی ہوئی ہے حالانکہ وہاں تعداد کی کمی کا کوئی جواز نہیں، نہ ہی نائیجیریا میں کوئی جواز ہے کیونکہ تعداد تو بڑھنی چاہئے۔ لیکن امریکہ نے جیسا کہ مَیں نے کہا فی کس قربانی کے معیار کو ماشاء اللہ بہت بڑھایا ہے اور نمبر ایک پر ہے۔ اسی طرح وہ تمام ممالک بھی شاملین کی تعداد کی طرف توجہ دیں جن کے گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے اور اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں۔ لوگوں میں کمزوریاں نہیں، کام کرنے والوں میں کمزوری ہے۔

چندہ بالغان میں یہ بھی ایک وقف جدید کا شعبہ ہوتا ہے۔ اس میں پاکستان کی جماعتوں میں پہلے نمبر پر لاہور ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر کراچی ہے۔ اور اس کے علاوہ پھر اضلاع میں اسلام آباد۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر گجرات، ملتان، عمر کوٹ، حیدر آباد، پشاور، میر پور خاص، اوکاڑہ، ڈیرہ غازی خان۔

اطفال کا دفتر یعنی بچوں کی جو قربانی ہے اس میں بھی لاہور نمبر ایک پر ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر کراچی ہے۔ اس کے بعد سیالکوٹ، راولپنڈی، گوجرانوالہ، گجرات، حیدر آباد، ڈیرہ غازی خان، کوٹلی، آزاد کشمیر، میر پور خاص، ملتان اور بہاولنگر۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں ووسٹر پارک۔ مسجد فضل۔ نمبر تین پہ برمنگھم ساؤتھ۔ پھر پٹنی۔ پھر رینز پارک۔ بریڈفورڈ نارتھ۔ پھر نیو مولڈن۔ پھر گلاسگو۔ پھر برمنگھم ویسٹ اور پھر جلنگھم۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے ریجنز میں لندن بی نمبر ایک پر ہے۔ پھر لندن اے۔ پھر مڈ لینڈز۔ پھر نارتھ ایسٹ۔ پھر ساؤتھ۔

اور وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل امارات یہ ہیں۔ ہیمبرگ نمبر ایک پر ہے۔ پھر فرینکفرٹ ہے۔ پھر ویزبادن ہے۔ پھر مورفلڈن والڈورف۔ پھر ڈیٹسن باخ۔ اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں ان کی یہ ہیں روئیڈر مارک۔ نوئس۔ فریڈبرگ۔ نیڈا۔ فلورز ہائیم۔ ہاناؤ۔ کولون۔ کوبلنز۔ لانگن اور مہدی آباد۔

امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔ نمبر ایک پہ سلیکون ویلی۔ پھر سیاٹل۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سلور سپرنگ۔ سینٹرل ورجینیا۔ لاس اینجلس ایسٹ۔ پھر ڈیلس۔ پھر بوسٹن۔ پھر فلاڈلفیا۔ پھر لاؤرل۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں۔ نمبر ایک پر کیلگری۔ پھر پیس ویلیج۔ پھر وان۔ پھر وینکوور۔ پھر مسی ساگا۔

اب دس بڑی جماعتیں وصولی کے لحاظ سے جو ہیں ان میں ڈرہم نمبر ایک پر۔ ملٹن ایسٹ۔ سسکاٹون ساؤتھ۔ سسکاٹون نارتھ۔ اور ونڈسر۔ پھر لائیڈ منسٹر۔ پھر آٹوا ویسٹ۔ پھر آٹوا ایسٹ۔ پھر بیری۔ پھر ریجائنا۔

دفتر اطفال میں پانچ نمایاں پوزیشنیں ان کی ہیں۔ ڈرہم نمبر ایک پہ۔ پھر بریڈ فورڈ نمبر دو۔ پھر سسکاٹون ساؤتھ۔ سسکاٹون نارتھ۔ پھر لائیڈ منسٹر۔

ریجنز اِن کی ہیں۔ کیلگری نمبر ایک۔ پھر پیس ویلیج۔ پھر برامپٹن۔ پھر وان۔ اور ویسٹن۔

بھارت میں یہ صوبے ہیں۔ نمبر ایک پہ کیرالہ۔ نمبر دو پہ جموں و کشمیر۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر کرناٹکا۔ پھر تلنگانا۔ پھر اڑیسہ۔ پھر ویسٹ بنگال۔ پھر پنجاب۔ پھر اُترّ پردیش۔ پھر دہلی۔ پھر مہاراشٹرا۔

بھارت کی دس جماعتیں ہیں۔ کارلائی نمبر ایک پہ۔ پھر کالیکٹ۔ پھر حیدر آباد۔ پاٹھا پریام۔ پھر قادیان۔ پھر کانور ٹاؤن۔ پھر کولکتہ۔ پھر بنگلور۔ پھر سُولور۔ اور پھر پنگاڈی۔

آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں کاسل ہِل نمبر ایک پہ۔ پھر برزبن لوگان۔ مارزڈن پارک۔ بَیروِک۔ پَینرِتھ۔ پھر ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ پلمپٹن۔ کینبرا۔ لانگ وارِن۔ ایڈیلیڈ ویسٹ۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانیاں کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ سے متعلقہ عہدیداروں کو بھی فعّال کرے کہ وہ اپنے صحیح کام کر سکیں اور جو کمیاں ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پہ شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے رقم تو بڑھتی ہے لیکن ہر ایک کو شامل کرنا بھی ضروری ہے، چاہے تھوڑی رقم دے کے شامل ہوں۔

اب مَیں نمازوں کے بعد دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرمہ محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ کا ہے جو مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 23؍دسمبر 2016ء کو 79 سال کی عمر میں کینیڈا میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جون 1935ء میں بھاگلپور میں یہ پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کے والد کا نام مولوی عبدالباقی صاحب تھا اور والدہ صفیہ خاتون صاحبہ۔ ان کے والد لمبا عرصہ جماعت کی کنری میں فیکٹری تھی وہاں رہے، کام کرتے رہے اور لمبا عرصہ کنری جماعت کے صدر بھی رہے۔

ان کے دادا حضرت علی احمد صاحب جو تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ صحابی تھے۔ ان کی بیعت کا واقعہ مکرمہ امۃ النور صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ ہم نے سنا ہوا ہے کہ وہ قادیان آئے تو نویں کلاس میں زیر تعلیم تھے۔ قادیان جاتے ہوئے امرتسر ریلوے سٹیشن پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے ان کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ میری والدہ نے سورج چاند گرہن کا نشان پورا ہونے پر مجھے تحقیق کے لئے قادیان بھجوایا ہے اور آپ کے اس عمل سے مجھے مرزا صاحب کی صداقت واضح ہوئی ہے کہ آپ جیسا اتنا بڑا مولوی کیوں کسی جھوٹے نبی کے دعویدار کے لئے اتنا وقت ضائع کرے گا۔ آپ کا یہ پھرنا اور وقت ضائع کرنا ہی بتاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔

6؍جنوری 1964ء کو اسماء صاحبہ کی شادی مرزا خلیل احمد صاحب سے ہوئی۔ مرزا خلیل احمد صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نواسے تھے۔ حضرت

صاحبزادی امۃ الحیٔ صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ مکرمہ اسماء طاہرہ صاحبہ کو جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے طور پر، پھر سیکرٹری ضیافت لجنہ مرکزیہ کے طور پر، پھر ممبر عالمگیر تبلیغ منصوبہ کمیٹی کے طور پر، پھر مقامی لجنہ میں بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔

اسماء طاہرہ صاحبہ کے والد 1975ء میں وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد ان کی والدہ ان کے ساتھ رہیں اور اسماء طاہرہ صاحبہ میری ممانی تھیں۔ اس لحاظ سے مجھے بھی ان کے بارہ میں بہر حال پتا ہے کہ سسرال میں اور اپنی نندوں سے اور رشتہ داروں سے اور عزیزوں سے ان کا بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ بیماری کے دنوں میں مل کے آیا ہوں آجکل کینیڈا میں تھیں ان کی بیماری کی ایسی حالت تھی کہ جب میں گیا ہوں اور ملا ہوں تو ہل نہیں سکتی تھیں لیکن اس وقت بھی ان کی عاجزی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے کہا کہ میرے کپڑے نکال کے رکھو۔ تیاری کرو، اور میرا کہا کہ شاید وہ مجھے ملاقات کے لئے بلا لیں۔ بجائے اس کے کہ مجھے پیغام بھیجتیں کہ ملاقات کے لئے آ ؤ۔ یہ اس امید پہ تھیں کہ میں ان کو وہاں بلاؤں گا۔ بہر حال میں مل کے آیا۔ اس لحاظ سے بڑی خوش ہوئیں۔ ان کی اولاد کوئی نہیں تھی۔ ان کی بہن کی ایک بیٹی تھی جو انہوں نے پالی جو پانچ سال کی عمر میں آ گئی۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے بالکل اپنے بچوں کی طرح پالا اور شادی کے وقت بھی میرے پورے شادی کے لوازمات پورے کئے۔ میری تربیت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جب میں پریشان ہوتی مجھے دعا کے لئے کہتیں کہ دعا کرو انشاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ دعاؤں پر بڑا یقین تھا۔ بچوں سے بڑا پیار تھا۔ ان کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ بچوں کو مسجد لے کر جایا کرو کیونکہ مسجد میں ان کو مصروف رکھو گی تو بچے کبھی بگڑیں گے نہیں اور ضائع نہیں ہوں گے۔ جماعت سے وابستہ رہنے کی ہمیشہ تلقین کرتی تھیں۔ یہ بچی کہتی ہے کہ مجھے وصیت کرنے کی بھی تلقین کی اور ہمیشہ اس کی تلقین کرتی رہیں کہ جماعت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ ملازموں سے بھی نہایت نرمی کا سلوک تھا۔ گھر میں ان کی ملازمہ تھی اس کے بارے میں اپنی لے پالک بچی کو کہا تھا کہ میرے بعد اس کا خیال رکھنا اور اس کو جو کوارٹر میں نے گھر میں دیا ہوا ہے وہاں سے نکالنا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کا ہے جو 4 رجنوری 2017ء کو لاہور میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے دادا حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان کے نانا حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب ایک لمبے عرصے تک کراچی کی جماعت کے امیر رہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ان کے تایا بھی تھے اور سسر بھی تھے۔ 1964ء میں حمید نصر اللہ خان صاحب کی شادی امۃ الحیٔ صاحبہ بنت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ ہوئی اور ان کی اولاد مصطفیٰ نصر اللہ خان اور ابراہیم نصر اللہ خان ہے جو سولہ سال کی عمر میں وفات پا گیا تھا اور عائشہ نصر اللہ ایک بیٹی ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بیٹی سے چوہدری حمید نصر اللہ کی جو شادی ہوئی تھی اس کی پہلے بھی ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب سے شادی ہوئی تھی جس سے ان کے دو بیٹے تھے۔ محمد فضل الحق اور احمد نصر اللہ۔ 5 رفروری 1994ء کو احمد نصر اللہ کو لاہور میں شہید بھی کر دیا گیا تھا تو اس وقت ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ بیوی کے جو پہلے بچے تھے ان کو بھی بڑے پیار سے اور بچوں کی طرح انہوں نے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کو 1975ء میں جماعت احمدیہ لاہور کا امیر مقرر کیا تھا۔ چونتیس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت احمدیہ لاہور کی امارت پر فائز رہے۔ 2009ء سے ان کی طبیعت زیادہ ٹھیک نہیں رہتی تھی۔ پھر میرے کہنے پر کہ اپنے آپ کو دکھ لیں پھر بتائیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں کام سے معذرت کرتا ہوں۔ معذرت اس لحاظ سے کہ صحت اجازت نہیں دیتی کہ امارت کا کام جو بڑا وسیع کام ہے چلا سکوں تو اس کے بعد پھر نئے امیر شیخ منیر صاحب مقرر ہوئے تھے جن کی 2010ء میں شہادت ہوئی۔ 2008ء تک یا تقریباً 2009ء تک یہ امیر رہے ہیں۔

1974ء کے جو مخالفت کے حالات تھے اس میں بھی یہ گو باقاعدہ امیر تو نہیں تھے لیکن بہت ساری ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کے سپرد کی ہوئی تھی اور بڑی خوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ ہائیکورٹ میں جب 74ء میں جسٹس صمدانی انکوائری کمیشن قائم ہوا ہے تو اس میں بھی آپ کی کافی خدمات تھیں۔ 1984ء کے ابتلاء کے دور میں جو کیس وفاقی شرعی عدالت لاہور میں زیر کارروائی تھا اس میں بھی آپ نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ ان کو یہ بھی اعزاز حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے ہجرت کے موقع پر آپ ربوہ سے لندن تک حضور کے ہمراہ تھے بلکہ ربوہ سے کراچی تک جہاں تک میرا علم ہے کار ڈرائیو کرنے والے بھی یہی تھے۔ ان کے دور امارت میں دار الذکر لاہور کو مزید وسعت حاصل ہوئی اور وہ تو اب تک جاری ہے لیکن بہر حال کافی کام ہوا۔ دوران امارت لاہور میں بہت سی خوبصورت مساجد کا اضافہ ہوا۔ ان کے دور میں جماعت احمدیہ لاہور کو احسن رنگ میں مالی قربانیوں کی توفیق حاصل ہوئی۔ گزشتہ 32 سال سے یہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے صدر کے طور پر بھی خدمات بجا لا رہے تھے۔ 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے انگلستان ہجرت کے وقت جیسا کہ میں نے کہا ان کو مصاحبت کی توفیق ملی اور Iain Adamson کی جو کتاب ہے اس میں اس نے ان کا ذکر بھی کیا ہوا ہے۔

لاہور کے سیکرٹری امور عامہ چوہدری منور صاحب لکھتے ہیں کہ حمید نصر اللہ خان صاحب اپنے ساتھ کام کرنے والے کارکنان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ان کی چھوٹی سے چھوٹی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اگر ان سے کوئی مشورہ مانگا جاتا تو بڑی محبت اور پیار سے مشورہ دیتے۔ کہتے ہیں میں نو (9) سال قائد ضلع لاہور رہا مگر کبھی کسی بات پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بہت زیادہ تعاون کرتے۔ خدام الاحمدیہ کے پانچ اجتماعات لاہور سے باہر منعقد کروانے کا موقع ملا۔ ان میں انہوں نے ہماری بڑی رہنمائی کی اور ایک ایک چیز کی رہنمائی کرتے تھے۔ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب بڑے اچھے منتظم بھی تھے اور کام کو وقت پر، موقع پر کرنے والے تھے۔ تمام جماعتوں کا دورہ کرتے۔ صدران حلقہ کے ساتھ ان کا ذاتی تعلق تھا۔ عاملہ کے ممبران کو اپنا دوست اور دست و باز و سمجھتے تھے۔

حکیم طارق صاحب کہتے ہیں کہ خلافت کی اطاعت آپ میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جماعتی کارکنان اور خادموں کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ بہت زیادہ اعتماد کرتے۔ ان کو بہت زیادہ عزت دیتے۔ اور پہلے میں ناظر اعلیٰ تھا تو میرے ساتھ بھی جتنا عرصہ انہوں نے بحیثیت امیر کام کیا، وہاں بھی مرکز کے ساتھ مکمل تعاون اور کامل اطاعت کے ساتھ کام کیا تھا۔ بحیثیت ناظر اعلیٰ بھی انہوں نے میرے ساتھ کام کیا اور پھر خلافت کے بعد بھی جب تک یہ لاہور کے امیر رہے انتہائی تعاون سے کام کیا۔ ان میں اطاعت کا جذبہ بڑا تھا۔

کرنل نعیم صدیقی صاحب لاہور کے نائب امیر ضلع ہیں وہ لکھتے ہیں کہ خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کے واقعات بیان کرنے شروع کرتے تھے تو پھر بیان کرتے چلے جاتے تھے۔ ایک واقعہ کرنل نعیم صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ وہ بہاولپور میں کسی کام سے جا رہے تھے تو انہیں رستے میں بلکہ بہاولپور پہنچ گئے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام ملا کہ ربوہ پہنچیں تو اسی وقت وہاں اپنا کام چھوڑ کر فوراً ربوہ آ گئے اور راتوں رات آ کر نماز فجر سے پہلے پہنچ گئے اور کہتے ہیں میں نے باہر ٹہلنا شروع کر دیا اور جب انہوں نے دیکھا کہ اب تہجد کا وقت ہے اور تہجد یا نماز کے درمیان کا وقت ہے تو پھر انہوں نے یہ پیغام بھجوایا کہ میں آ گیا ہوں اور حاضر ہوں۔

غرباء کے وظائف جاری کئے ہوئے تھے نہ صرف اپنے نام سے بلکہ اپنی اہلیہ اور والد صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے نام سے بھی وظائف جاری کئے ہوئے تھے۔ جب بھی کسی کی درخواست آتی تو اس کو مارک کر دیتے کہ اس کو میرے کھاتے سے وظیفہ دے دیا جائے یا اہلیہ کے کھاتے سے یا کسی اور کے کھاتے سے۔ اور یہ بھی انہوں نے بڑا صحیح لکھا ہے کہ حمید نصر اللہ خان صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی ایک تاریخ تھے۔ ان میں بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانہ صلاحیت بھی تھی اور اس کا صحیح استعمال بھی وہ کرتے تھے۔

ناصر شمس صاحب جو فضل عمر فاؤنڈیشن کے سیکرٹری بھی ہیں لکھتے ہیں (جیسا کہ میں نے بتایا کہ بتیس سال صدر بھی تھے) کہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد 1986ء میں ان کا بطور صدر تقرر ہوا اور تادم آخر تقریباً 32 سال تک ان کو بطور صدر فضل عمر فاؤنڈیشن خدمت کی توفیق ملی۔ بہت ہی ہمدرد، غمگسار، شفیق، نرم خُو اور خوش مزاج انسان تھے۔ تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور ان تعلقات کو ہمیشہ جماعتی مفاد کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ایک انتہائی مخلص فدائی خادم سلسلہ، خلفاء کے سلطان نصیر، خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے باوفا انسان تھے۔ باوجود کمزوری اور علالت طبع کے فاؤنڈیشن کے اجلاسات میں شامل ہوتے رہے۔ بہت صائب الرائے اور معاملہ فہم تھے۔ اپنی خداداد صلاحیت سے معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتے اور پھر باہمی مشاورت سے فیصلہ کرتے۔ مرزا ندیم صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے خود سنایا کہ جب انہیں 1975ء میں امیر جماعت مقرر کیا گیا تو بڑی گھبراہٹ میں ربوہ جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ملاقات کا پیغام بھجوایا۔ حضرت خلیفہ ثالث نے ان کو بلایا اور پوچھا کیا وجہ ہے، کس طرح آئے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا اچھا کھانے کا وقت ہو رہا ہے پہلے کھانا کھاؤ۔ اور چوہدری صاحب اُس وقت بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ اس کے بعد پھر کہتے ہیں کہ حضرت خلیفہ ثالث نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ تمہیں خلیفۂ وقت نے امیر بنایا ہے اور خدا کا خلیفہ بہتر جانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد بہت سارے کٹھن سے کٹھن حالات آئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں کبھی نہیں گھبرایا اور خلافت کی دعاؤں کی وجہ سے میرے ہر کام ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی وفا کے ساتھ خلافت اور جماعت سے وابستہ رکھے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء
......................از صفحہ نمبر 20

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت مریم'' میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ کینیڈا کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضورانور نے صدر صاحبہ لجنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے نئے سال کا پروگرام بنالیا ہے اس پر صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم اس پراسس میں ہیں کہ ہر سیکرٹری کے ساتھ نیا پروگرام بن رہا ہے۔ ویسے ہم دو سال کا اکٹھا پروگرام بنالیتی ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ جب آپ کا سال یکم اکتوبر سے شروع ہوا ہے تو پھر ایک مہینے میں نیا پروگرام بن جانا چاہئے تھا۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی مجالس ہیں اور کتنی مجالس کی طرف سے آپ کو باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ ستمبر 2016ء تک ہماری 84 مجالس تھیں۔ اب اکتوبر 2016ء سے 91 ہوگئی ہیں۔ ریجنز میں بعض نئے حلقے بنے ہیں جن کی وجہ سے تعداد بڑھی ہے۔ مجالس ہمیں باقاعدگی سے رپورٹس بھجواتی ہیں۔ ستمبر تک ہمیں 84 مجالس میں سے 83 مجالس کی رپورٹس موصول ہوچکی ہیں۔

حضورانور نے استفسار فرمایا کہ رپورٹ پر تبصرہ کس طرح کرتی ہیں؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہر شعبے کی سیکرٹری اپنے شعبہ کے حوالہ سے اپنا تبصرہ لوکل سیکرٹریان کو خود بھجوادیتی ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا صدر صاحبہ کی طرف سے تبصرہ نہیں جاتا؟ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ صدر صاحبہ سیکرٹریان کے تبصرہ کو چیک کرلیتی ہیں۔ صدر صاحبہ نے بھی حضورانور کے استفسار پر بتایا کہ وہ رپورٹس کو دیکھتی ہیں۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے آئندہ سال کا کیا پروگرام بنایا ہے۔

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک پیس کانفرنس رکھی ہے جو آئندہ ماہ مانٹریال میں ہے۔ ہر ماہ نمائش لگانے کا پروگرام بھی ہے۔ ہم داعیات الی اللہ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ بیعتوں کا کیا ٹارگٹ رکھا ہے؟ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ اس سال ہماری 24 بیعتیں ہوئی ہیں۔ جیسا کہ حضورانور نے ہمیں ہدایات دی تھیں کہ ہم ان سے باقاعدگی کے ساتھ اپنا رابطہ رکھیں۔ ہم کوشش کررہے ہیں کہ ہماری داعیات الی اللہ کی تعداد زیادہ بڑھے۔

حضورانور کے استفسار پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ 24 کے ساتھ ہی ہمارا رابطہ قائم ہے اور ہر ماہ ہمارا رابطہ ہوتا ہے۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ یہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور جو وہاں کی متعلقہ صدر ہے کیا اس کا ان نومبائعات سے رابطہ ہوتا ہے؟ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور متعلقہ صدر کا ان سے رابطہ رہتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا نومبائعات سے باقاعدہ رابطہ رہتا ہے؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے، ہم ان کے ساتھ رپورٹنگ کے ذریعہ بھی رابطے رکھتے ہیں۔ براہ راست بھی رابطہ ہے، واٹس ایپ پر بھی رابطہ ہے۔ ہر ماہ ہماری کانفرنس کال ہوتی ہے جس میں نومبائعات بھی رابطہ کرسکتی ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ نومبائعات زیادہ تر کس قوم کی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ سفید فام کینیڈین 21 ہیں اور 40 ایسی ہیں جو ایشین ممالک کی ہیں۔

حضورانور کے استفسار پر **سیکرٹری تربیت نومبائع** نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں نومبائعات کی تعداد 71 ہے۔ ان میں سے 52 ایسی ہیں جو فعّال ممبرز ہیں اور جو باقی ہیں ان کے لئے ہم کوشش کررہے ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ رابطہ کا کیا طریق ہے؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے صدران مجالس رابطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر ان سے رابطہ نہ ہوسکے تو پھر مردوں کے ذریعہ سے کوشش ہوتی ہے یا مربیان کے حوالہ کردیا جاتا ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: مربیان نہیں بلکہ **جن کے ذریعہ بیعتیں ہوتی ہیں رابطہ کا ذریعہ بھی انہیں کو بنانا چاہئے۔** اس طریق سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ جس کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہے وہ آیا صرف تبلیغ میں ہی فعّال ہے یا بعد کے تعلق اور رابطہ میں بھی عملی طور پر کام کررہا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ جس نے بیعت کروائی ہے کیونکہ بیعت تو ایک لمبا عرصہ کے بعد ہوتی ہے ایک دن میں تو نہیں ہوجاتی تو اس کی دوستی تو قائم رہتی ہے۔ جس نے بیعت کروائی ہے اگر وہ خود نماز پڑھنے والی نہیں، قرآن کریم پڑھنے والی نہیں، MTA نہیں دیکھتی یا صرف ایک دفعہ جوش میں آکر تبلیغ کی اور پھر جوش ٹھنڈا ہوگیا۔

لوگ تو مختلف وجوہات سے بیعت کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جملہ باتوں سے متأثر ہوجاتے ہیں تو آپ کو یہ سب باتیں دیکھنی چاہئیں اس طرح آپ کو عملی طور پر بیعت کروانے والے کی بھی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے۔ اور جو سیکرٹری تربیت ہے وہ باقاعدہ دیکھے اور اگر اس میں کوئی کمی ہے تو سیکرٹری نومبائعات اس کو بتاسکتی ہے اور جو نومبائعات کی حقیقی تربیت ہے وہ بھی ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ ان 52 نومبائعات میں سے چندہ کے نظام میں کتنی شامل ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ 22 نومبائعات شامل ہیں اور لجنہ کا ممبرشپ چندہ دیتی ہیں۔ باقی بھی کوشش کررہی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ممبرشپ کا چندہ دیتی ہیں یا نہیں۔ انہیں کہیں کہ ایک یا دو ڈالر سال کے ادا کرکے تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل ہوجاؤ۔

حضورانور نے فرمایا کہ **سیکرٹریان تحریک جدید اور وقف جدید** کے پاس لسٹ ہونی چاہئے اور وہ انہیں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں کوئی شرط نہیں ہے کہ کتنا چندہ دینا ہے۔ ممبرشپ چندہ تو آپ نے ہر کمانے والی کا اُس کی آمد پر ایک فیصد رکھا ہوا ہے اور جو نہیں کمانے والی ان کا 24 یا 25 ڈالرز ہے۔

اس پر **سیکرٹری مال** نے عرض کیا کہ 24 ڈالرز ممبرشپ چندہ اور 24 ڈالرز اجتماع کا چندہ ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آپ کے اس ماہانہ چندہ کی ادائیگی میں کئی دفعہ روک پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے **نومبائعات کو چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کی عادت ڈالیں۔ ایک دو ڈالر ادا کریں تو ان کو پھر عادت پڑ جائے گی۔** شروع میں عادت ڈالنے کے لئے ان دونوں چندوں سے شروع کریں **پھر ممبرشپ اور جماعتی چندے بعد میں آئیں گے۔**

حضورانور نے دریافت فرمایا: ان نومبائعات کے لئے کوئی سلیبس بھی بنایا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ تین لیول کا سلیبس تین سالوں تک کے لئے بنا ہوا ہے۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ نومبائعات میں سے تربیت کے بعد کتنی Main Stream میں آجاتی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا، الحمدللہ کافی بڑی تعداد Main Stream میں آجاتی ہے۔ پھر ڈیوٹیاں بھی دیتی ہے اور بعض عہدیدار بھی بن جاتی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا اگلے سال کا کیا منصوبہ ہے؟ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم نے دو سال کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی ہوئی ہے تو اِن دو سالوں میں، اس سال کی کیا منصوبہ بندی کی ہوئی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ قرآن کریم میں سے سورۃ النور کا ترجمہ اور تفسیر شامل ہے۔

بعدازاں حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کلاسز میں کتنی تعداد شامل ہوتی ہے۔ لجنہ کی تجنید کیا ہے؟

اس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ لجنہ کی تجنید 10160 ہے اور جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ رپورٹس کے مطابق ان کے ریکارڈ میں تجنید 9589 ہے۔

حضورانور نے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ جنرل سیکرٹری کے پاس جو رپورٹس ہیں ان میں 600 کی کمی ہے۔

حضورانور نے **سیکرٹری مال** سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس تجنید کیا ہے۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ستمبر تک کی رپورٹ کے مطابق جو چندہ ادا کرنے والی ہیں ان کے مطابق تعداد 8690 ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے اتنا فرق تو ہونا چاہئے لیکن جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تجنید کا آپس میں فرق نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں مال کے ساتھ فرق ہونا چاہئے وہ ٹھیک ہے۔

حضورانور نے **سیکرٹری تجنید** اور **جنرل سیکرٹری** کو ہدایت فرمائی کہ اپنی انفارمیشن Update کریں۔

بعدازاں حضورانور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ آپ پرچہ بھی لیتی ہیں اور سال کے پرچوں میں شامل ہونے والوں کی کتنی Average آتی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ مارچ کے امتحان میں اس دفعہ شامل ہونے والوں کی تعداد 5500 تھی۔ اور ستمبر میں جو امتحان ہوا تھا اس کا رزلٹ ابھی فائنل نہیں ہوا اس لئے ابھی معین تعداد کا علم نہیں ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ساڑھے پانچ ہزار تو اچھی تعداد ہے۔

حضورانور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ کیا سلیبس میں شامل ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ایک حصہ جو ہے وہ قرآن پاک کا ہے۔ پھر حدیث کا ایک حصہ ہے۔ پھر دعاؤں کا حصہ ہے۔ پھر اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب ہوتی ہے۔ اس وقت جو کتاب نصاب میں شامل ہے وہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بہت پڑھی لکھی عورتیں ہیں وہ تو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھ لیں گی۔ جو کم پڑھی لکھی ہیں ان کے لئے بھی ہلکی پھلکی کوئی چیز رکھیں۔ بہت سارے اسائلم سیکرز یا ریفیوجیز (Refugees) سری لنکا، تھائی لینڈ یا ملیشیا سے یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے بہت ساری عورتیں پاکستان سے آنے والی ایسی ہیں جو کچھ نہیں جانتیں کیونکہ پاکستان میں وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ رابطے نہیں ہوتے۔ پروگرام، اجلاسات کم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں امتحانوں میں شامل ہونے کی کافی کمی ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''کشتی نوح'' میں سے ''ہماری تعلیم'' والا حصہ ہر دفعہ ضرور رکھیں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس کو بار بار پڑھو۔** بار بار پڑھ کر کبھی تو یہ احساس ہوگا کہ اس پر عمل کرنا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ''کشتی نوح'' میں خاص طور پر عورتوں کی تعلیم کے حوالہ سے جو حصہ ہے وہ پڑھیں۔ اوّل تو ساری کتاب ہی پڑھنے والی ہے۔ اس خاص حصّے کو نکال کر عورتوں کو دیں۔ پھر آسان آسان حصّے لے کر پرنٹ کرکے عورتوں کو دیں کہ ان کو پڑھو۔ اس کا امتحان ہوگا۔

حضورانور نے فرمایا کہ پھر جو ''الفضل اخبار'' ربوہ سے چھپتا ہے اس میں میرے خطبات کے سوال و جواب تیار کرکے وہ شائع کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے ان سوال و جواب میں دیکھیں جو تربیتی اور علمی اور تعلیمی پہلو تھے وہ سارے نکال کر پرنٹ آؤٹ نکال کر خواتین کو دیں کہ اس کو پڑھیں پھر اپنے امتحان میں اس میں سے بھی سوال ڈالیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ مشکل چیزیں تو آپ پڑھ لیں گے لیکن سمجھ کوئی نہیں آتی۔ اس لئے برکت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب یا اس کا کچھ حصہ ضرور رہنا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ صرف کتاب پڑھ کے ہم نے خانہ پُری نہیں کرنی بلکہ کچھ نہ کچھ سکھانا بھی ہے۔ سکھانے کا فائدہ تبھی ہے کہ ہر بار ان کی نظروں کے سامنے ایک چیز آتی رہی۔

سیکرٹری تربیت سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ میرے خطبات باقاعدہ کتنی خواتین سنتی ہیں؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جو باقاعدہ وقت پر سنتی ہیں ان کی تعداد 3175 ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ آپ کی تجنید کے مطابق یہ تیسرا حصہ ہوا۔

حضورانور نے فرمایا جو خواتین جمعہ پر آتی ہیں۔ جمعہ کے خطبہ میں بھی خطبہ کا خلاصہ بیان ہوتا ہے تو اگر لجنہ کی طرف سے کوشش ہو تو اس کا فائدہ ہوگا۔ خود ان کے ذہنوں میں ہوگا تو اپنے خاوندوں کو اپنے بچوں کو Discussion

میں بتا سکیں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ایک خطبہ ایک مہینہ کا لے لیا کریں۔ اگر سارے نہ بھی لینے ہوں تو ایک خطبہ لے کر جس میں خاص طور پر تربیتی پہلو زیادہ ہوں اِس کے سوال وجواب کو آگے چلائیں۔ اگر ایک مضمون پر خطبات کا سلسلہ ہے تو ان خطبات کو لے لیں۔ مثلاً عملی اور اعتقادی تبدیلی کے اوپر مَیں نے کئی خطبات دیئے تھے۔ اس کے انہوں نے سوال وجواب بنائے ہوئے ہیں تو آپ وہ لے کر سب خواتین کو دے سکتی ہیں ان کی تو ایک پوری کتاب بن سکتی ہے۔ کم از کم اس کے سو صفحات تو ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ حضور انور کا جو بھی تازہ خطبہ ہوتا ہے ہم اس کے سوال و جواب بنا کر مجالس کی سیکرٹری تربیت اور صدران کو فوراً بھجواتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر اس کا فیڈ بیک کیا ہوتا ہے؟ فیڈ بیک بھی تو ہونا چاہئے۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم اپنی جنرل باڈی میٹنگ میں، اجلاسات میں، تعلیم اور تربیت کی میٹنگ میں ضرور ڈسکس کرتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم نے وصیت کی طرف توجہ دی ہے تو چھ ماہ میں ہماری ایک سو گیارہ ممبرات نے وصیت کی ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے دریافت فرمایا کہ کمانے والی خواتین کی تعداد کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ 1269 ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس میں نصف تعداد 630 یا اس سے کچھ زائد کو موصی ہونا چاہئے۔ گو کہ موصی عورتوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن ان میں اکثریت وہ ہے جو کمانے والی نہیں۔ پھر نوجوان لڑکیاں ہیں جو سٹوڈنٹ ہیں وہ اس تعداد میں شامل ہیں۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کمانے والوں کی تعداد کا نصف وصیت کے نظام میں شامل ہو۔ یہ سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ وصیّت کی طرف لے کر آئیں۔ **''رسالہ الوصیت'' جو ہے اس کو بار بار پڑھوائیں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ الوصیت کا عام لوگوں کے لئے بھی پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اس میں اسلام کی تاریخ ہے، پھر خلافت کیا ہے، وصیّت کیا ہے، یہ چیزیں اگر پکّی ذہنوں میں بیٹھ جائیں تو اگلی نسلوں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ باقی علمی دلائل حاصل کرنے کے لئے تو بہت سا مواد موجود ہے۔ جن کو شوق ہے تبلیغ کا وہ اس کے حصول کے لئے کوشش کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ تربیت کر لیں تو علم آپ ہی حاصل ہو جائے گا۔ شعبہ تعلیم اور تربیت دونوں کو مل کر Co-ordinate کرنا ہوگا۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ابھی ہم نے سلیبس اس طرح بنایا تھا کہ ''کتاب شرائط بیعت'' کے منتخب حصّے شامل کئے تھے کیونکہ ہمیں بعض لجنہ کی طرف سے ایسا اظہار ملا تھا کہ ہم سے کتابیں پڑھی نہیں جاتیں۔ بہت زیادہ سلیبس ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسی لئے تو مَیں نے کہا ہے کہ سلیبس آسان اور مختصر رکھیں۔ اب رسالہ الوصیّت کو رکھیں ایک سال کے لئے۔ اب اسی کو پڑھائیں۔

سیکرٹری خدمت خلق کو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہی ہیں۔ آپ کے اس علاقہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے۔ کیا لجنہ نے مدد کے لئے کچھ دیا ہے؟

اس پر سیکرٹری خدمت خلق نے بتایا کہ ہم نے لوگوں سے چندہ وغیرہ حاصل کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے خدمت خلق کے فنڈ میں سے ان کو کچھ نہیں دیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کو مدد کے لئے دے دیتیں۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ نیا پلان کریں۔ پچھلے پلان پر نہیں چلنا۔ پہلے آپ نے اجازت لی تھی اور کچھ رقم ہیومینٹی فرسٹ کو دے دیتی تھیں۔ اب آپ نئے طور پر اپنی عاملہ میں ڈسکس کریں کہ کیا کرنا ہے۔ ویسے تو Haiti میں ہیومینٹی فرسٹ کام کر رہی ہے۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ تین ہزار 583 ڈالرز ہے۔

حضور انور نے اجتماع کے بجٹ اور اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارا اجتماع کا بجٹ ایک لاکھ 67 ہزار ڈالرز تھا۔ اور گزشتہ سال ہمارے اجتماع پر 26 ہزار پانچصد ڈالرز خرچ آیا تھا۔ اس سال ہمارا اجتماع اگست میں ہوا ہے۔ اس کے اخراجات ابھی فائنل نہیں ہوئے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہم نے افریقہ کے لئے دو لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا تھا جو ہم نے ادا کر دیا ہوا ہے اور اس سال بھی ہمارا پروگرام ہے اور ہم عاملہ میں ڈسکس کر کے اپنا وعدہ بھجوائیں گے۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ 2208 ہے۔ لیکن صدران اور سیکرٹری صاحبان کے مطابق 2105 ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کی تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ کیا سلیبس بنایا ہوا ہے؟ آپ نے جو تین کیٹگری بنائی ہیں اس میں 7 تا 10 سال کی عمر کا سلیبس کیا ہے، 10 تا 12 سال کی عمر کا کیا سلیبس ہے اور 12 تا 15 سال کا کیا سلیبس ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اجتماع میں صرف کھیلوں کا مقابلہ تو نہیں ہے۔ تلاوت کا مقابلہ کروا دیا۔ آجکل ''آمین'' کروا رہے ہیں۔ لڑکیاں قرآن کریم پڑھنے میں لڑکوں سے نسبتاً بہتر ہیں۔ لیکن پھر بھی لگتا ہے کہ بعضوں نے صرف ''آمین'' کے لئے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **ان ملکوں میں تربیت پر زور دیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی ہے، قرآن کریم کا پڑھنا ہے، روزانہ تلاوت کرنا ہے اور جو بارہ تا پندرہ سال کی لڑکیاں ہیں ان کو کچھ نہ کچھ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہئے یا کم از کم جو سورتیں یاد ہیں ان کا ترجمہ سیکھنا چاہئے۔**

اس کے علاوہ عمومی تربیت کی باتیں ہیں اس پہلو سے بھی دیکھیں۔ **یہ بھی دیکھیں کہ خطبہ سننے والی کتنی ہیں۔ اس کو سمجھنے والی کتنی ہیں۔ اردو میں سمجھ نہیں آتی تو اس کا انگلش ترجمہ ہے۔** اگر یہ نہیں تو اس کا خلاصہ انگریزی میں بھی آجاتا ہے۔ وہ دیکھتی ہیں کہ نہیں۔ انگریزی ترجمہ ''الاسلام'' پر آجاتا ہے، پاکستان تحریک جدید سے چار پانچ دنوں میں آجاتا ہے۔ اس کو سنایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ **ناصرات کو ان ممالک میں سنبھالنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔** سکولوں میں جو کچھ سیکھ کر آتی ہیں پھر اس بارہ میں سوال کرتی ہیں تو ان کے سوالوں کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ خاص طور پر یہاں کی جو مشکلات ہیں جن سے تربیت پر اثر پڑتا ہے ان کو دیکھیں۔ ناصرات کی تربیت کر لیں باقی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ ناصرات کی ویب سائٹ پر ڈالا جاتا ہے تا کہ وہاں سے سن لیں۔ اسی طرح خطبہ کے پوائنٹس لے کر ایک پریزینٹیشن تیار کی جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پوائنٹس لینے والا کون ہے؟ کوئی اچھا ہونا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب مَیں نے لندن میں مربیان سے میٹنگ کی تو مَیں نے انہیں کہا کہ اس کے پوائنٹس نکالو۔ ایک نے تیس پوائنٹس نکالے اور دوسرے نے 67 پوائنٹس نکال لئے تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **سیکرٹری صنعت وتجارت** سے دریافت فرمایا کہ مجھے شکایت آئی ہے کہ جلسہ کے موقع پر سٹالوں میں جالی دار برقعے فروخت ہو رہے تھے۔ یہ کون سے جالی دار بُرقعے ہیں۔

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ جالی دار برقعہ اس طرح کا ہوتا ہے کہ نیٹ کا کپڑا ہوتا ہے اس پر لائننگ لگی ہوتی ہے۔ اس میں سے لباس نظر نہیں آتا اور یہ چپکتا بھی نہیں ہے۔

حضور انور نے **سیکرٹری اشاعت** سے رسالہ کی اشاعت کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ رسالہ ''النساء'' تین دفعہ سال کے دوران شائع ہوا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم اس رسالہ کے لئے ہر مجلس سے دو آرٹیکل لیتے ہیں اور پھر اِس میں سے انتخاب کرتے ہیں۔ ہماری ایک کمیٹی بھی ہے جو بھی اعتراضات اسلام کے خلاف آتے ہیں ہم اس کے جوابات فوری طور پر اپنے آرٹیکل میں دیتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ حضور انور کے خطابات میں سے جو تربیت کے حوالے سے نکات ہیں ان کو کتابی شکل میں شائع کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا ہے، کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ نے تربیتِ اولاد کے اوپر ایک کتاب شائع کی ہے اس کا کوئی انگریزی ترجمہ کر سکتا ہے تو کرے۔ امریکہ میں ترجمہ کرنے والے تیز ہیں حالانکہ کینیڈا کو بھی تیز ہونا چاہئے۔

سیکرٹری ضیافت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جو بھی پروگرام ہوتے ہیں اس میں کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔

سیکرٹری تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ چندہ تحریک جدید میں لجنہ کا کتنا حصہ ہے۔ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ چھ لاکھ 37 ہزار ڈالرز لجنہ کا حصہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا کُل وعدہ دو ملین ڈالرز کا ہے۔ تو اس طرح تیسرا حصہ آپ کا ہوا۔

حضور انور نے فرمایا یہ پہلی دفعہ ہوگا کہ مَیں آپ کے ملک سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں آپ کے تحریک جدید کے چندہ میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ سال 2012ء میں 4,37,000 ڈالرز تھا۔ اور 2013ء میں ہمارا چندہ 4,90,000 تھا۔ 2014ء میں 5,39,000 ڈالرز اور 2015ء میں 6,22,000 ڈالرز تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تقریباً پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماشاء اللہ۔

حضور انور نے **سیکرٹری وقف جدید** سے دریافت فرمایا کہ ابھی دو تین ماہ رہتے ہیں۔ آپ کا چندہ کتنا ہو چکا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا 3,58,000 ڈالرز جمع ہو چکا ہے اور گزشتہ سال ہمارا چندہ پانچ لاکھ 41 ہزار ڈالرز تھا۔

حضور انور نے شاملین کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹریان نے بتایا کہ تحریک جدید میں شاملین کی تعداد 14000 ہے۔ لجنہ اور ناصرات دونوں شامل ہیں۔ جبکہ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 13,660 ممبرات میں سے 12,660 ہے۔ یعنی 93 فیصد ممبرات شامل ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کمال کر دیا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر **سیکرٹری صحت جسمانی** نے بتایا کہ لجنہ کے کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں۔ طاہر ہال میں دن تقسیم کئے ہیں۔ خدام، انصار کے علاوہ لجنہ کے لئے بھی بعض دن مخصوص ہیں۔ اِن میں کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر **محاسبہ** نے بتایا کہ ستمبر 2015ء میں آخری آڈٹ کیا تھا۔ باقی ہر سہ ماہی کے اخراجات کا حساب ہوتا ہے اور رپورٹ کو آڈٹ بھی کیا جاتا ہے۔

معاون صدر (برائے وقف نو) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کی جو عورتیں واقفاتِ نَو ہیں ان کا پروگرام آپ نے وہی رکھنا ہے جو جماعتی ہے اور ان کے سارے پروگرام لجنہ نے خود کرنے ہیں۔ کسی مرد کو لجنہ کی واقفاتِ نَو کلاس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص پروگرام ہو۔ اس کی مجھ سے اجازت لینی ہے۔ اب لجنہ کو آپ نے ہی سنبھالنا ہے۔ لجنہ بھی اور ناصرات بھی، مردوں سے اپنے پروگرام نہیں کرواتیں۔ مردوں کو اُن کے پروگراموں کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں پڑھی لکھی عورتیں ہیں۔ عائشہ اکیڈیمی چلا رہی ہیں۔ حافظ قرآن بھی ہیں۔ دینی علم رکھتی ہیں۔ مضامین لکھتی ہیں اس لئے آپ خود اپنے پروگراموں کو ہر جگہ سنبھال سکتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو واقفاتِ نو بچیاں 15 سال سے اوپر ہیں ان سے Bond فِل کروائیں۔ جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا اُن سے پوچھیں اگر وہ فِل کرنا نہیں چاہتیں تو انہیں کہو پھر واقفاتِ نَو سے فارغ ہو جاؤ۔ جو وقف میں نہیں رہنا چاہتی اس کو وقف سے فارغ کر دیا جائے گا۔

سیکرٹری انچارج پراپرٹی نے بتایا کہ ہماری دو جائیدادیں ہیں۔ ایک یہ ''بیت مریم'' ہے اور ایک ''بیت نصرت'' ہے۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ کی لسٹ ریکارڈ میں کُل تعداد اور اب تک جو رشتے کروائے ہیں ان کا جائزہ لیا اور ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: طلاق اور خلع کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض دفعہ لڑکے باہر سے شادیاں کر کے یہاں آتے ہیں۔ یہاں ان کے رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یا لڑکیاں شادی کر کے باہر سے یہاں آتی ہیں اور یہاں پہنچ کر لڑکوں کو چھوڑ دیتی ہیں اور چند ماہ میں دونوں میاں بیوی میں آپس میں لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کو یہ

بھی علم ہونا چاہئے کہ جو رشتے آپ نے کروائے ہیں ان میں سے کتنے طلاق اور خلع پر منتج ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج سے تین چار سال پہلے طلاق، خلع کی ریشو (Ratio) عموماً ہر جگہ 13 فیصد تھی اور اب یہ بڑھ کر 19، 20 فیصد ہو چکی ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تربیت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے۔ ایک تو کچھ لڑکیوں میں بھی برداشت نہیں ہے اور دوسری طرف کچھ لڑکوں میں بھی آوارگیاں ہیں۔ دونوں چیزیں شامل ہیں۔ آپ پہلے یہ دیکھا کریں کہ حقائق کیا ہیں۔ اس کے مطابق ہر معاملہ کو سلجھایا کریں۔ برداشت کا مادہ دونوں میں نہیں رہتا جس کی وجہ سے علیحدگیاں بھی ہوتی ہیں۔ اب یہ بات پرانی ہوگئی ہے کہ اپنا گھر بسانے کے لئے دونوں برداشت کر لیتے تھے تاکہ گھر کی بات باہر نہ نکلے۔ لیکن یہ ماحول اب نہیں ہے۔ اب اگر بات سامنے نہیں آئے گی تو سارے حالات کی ذمّہ داری لڑکی کے اوپر آجائے گی۔ اور پھر جو بچے ہیں وہ علیحدہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ تو مسائل کا یہ ایک سلسلہ ہے ہمیں اس سے اچھی طرح سے نپٹنا ہوگا۔

سیکرٹری نے عرض کیا کہ ہمارا ایک پراجیکٹ ہے ہم اس پر کام کرنا چاہتے ہیں جو ہدایات الفضل میں آتی ہیں، ہم ان کو اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے کریں لیکن الفضل میں آپ کی یوکے کی کلاسز کی کوریج نہیں ہوتی تو یہ MTA پر آجاتی ہیں۔ ان کی ریکارڈنگ سن لیا کریں۔

بعد ازاں مجلس عاملہ کی سیکرٹریان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کرنے کی اجازت چاہی؟

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ جو بچیاں یونیورسٹی جاتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہم باقاعدہ تعلیم و تربیت کی کلاسوں میں نہیں آسکتیں یا کم آتی ہیں تو ان کے لئے ہم دسمبر میں دو دن کا ایک کیمپ کرتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہ کہاں ہوتا ہے، سیکرٹری نے بتایا کہ نیشنل لیول پر اور ریجنل لیول پر ہوتا ہے۔ یہاں جو پانچ ریجن ہیں ان کا اکٹھا پروگرام ''مسجد بیت الاسلام'' میں ہوتا ہے اور سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال کتاب ''کشتی نوح'' تھی۔ حضور انور کا یہ ارشاد تھا کہ یہ کتاب پڑھی جائے اور بڑی بچیوں کو سمجھایا بھی جائے۔ ان کو اس بارہ میں بتایا بھی گیا تھا۔

اب اس دفعہ دسمبر میں دوبارہ یہ پروگرام ہے تو اس میں ہم کونسی کتاب یا کونسان عنوان رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ الوصیت میں سے پوائنٹس نکال کر رکھیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ حضور انور کے خطبات، خطابات اور ایڈریسز سب لجنہ سنے اور ان پر عمل کرے لیکن ہماری کوششوں میں بہت کمی رہ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوشش میں کمی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فَذَكِّرْ کا حکم دیا ہے، نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔ سو فیصد ٹارگٹ تو سال میں حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ مَیں بھی اپنے خطبات میں بار بار نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور کرتے رہنا ہے۔ لوگوں کے کانوں میں روئی بھری ہوئی ہے۔ کبھی تو کسی کے کان سے روئی باہر نکلے گی۔ اگلے دن کسی اور کو فرق پڑ جائے گا۔ بہرحال کوشش ہونی چاہئے۔ آپ کی جو نئی نسل ہے ان سے محبت و پیار سے بات کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ سختی سے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ایک آدمی ملنے آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ میری بیوی کا خاندان احمدی نہیں تھا تو یہاں میں ان کو اپنے قریب لایا ہوں۔ لجنہ کے اجلاس میں یا جمعہ کی نماز پر وہ گئی تو وہاں اُسے کہا گیا کہ تمہیں تو احمدیت کا پتہ ہی نہیں تم کہاں سے آگئیں تو اس پر وہ بجائے قریب آنے کے بالکل ہی دوڑ گئی۔ حالانکہ کمزور بھی ہوتی ہیں، کامل تو کوئی نہیں ہے، جو اپنے آپ کو سمجھتی ہیں وہ بھی نہیں۔ اس لئے کمزوروں کو ساتھ ملانا اصل کام ہے۔ جو پہلے ہی فعّال ہیں ان کو شامل کر لینا کوئی کمال نہیں ہے۔ ایسی نوجوان بچیوں کی ٹیم بنائیں جن کی اپنی تربیت اچھی ہے اور مضبوط ایمان کی ہیں۔ وہ اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ تعلق میں بڑھیں اور ان کو جماعتی طور پر قریب لائیں۔ ہر ملک کے حساب سے اور عمر کے حساب سے یہ ٹیمیں بنی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہماری بعض لجنہ ممبرز گزشتہ دس سالوں سے Active نہیں ہیں۔ ان کو ہم کیسے قریب لاسکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی تو میں بتا رہا ہوں۔ جو دس دس سالوں سے پیچھے ہیں تو ان کو کچھ عہدیدارات کے خلاف شکوے ہیں یا ان کے خاوندوں کو مرد عہدیداران سے شکوے ہیں یا ان کی اپنی دنیاوی ترجیحات زیادہ ہیں تو ان کے ساتھ رابطے کریں۔ ان کے گھر جائیں۔ کم از کم کوئی ذاتی تعلق تو پیدا ہو۔ ایسی ٹیمیں بنائیں جو رابطہ رکھیں۔ اسی سے تربیت شروع ہوجائے گی۔ ہر ایک کی نفسیات کے مطابق تربیت کا پلان بننا چاہئے۔

مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں دجّالی طاقتیں بھی زیادہ کام کر رہی ہیں تو ان کے توڑ کے لئے پھر پلاننگ بھی صحیح ہونی چاہئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بالحکمۃ اور موعظہ حسنہ کا اصول بتایا ہے کہ پیار سے بات کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس بھیجا تھا تو قَولًا لَيِّنًا فرمایا کہ نرم زبان استعمال کرو۔ نرمی سے بات کرو۔ یہ نہیں تھا کہ پہلے دن ہی جا کے سوٹا پھینک کر سانپ بنا دیا یا ہاتھ سفید کر دیا۔ یہ فوری طور پر نہیں تھا۔ معجزہ دکھانے کے باوجود بھی نرم زبان استعمال کی اور آپ لوگوں کے پاس تو معجزہ بھی نہیں اس لئے سخت زبان کو کون سنے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ان لوگوں سے ضرور مشورہ بھی کرو لیکن ان کے ساتھ جو نرمی کا سلوک کرنا ہے اور تمہارا ان کے ساتھ جو محبت و پیار کا سلوک ہے اس نے ہی ان کو تمہارے قریب کیا ہوا ہے۔ اگر آپ جیسی شخصیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ یہ صرف تمہاری شخصیت کی وجہ سے قریب نہیں آرہے بلکہ اپنا نرم رویّہ رکھو تو یہ قریب رہیں گے اور قریب آئیں گے۔ پس جو تمام عہدیدارات ہیں ان کو اور ان کی ٹیموں کو نرم رویے رکھنے ہوں گے۔ تھوڑی دیر بعد رعب نہ ڈالنے لگ جایا کریں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا جس طرح حضور نے ابھی ہدایات دی ہیں ہم یہ سب ہدایات واقفات نو کے لئے بھی جمع کرتی ہیں لیکن وہ اجتماعات پر نہیں آرہیں اور پروگراموں میں حصہ نہیں لے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کے اجتماع پر آنا ضروری ہے۔ ان کے پیچھے پڑو اور پھر دیکھو کہ جنہیں کوئی شوق نہیں ہے تو ان کو کہو کہ ہم تم کو فارغ کرنے کی سفارش کر دیتے ہیں۔ ان کو ایک دو وارننگ دے دو اس کے بعد ان کے بارہ میں مجھے معلومات دے دو۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ حضور انور نے سیکولر ایجوکیشن کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ہم لڑکیوں کو سائنسز کی طرف لے کر جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے لڑکیوں کو ٹیچرز اور ڈاکٹرز بننے کے لئے کہا تھا۔ ویسے عمومی طور پر جس کا رجحان زیادہ ہے وہ خالص سائنس کی طرف بھی آسکتی ہیں۔ وقف نو کی کلاس میں زیادہ ڈاکٹر اور ٹیچر بننے کے بارہ میں کہا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ طالبات کی یونیورسٹی سٹوڈنٹ کی جو کلاس تھی اس میں سارے سوشل سائنس اور دوسری مختلف سائنسز کی طالبات تھیں تو میں نے وہاں کہا تھا جو خالص سائنس ہے اور اس کے مضامین ہیں ان میں بھی ہماری طالبات ہونی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے عرض کیا کہ حضور انور کا ارشاد ہے کہ جو تعلیم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا کام سیکولر ایجوکیشن ہے اور جو تربیت ہے اس کا کام لجنہ کی تربیت کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تعلیم کے دونوں کام ہیں دینی تعلیم بھی ہے اور ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہے۔ دونوں کام ہی ساتھ ساتھ چلیں گے۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ایک لڑکی نے مجھے کہا مَیں ڈاکٹر نہیں بننا چاہتی، میرے والد مجھے زبردستی ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں۔ میری شادی ہوجانی ہے۔ مَیں نے تو گھر میں رہنا ہے تو مَیں ڈاکٹر کیوں بنوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر پڑھی لکھی ہوں گی تو بچوں کی تربیت اچھی کر لے گی۔ گائیڈنس کر سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔

............(باقی آئندہ)

بقیہ: وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے

............از صفحہ نمبر 16

ان کے داماد نے مسجد فضل یعنی لندن مشن ہاؤس سے رابطہ کر کے جماعت کے نمائندگان کو جنازہ میں شمولیت کی دعوت دی تھی اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ) اور محترم میر صاحب جنازہ میں شامل ہوئے تھے۔ جنازہ کہاں ہوا تھا، یہ تو یاد نہیں البتہ یہ یاد ہے کہ ان دنوں ان کے داماد جنوبی افریقہ منتقل ہونے والے تھے۔

حضور انور نے کس قدر درست فرمایا تھا۔ میری تحقیق کا قبلہ ہی درست نہ تھا۔ سراغ کہیں اور پڑے تھے اور میں اپنی خود تراشیدہ راہوں پر بڑے اعتماد سے چلتا چلا جا رہا تھا۔ بقول فیض ؎

نہ جانے کس لئے امیدوار بیٹھا ہوں
اک ایسی راہ پہ جو تیری رہگزر بھی نہیں

اب جنوبی افریقہ کے ریکارڈز، وہاں جانے آنے والے مسافروں کے ریکارڈ، ان کی دیگر تفصیلات وغیرہ۔ اب جو تلاش کی سمت متعین ہوئی تو راستے کھلتے گئے۔ کرنل ڈگلس کی بیٹی اور داماد کی تفصیلات ملیں تو ان کی اولاد کے کوائف بھی معلوم ہو سکے۔ اور یوں، بعد از تلاشِ بسیار، اللہ نے خاص فضل کیا اور ایک مرتبہ پھر یہ نشان دیکھا کہ جب حضور نے فرما دیا تھا کہ ڈگلس کی اولاد یہیں کہیں ہوگی، تو وہ یہیں کہیں سے نکل بھی آئی۔ اسی لاکھوں کروڑوں کی آبادی والے شہر سے وہ ایک فرد تلاش کرنے میں کامیابی ہوگئی جو کرنل ڈگلس صاحب کا نواسہ تھا۔

پہلے پہل تو انہیں ملنے میں ہمیشہ انقباض سا رہتا۔ پھر دو چار ملاقاتوں میں کچھ کھلے تو جی بھر کے کھلے۔ تمام قصہ ان کے لئے ایک بالکل نئی بات تھی۔ وہ تو پورے معاملہ کی تفصیلات سنتے جاتے اور خوش ہوتے جاتے، مگر یہاں میں ایک عجیب الجھن کا شکار تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دشمن کی اولاد ملی تو اگرچہ اپنے آباء پر نفرین کرتی ہوئی، مگر بڑی اچھی کھاتی پیتی حالت میں۔ اور جس نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشانی کے نور کو شناخت کیا، اس کی اولاد کی زندگی کیسی عجیب شکست و ریخت کا شکار ہے۔ بڑھاپے میں جوان بیوی طلاق دیئے بیٹھی ہے۔ طلاق کے باعث گھر ہے کہ ٹوٹنے کو آیا ہوا ہے۔ بچوں کی وجہ سے الگ پریشانی ہے۔ ایک مکان ہے جو بِکنے کو لگا رکھا ہے۔ بیماریاں ایسی لاحق ہیں کہ کسی کام کاج کے لائق نہیں۔ اِفلاس اور کسمپرسی کی عجیب تصویر کرنل ڈگلس صاحب کا نواسہ ہے۔ ادھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جان کر وہ حضور سے ملاقات کا سخت مشتاق۔ ایسا مشتاق کہ کہتا ہے کہ کسی بھی وقت لے جاؤ، مگر ضرور لے جاؤ، جلدی لے جاؤ۔

حضور سے گزارش کی اور حضور انور نے ازراہ شفقت ملاقات کا وقت عنایت فرمایا۔ انہیں بھی اپنے نانا کی طرح حضور انور کی پیشانی پر صداقت، محبت اور سکون کا نور نظر آیا۔ ایک ہی ملاقات میں گرویدہ ہوگئے۔ اس قدر گرویدہ کہ ہمیشہ حضور کی خیریت دریافت کرتے اور دعا کی درخواست کرنے کو کہتے۔ دعا کی یہ درخواستیں خاکسار ہمیشہ بطور امانت حضور انور تک پہنچا دیتا رہا۔ حضور بڑی محبت سے سنتے اور دعائیہ کلمات سے نوازتے۔ میں یہ دعائیہ کلمات بھی بطور امانت کرسٹوفر صاحب کو پہنچا دیتا رہا۔ وہ بڑی طمانیت محسوس کرتے۔ ایک روز کہنے لگے کہ بیماری میں بے چینی بڑھتی ہے تو حضور کے الفاظ سن کر دل کو سکون پہنچتا ہے۔ آرام محسوس ہوتا ہے۔

دعاؤں کی درخواستوں اور حضور کے دعائیہ کلمات کی امانتوں کو خاکسار یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں پہنچاتا رہا۔ دو سال کے قریب عرصہ ہو گیا تو ایک روز میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے بتایا تھا کہ آپ مذہبی رجحان کے آدمی نہیں۔ پھر یہ دعائیں اور ان سے ملنے والی طمانیت کو کیسے دیکھتے ہیں۔ ان کے چہرہ پر ان کے جذبات کے رنگ نظر آنے لگے۔ کہنے لگے کہ مجھے ساری عمر کبھی خدا کی یاد آئی، نہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ میں نے ایک نہایت غیر مذہبی اور لاابالی زندگی گزاری ہے۔ مجھے خدا کی ذات پر غور کرنے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، مگر اب مجھے خدا پر یقین ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے حضور کی شخصیت ایسے میں ملی کہ میرا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔ میرے لاابالی مزاج کے باعث دوست تو سب وقتی نکلے۔ بیوی بھی ساتھ چھوڑ گئی۔ بچے یا تو بیوی کے ساتھ ہیں یا جو خود مختار ہیں ان کے پاس میرے لئے وقت نہیں۔ اور بیماریاں اور مسائل ہر

طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ ایسے میں تم مجھے ڈھونڈتے ہوئے آنکلے۔ مجھے حضور سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ میں اسے اتفاقی حادثہ نہیں کہہ سکتا۔ تم لوگ مجھے اپنی جماعت کا حصہ ہی سمجھو۔

میں نے ان کا یہ پیغام حضور تک پہنچادیا۔ حضور نے بڑی تفصیل سے اس کا حال دریافت کیا۔ ان صاحب کے نانا یعنی کرنل ڈگلس نے منصفی کا حق ادا کرتے ہوئے نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کو بری قرار دیا تھا بلکہ آپ کا گرویدہ بھی ہوگیا تھا۔ اگر ہر احمدی کو ڈگلس صاحب کی راست گوئی، انصاف پسندی اور فطرتِ سعید کا پاس اور احترام ہے، تو وہ جو اس احسان نافراموش جماعت کا سربراہ ہے، خود مسیح موعودؑ کا جانشین ہے، اسے تو یہ احساس سب سے بڑھ کر ہونا قدرتی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بزرگ ہستی کے نواسے سے بہت محبت کا سلوک فرمایا۔ اس کے نانا کے کارِ خیر کے نام پر اس کے ساتھ ایسے احسانات کئے جنہیں تفصیل سے بیان کرنا ابھی قبل از وقت ہوگا۔ اتنا بتادیتا ہوں کہ ڈگلس صاحب کے اس نواسے کی زندگی اس دن کے بعد سے مکمل طور پر تبدیل ہوگئی جس دن یہ حضور کو ملا۔ اللہ نے ان کے دل میں نورِ ہدایت بھی پیدا کردیا اور حضور انور کے دل میں اس کے لئے ایسی محبت پیدا کردی کہ ان کے روز و شب کا ہر لمحہ حضور انور کی شفقت کا مورد ہے۔ بیماری سے شفایاب کرنا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر زندگی کی دیگر سماجی آلائشیں اور تکالیف دور ہو جائیں تو بیماری کو کاٹنا بھی آسان ہوجاتا ہے۔ وہ بیمار تو بہت ہیں مگر بہت آرام میں ہیں۔

ان سے فون پر رابطہ رہتا ہے۔ وہ خود بھی باقاعدگی سے رابطہ رکھتے ہیں۔ ابھی مضمون تحریر کرتے ہوئے دوبارہ ان کا خیال آیا تو انہیں فون کیا اور خیریت دریافت کی۔ اپنی بیماری کا احوال سنانے کے بعد کہنے لگے کہ مجھے چھوڑو، حضور کیسے ہیں؟

میرا جواب سن کر کہنے لگے کہ حضور کو میری طرف سے سلام کہنا۔ دعا کے لئے کہنا۔ میں نے وعدہ کرلیا کہ ضرور کہوں گا۔ فون پر بہت جذباتی ہورہے تھے۔ فون بند ہوا تو تھوڑی دیر بعد ان کا ٹیکسٹ میسج آیا۔ اردو ترجمہ یوں ہے کہ 'میرے کوئی اور دوست نہیں۔ حضور کو بہت محبت بھرا سلام پہنچادینا'۔ میں اس واقعہ کو یہاں بلا تبصرہ چھوڑنا چاہتا ہوں۔ کچھ کہنے کی گنجائش ہی کہاں ہے۔

اپنی گزارشات کے اختتام پر اتنا عرض کرتا چلوں کہ کوئی کوشش تب تک ثمر آور نہیں ہوسکتی اگر اس میں خلیفۂ وقت کی دعا شامل نہ ہو۔ تحقیق کا میدان ہو، تعلیم کا، روحانی سفر کا، گھر کا، غرض کوئی بھی میدان ہو، اگر خلیفۂ وقت کی توجہ اور دعا حاصل ہو جائے، تو یہ ممکن نہیں کہ آدمی وہ میدان مار کر کامیاب و کامران نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ خلیفہ وقت کی کسی بھی بات کو، خواہ وہ ہماری کوتاہ بین آنکھوں کو معمولی ہی لگتی ہو، کبھی بھی معمولی نہ سمجھا جائے۔ حضور انور کی ہر بات میں گہری حکمت تو ہوتی ہی ہے مگر حضور کی ہر بات کو پورا کر دکھانے کے لئے فرشتے مصروفِ کار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے مقام اور منصب کو سمجھنے اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو اپنی زندگی کا قیمتی ترین سرمایہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

........................(باقی آئندہ)

جمیل الرحمان کی غزلوں کی کتاب 'کوئے بازگشت' سے چند منتخب اشعار

ہماری خامشی کو سب نے بے بسی سمجھا
خبر کسے تھی کہ ہم حالتِ دعا میں رہے

....

نماز عشق ادا کی اگرچہ مہر بلب
جمیل سجدے میں باتیں ہزار کر آئے

....

لوحِ دعا بنا لیا سارے وجود کو
جب آرزوئے وصل ہی منظر میں رہ گئی

....

سو جنم قربان کردیں ہم رضائے یار پر
وہ میسر ہو تو پل کی زندگی بھی کم نہیں

....

پڑی نہیں ہے ابھی تک نگاہ مُرشد کی
وگرنہ اس کی توجہ سے کیا نہیں ملتا

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

ان کلاسز میں ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ اماموں کو ٹریننگ دی گئی۔

امسال ہونے والی بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو بیعتوں کی تعداد ہے وہ پانچ لاکھ چوراسی ہزار سے اوپر ہے۔ 119 ممالک سے تقریباً تین سو تین (303) اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔

ایک سو انیس ممالک میں بیعتیں ہوئی ہیں جن میں پہلے نمبر پر مالی ہے جہاں ایک لاکھ چالیس ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئی ہیں۔ پھر نائیجیریا کی بیعتوں کی تعداد ستر ہزار سے اوپر ہے۔ نائیجر میں اکسٹھ ہزار سے اوپر ہے۔ گنی کناکری میں اکاون ہزار سے اوپر ہے۔ سیرالیون میں پچاس ہزار سے اوپر ہے۔ بینن میں بھی انچاس ہزار سے اوپر ہیں۔ کیمرون کی بتیس ہزار سے اوپر ہیں۔ برکینا فاسو ستائیس ہزار سے اوپر ہیں۔ سینیگال پچیس ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ چودہ ہزار سے اوپر۔ اور اسی طرح مختلف ممالک ہیں۔

رؤیا کے ذریعہ جماعت کی طرف رہنمائی اور بیعتیں

جو بیعتوں کے بعض واقعات ہوئے ہیں وہ بتاتا ہوں کہ سینیگال کی سرحد کے قریب ایک بڑے شہر کائی (Kayes) میں جماعت احمدیہ کو ریڈیو لگانے کی توفیق ملی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینیگال اور موریطانیہ کے بعض حصوں میں بھی سنا جاتا ہے۔ وہاں ریڈیو کے پروگراموں کے نتیجہ میں ایک آدمی محمد امین کناتے صاحب سے رابطہ ہوا۔ موصوف محمد امین نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ مشرق کی طرف سے آگ نکلی ہے جس کی وجہ سے لوگ مغرب کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ان بھاگنے والوں میں چینی، جاپانی اور ہر رنگ و نسل کے لوگ ہیں۔ چنانچہ وہ بھی گھبراہٹ میں بھاگ کر خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ جاتے ہیں جہاں سے اس طرح نیچے گرتے ہیں گویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرے ہوں اور ساتھ ہی ان کو زور سے آواز آتی ہے 'احمد۔ احمد'۔ موصوف بھی خواب میں یہ الفاظ دہراتے ہیں اور اسی کیفیت میں ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس خواب کے چند دن بعد موصوف نے اتفاقاً جماعت کا ریڈیو سنا جس پر امام مہدی کی آمد کے حوالے سے پروگرام چل رہا تھا۔ جب مبلغ نے کہا کہ امام مہدی آگئے اور ان کا نام غلام احمد ہے تو فوراً ان کے دل نے کہا کہ یہ تو وہی خواب پوری ہورہی ہے۔

نائیجر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ نیامی شہر کے تین پڑھے لکھے احباب کو بیعت کی توفیق ملی۔ بیعت سے قبل تینوں نے جماعتی لٹریچر کا کافی مطالعہ کیا۔ ان بیعت کرنے والوں میں سے ایک گویتا ادریس صاحب ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے ٹیچر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ بیعت کرنے کے بعد ان کے دل میں ایک خلش سی تھی کہ کہیں راستے کا انتخاب غلط تو نہیں ہوگیا۔ چنانچہ اس کشمکش میں رات دعا کرکے سویا کہ اے اللہ تُو ہی میری رہنمائی کر۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ میں مسجد کے باہر کھڑا ہوں۔ اور انہوں نے مجھے مسجد سے باہر آتے ہوئے دیکھا اور کہتے ہیں مجھے آپ نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد مجھے دلی سکون ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی کردی ہے اور مجھے سچائی کا راستہ دکھا دیا ہے۔

اسی طرح قرغیزستان سے ایک دوست خالماتوف عبدالرسول (Khalmatov Abdurasul) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ یونس صاحب کی شہادت دسمبر 2015ء میں ہوئی تھی۔ وہاں قرغیزستان کے احمدی کو شہید کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے جنوری 2016ء میں خواب میں شہید مرحوم کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں مکّہ مکرمہ میں حج کررہا ہوں۔ اسی دوران یونس جان شہید نظر آتے ہیں اور مجھ سے میرا حال پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری جماعت ٹھیک ٹھاک ہے؟ سوال پوچھتے ہیں۔ میں نے ان کو کوئی جواب تو نہ دیا لیکن جب مَیں نیند سے بیدار ہوا تو اس خواب کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ اسی وجہ سے میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا اور 18/جنوری 2016ء کو بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگیا۔

کینیڈا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک سنّی نوجوان شجاع صاحب تقریباً دو سال سے جماعت کے بارے میں تحقیق کررہے تھے۔ ان کی ہر قسم کی علمی رہنمائی کی لیکن کوئی تسلی نہیں ہورہی تھی۔ موصوف عمرہ پر بھی گئے وہاں بھی دعا کی۔ اسی طرح گزشتہ سال یوکے کے جلسہ پر بھی آئے۔ جمعہ وغیرہ بھی ہمارے ساتھ پڑھ لیتے تھے لیکن بیعت کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ اس سال جنوری میں ایک دن اچانک فون کیا کہ میں اب مزید انتظار نہیں کرسکتا اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ بیعت کرنے سے قبل موصوف نے کہا کہ رات دعا کرکے سویا تو خواب میں مجھے کہا گیا کہ اس کام کو چھ ماہ سے زائد نہیں لگنے چاہئے تھے۔ تم نے کیوں اتنی دیر کردی۔ اور یہ پیغام کافی ناراضگی لئے ہوئے تھا۔ اب اگر بیعت نہ کرتا تو خدا تعالیٰ نے سزا دینی تھی اس لئے بڑی مشکل سے صبح کا انتظار کیا۔

فرنچ گیانا سے ہمارے مربی انچارج لکھتے ہیں کہ جماعت کے نیشنل صدر کی ہمشیرہ اکثر کہتی تھیں کہ وہ عیسائی مذہب سے مطمئن نہیں ہیں۔ قریباً گزشتہ تین سال سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کررہی تھیں اور ہماری دعوت پر مختلف جماعتی پروگراموں میں شامل بھی ہوتی رہیں لیکن بیعت نہیں کررہی تھیں۔ ایک دفعہ ہمارے مشن ہاؤس میں آئیں تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر تو ایمان رکھتی ہیں اس لئے پوری توجہ سے دعا کریں اور اسی ہستی سے رہنمائی حاصل کریں کہ سچ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دعا شروع کردی کہ اگر جماعت احمدیہ سچوں کی جماعت ہے تو میری بھی رہنمائی کرتا کہ میں بھی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ قریباً ایک ہفتے کے بعد موصوفہ نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ ایک ساتھ کھڑے ہیں اور ایک ساتھ ہی فرنچ گیانا کے دونوں مبلغین یعنی صدیق منور صاحب اور محمد بشارت صاحب کو دیکھا۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ جب میں بیدار ہوئی تو میں خوشی سے رو رہی تھی اور میرے جسم پر لرزہ طاری تھا۔ میں بہت خوش تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمادی۔

خطبات/خطابات کا اثر

خطبات کے ذریعہ سے بعض لوگوں پہ اثر ہوتا ہے۔ بیعتیں کرتے ہیں۔ امیر صاحب گیمبیا کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کیرنوگور (Ker Ngorr) میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو ایک دوست الحاجی فائے (Faye) صاحب نے جماعت کی شدید مخالفت کی۔ جماعتی لٹریچر کو ہاتھ تک لگانا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ لیکن ہمارے داعیین الی اللہ نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ ایک دن گاؤں میں نومبائعین کے لئے تربیتی کلاس کا پروگرام رکھا گیا۔ ہمارے داعیین الی اللہ نے موصوف کو اس بات پر منا لیا کہ وہ بیشک کوئی کتاب نہ پڑھیں مگر ایک دفعہ ہمارے ساتھ مشن ہاؤس چلے جائیں اور ہمارے پروگرام میں شامل ہو جائیں۔ ہم وہاں آپ کو کوئی تبلیغ نہیں کریں گے اور نہ ہی آپ سے اس موضوع پر بات کریں گے۔ آپ صرف پروگرام میں شامل ہو کر ہماری باتیں سن لیں۔ چنانچہ موصوف جب مشن ہاؤس آئے تو کہنے لگے میں نے آپ کی کلاس میں شامل نہیں ہونا۔ میں یہاں ٹی وی والے کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ لیتا ہوں۔ اس پر انہیں ٹی وی والے کمرے میں بٹھا کر ٹی وی پر ایم ٹی اے لگا دیا گیا اور انہیں وہیں چھوڑ کر باقی سارے لوگ کلاس میں شامل ہونے کے لئے مسجد چلے گئے۔ اس دوران موصوف نے ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سنا۔ کلاس کے بعد جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ شخص کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میرے لئے ممکن نہیں کہ اب پیٹھ پھیروں۔ چنانچہ موصوف اپنے خاندان کے دس افراد سمیت جماعت میں داخل ہوگئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے موقع پر میرا جو خطاب تھا وہ نشر ہوا تو کانگو کے شہروں میں سنا جارہا تھا۔ بن کینگے (Ben Kenge) صاحب جو ایک ٹی وی کمرشل ڈائریکٹر ہیں انہوں نے اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے اسلام کے متعلق ہمارے سامنے بالکل ایک نیا زاویہ نگاہ رکھا ہے۔ جو لوگ مجھے جانتے ہیں ان کو پتا ہے کہ میں خواہ مخواہ متاثر ہونے والوں میں سے نہیں ہوں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ کے خطابات سن کر میں کہتا ہوں کہ بہت جلد ساری دنیا اس پیغام کو ماننے پر مجبور ہوجائے گی۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 6212515 47 0092

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

کیمرون کے ویسٹرن ریجن کے شہر فمبان (Fumban) کے ایک نومبائع نے ہمارے معلم کو کہا کہ مَیں ایم ٹی اے پر خطبہ سنتا ہوں اور یہ خطبات ایسے ہوتے ہیں کہ ایسا لگ رہا ہوتا ہے کہ جیسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بولے جارہے ہیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں بیعتیں

مخالفین کے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں بیعتیں۔ پنجاب (انڈیا) کے ایک گاؤں شیخوپورہ کے ایک دوست پردیپ صاحب کافی عرصے سے زیر تبلیغ تھے مگر بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ ایک دن مقامی جماعت کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی۔ ابھی ان سے گفتگو کا آغاز ہی ہوا تھا کہ وہاں دو دیو بندی مولوی چندہ لینے کی غرض سے پہنچ گئے۔ ان مولویوں سے وہاں قریباً دو گھنٹے کے قریب اختلافی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ دونوں مولوی لاجواب ہوکر وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس بات کا پردیپ صاحب پر بہت گہرا اثر ہوا چنانچہ انہوں نے اپنی پوری فیملی کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

بیعتوں کے تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات

بیعت کے تعلق میں بعض اور ایمان افروز واقعات۔ کانگو برازویل سے معلم یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے جلسہ سالانہ میں اتھارٹیز کے علاوہ چرچ کے پادریوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ ایک پادری جو ہماری ایک جماعت جماعت کیوسی میں رہائش پذیر ہے اور اسی گاؤں میں ایک چرچ میں تعینات ہے وہ بھی ہمارے جلسہ میں مدعو تھا۔ حضرت عیسیٰ کے بارے میں جماعت کا مؤقف سن کر بہت متاثر ہوا اور جاتے ہوئے اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کے بارے میں کتاب بھی لے گیا۔ چند دن کے بعد یہ پادری دوبارہ ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں نے بہت سوچا ہے اور آپ کو ہی حق پر پایا ہے۔ میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف نے بیعت کر لی اور پھر اپنی فیملی کو بھی تبلیغ کی اور وہ بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔

بے شمار واقعات ہیں۔ بیان کرنے تو بہت مشکل ہیں۔

نومبائعین کو احمدیت چھوڑنے کی دھمکیاں۔ مخالفت۔ مال اور مدد کا لالچ اور نومبائعین کی ثابت قدمی

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ جماعت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے معاندین احمدیت اور حاسدین بھی میدان میں اترے ہوئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کا پودا لگتا ہے اور لوگ اسلام کو قبول کرتے ہیں مولوی وہاں پہنچ جاتے ہیں اور نومبائعین کو لالچ دیتے ہیں اور ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ امسال جنوری میں پاراکو ریجن کی ایک نئی جماعت میں پیش آیا۔ مولویوں نے اس گاؤں میں بڑا اکٹھ کیا اور نومبائع کو مختلف لالچیں دیں کہ احمدیت چھوڑ دیں۔ جماعت کے افراد نے ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی تو کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ نے اگر آپ کو مسجد بنا بھی دی تو آپ سے ساری زندگی چندے کے نام پہ پیسے مانگتے رہیں گے۔ انہوں نے نیا نبی بنالیا ہے، شریعت کو تبدیل کر دیا ہے اور جماعت احمدیہ جہاد کو نہیں مانتی۔ اس قسم کی باتوں کے ساتھ ان کو تنگ کرتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں وہاں سے نکال دیا۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک خاتون درامے دینیا صاحبہ کو اپنی بہن کے سسرال کی طرف سے احمدیت کا پیغام ملا۔ انہوں نے جب مزید تحقیق کی تو ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی سچائی واضح ہونا شروع ہو گئی۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے یہ دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرح نظر آنے لگا۔ میری نمازوں میں نمایاں فرق پڑ گیا۔ چنانچہ ایک دن میں نے بیعت کر لی۔ بیعت کی وجہ سے میرے سسرال شدید مخالفت کرنے لگے اور میرے خاوند نے مجھے تین بچوں سمیت گھر سے نکال دیا۔

مصر کی ایک خاتون کہتی ہیں میں احمدی ہوں۔ ایک غیر احمدی لڑکا میرا یونیورسٹی فیلو اور شریف النفس انسان ہے۔ اس نے میرا رشتہ مانگا۔ میں نے اور میرے والد صاحب نے اس کو احمدیت کے بارے میں بتایا اور دو کتابیں پڑھنے کے لئے دیں لیکن وہ قائل نہ ہوا اور مجھے احمدیت چھوڑنے کے لئے کہا لیکن میں نے انکار کر دیا اور دین کو دنیا پر ترجیح دی۔

امیر صاحب سپین لکھتے ہیں کہ موریطانیہ کے ایک نومبائع نوح صاحب 2012ء میں احمدی ہوئے تھے۔ ان کے سسر نے ان کی بیوی کو ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے گھر بلوا کر ان سے رشتہ ختم کر لیا۔ اس پر اس نومبائع نے کہا کہ احمدی ہونے کی وجہ سے اگر میری بیوی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو نہ رہے، مجھے کوئی بھی احمدیت سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وفا اور اخلاص میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

بیعت کے نتیجہ میں پاک تبدیلیاں

تنزانیہ کے لوکل معلم لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی ترقی کر رہی ہے۔ وہاں کے ریجنل کمشنر صاحب نے کہا مجھے پتا ہے کہ شیانگا کے لوگ زیادہ تر بے دین ہیں مگر پھر بھی احمدیت کے پیغام سے کافی متاثر ہو رہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ احمدیت کی وجہ سے ان میں نیک روحانی تبدیلی آ رہی ہے۔ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ شیانگا کے تمام لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچ جائے کیونکہ آپ جو دین سکھا رہے ہیں اس سے لوگ مہذب بنتے جا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جرائم وغیرہ کی شرح میں کمی آ رہی ہے۔

کانگو جماعت کے ایک نومبائع کہتے ہیں پہلے میں تعویذ وغیرہ کو مانتا تھا لیکن جب سے میں نے اسلام احمدیت کی تعلیم کو مانا ہے اور عبادت شروع کی ہے مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں بھٹکا ہوا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ راستہ لیا ہے جو خدا کی طرف جاتا ہے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

مایوٹے سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ مایوٹے میں جماعت کو کافی مخالفت کا سامنا ہے۔ مجھے بھی انہوں نے دعا کے لئے لکھا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا، یہ لوگ خود اپنی آگ میں جل جائیں گے۔ تو کہتے ہیں کہ ایک عجیب نشان ظاہر ہوا کہ مایوٹے میں ایک شخص جماعت احمدیہ کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اس نے خاکسار کو فون کر کے دھمکیاں دیں اور کہا کہ آپ لوگ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس شخص کو مختلف طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ کسی طرح بھی باز نہ آتا اور جماعت کے خلاف ان کی بدکلامی جاری رہی۔ چنانچہ چند دن قبل اس شخص کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ نہر میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھ کر نہا رہا تھا جہاں پانی بہت کم تھا مگر پیچھے سے پانی کا ایک ریلا آیا۔ جس جگہ وہ بیٹھا تھا وہاں اس کی قمیض کسی چیز کے ساتھ اٹک گئی اور اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکا اور اس ریلے کی زد میں آ کر ہلاک ہو گیا۔ اس واقعہ کے تین دن بعد اس کی نعش ملی۔ اس طرح یہ واقعہ احباب جماعت کے ایمانوں میں اضافے کا موجب بنا۔

اسی طرح مخالفین کے انجام کے بہت سارے واقعات ہیں۔

اللہ تعالیٰ داعین الی اللہ کی حفاظت کس طرح فرماتا ہے۔ تنزانیہ کے معلم لکھتے ہیں کہ خاکسار اپنی جماعت کے سیکرٹری مال حسن ناؤجا صاحب کے ساتھ نومبائعین کو ملنے کے لئے قریبی گاؤں گیا۔ وہاں سے واپسی پر مَیں نے دیکھا کہ ہمارے پیچھے ایک شیر بھاگتا ہوا آ رہا ہے۔ راستہ خراب ہونے کی وجہ سے موٹر سائیکل کی رفتار بہت آہستہ تھی اس لئے شیر بہت قریب آ گیا اور ہم پر حملہ آور ہو گیا۔ حملہ کی وجہ سے خاکسار موٹر سائیکل سے چھلانگ لگا کر نیچے اترا تو شیر اچانک رُک گیا اور پیچھے مڑ گیا۔ کچھ دور جا کر ایک دوسرے شیر کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ دونوں شیر ہمیں دُور سے دیکھتے رہے لیکن دوبارہ ہماری طرف نہیں آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں کو محفوظ رکھا اور ہمیں واپس پہنچا دیا۔

مالی کے معلم لکھتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک تبلیغی سفر کے دوران بارش کی وجہ سے تمام راستے خراب ہو گئے۔ ہماری گاڑی ایک گڑھے میں بری طرح پھنس گئی اور باوجود ہر قسم کی کوشش کے گاڑی گڑھے سے باہر نہ نکل سکی۔ شام کا وقت ہوا جا رہا تھا جہاں ہم نے پہنچنا تھا وہ انتظار کر رہے تھے۔ اس پر خدا کے حضور دل سے دعا نکلی کہ اے اللہ! ہم تو تیرے کام سے ہی نکلے ہیں اب تو ہماری مدد فرما۔ دعا سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک کرین سامنے سے آ رہی ہے جس پر دل خدا کی حمد سے پُر ہو گیا۔ اس کی مدد سے ہماری گاڑی نکالی گئی۔ اس جگہ پر کرین کا آنا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ چنانچہ ہم اپنی مقررہ منزل پر وقت پر پہنچ گئے۔

جماعتی جلسوں میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کے تأثرات

غیر از جماعت جو شامل ہوتے ہیں ان کے ایک دو تأثرات بیان کرتا ہوں۔

صوبہ آسام ہندوستان کے ایک ٹی وی چینل ''پراگ ٹی وی'' کے ایگزیکٹو پروڈیوسر اپنی ٹیم کے ساتھ جلسہ قادیان (2015ء میں) شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں بار بار قادیان آؤں اور اس جلسہ میں شامل ہوں۔ آپ کی جماعت کے ساتھ جو تعلق بن گیا ہے اس کو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ جماعت احمدیہ کے روحانی امام دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں یہ کسی اور مسلم لیڈر میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ میں آئندہ کوشش کروں گا کہ اس پروگرام کو Miss نہ کروں۔

بینن کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے نمائندے آئے۔ کہنے لگے کہ بینن میں جماعت اپنے کاموں کی وجہ سے مشہور ہے۔ ہر کوئی جماعت کو جانتا ہے۔ جماعت مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ سکول کھول رہی ہے۔ ہسپتال، یتیم خانے، ماڈل ویلج بنا رہی ہے۔ میڈیکل کیمپس کا انعقاد کر رہی ہے۔ ڈونیشن کے پروگرام کرتی ہے۔ عید کے موقع پر ضرورت مندوں میں تحائف تقسیم کرتی ہے۔ بین المذاہب پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ اور ایسے پروگرام ہیں جو بڑا متاثر کرتے ہیں۔

یہ میں نے مختصر رپورٹ بیان کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔ تُو کچھ بھی خوف نہ کر۔ مَیں تجھے غلبہ دوں گا۔ ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تُو غم نہ کر۔ خدا ان کی تاک میں ہے۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔ مَیں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تیرے لئے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔ ...... ان کو کہہ دے کہ مَیں صادق ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ حجت قائم ہو جائے گی اور کھلی کھلی فتح ہوگی۔ ...... وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔ خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔ جس پر تیرا غضب ہوگا میرا بھی اُسی پر غضب ہوگا۔ اور جس سے تو پیار کرے گا مَیں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ...... میری فتح ہوگی اور میرا غلبہ ہوگا مگر جو وجود لوگوں کے لئے مفید ہے مَیں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہوگی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 588 تا590)

اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جلد ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆......☆......☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے

آصف محمود باسط۔لندن

قسط نمبر 3

گزشتہ کچھ سالوں کے دوران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دوست اور دو دشمنوں کی اولاد یہاں برطانیہ میں دریافت ہوگئی۔ خاکسار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کچھ موضوعات پر تحقیق کر رہا تھا جس کے دوران انہیں تلاش کرنے کا موقع ملا اور اللہ کے فضل سے حضور انور کی دعا کے کرشمہ کی صورت میں یہ دریافت ممکن ہوئی۔ کرنل ڈگلس کا نواسہ، پگٹ کی نواسی اور پادری مارٹن کلارک کے پڑپوتے کا سراغ ملا اور انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں ان کے ذکر پر لوگوں نے خاکسار کی کوششوں کو سراہنے کی جب بھی کوشش کی، خاکسار نے انہیں ہمیشہ یہ بتایا کہ اس میں میرا کوئی بھی کمال نہیں۔ یہ صرف اور صرف حضور انور کی دعا، توجہ اور شفقت کا نتیجہ ہے۔ مگر آج اس مضمون کے ذریعہ خاکسار تمام قارئین تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہے تاکہ ریکارڈ میں بھی محفوظ ہوجائے کہ یہ صرف اور صرف حضور انور کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ تھا کہ یہ ممکن ہوسکا اور اللہ تعالیٰ نے یہ دریافت خلافتِ خامسہ کے مبارک عہد کے لئے اٹھا رکھی ہوئی تھی۔ سو ضروری ہے کہ ان کی تلاش کا کچھ احوال بیان کر دیا جائے تاکہ جن حقائق نے خاکسار کے ایمان کو تازہ کیا، وہ سب قارئین کے ازدیادِ ایمان کا باعث بھی ہوں۔

....

پادری پگٹ کی نواسی سے رابطہ

☆ یہ اُس دور کی بات ہے جب ہم پروگرام راہِ ہُدیٰ میں پادری پگٹ والی پیشگوئی پر گفتگو کر رہے تھے۔ انہی دنوں انٹرنیٹ پر مخالفین نے بھی اس پیشگوئی کو بنیاد بنا کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے استہزاء پر کمر باندھ رکھی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو فرمایا تھا کہ پگٹ جھوٹا ہے تو وہ میری زندگی میں وفات پا جائے گا اور اگر میں جھوٹا ہوں (معاذ اللہ) تو اس کی زندگی میں میری وفات ہوگی۔ پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے وہ اس بات کو بنیاد بنا رہے تھے کہ مرزا صاحب (علیہ السلام) تو 1908ء میں وفات پا گئے جبکہ پگٹ 1927ء تک زندہ رہا۔ طبیعت اس اعتراض پر بہت بے چین ہو جاتی۔ ایک دن حضور کی خدمت میں گزارش کی کہ خاکسار اس پیشگوئی پر مکمل تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ حضور نے بڑی بشاشت سے اجازت مرحمت فرمائی۔

خاکسار نے اس سلسلہ میں جماعتی لٹریچر کو بھی پڑھا اور پھر اس دور کے اخبارات کی تلاش شروع کی۔ معاملات خود بخود حل ہونے لگے۔ یہ تو ایک طویل کہانی تھی جسے لکھنا ضروری تھا۔ لہٰذا حضور کی اجازت سے اسے مضمون کی شکل میں ڈھالنا شروع کر دیا۔ پگٹ نے جہاں اپنی جماعت کے لئے کالونی بنا رکھی تھی، وہاں بھی گیا۔ اس پر تحقیق کرنے والے محققین سے بھی ملا۔ اس سے متعلق جتنی معلومات جمع کی جاسکتی تھیں سب کیں۔ اس کی وفات کے سرٹیفکیٹ، اس کے بچوں کی ولادت کے سرٹیفکیٹ، اس کی شادی، اس پر لگائے گئے الزامات، اس کی ذلت و رسوائی کے عوامل، اس کا خود ٹوٹ پھوٹ جانا، اس کی جماعت کی شکست و ریخت اور نابود ہو جانا۔ ان سب معاملات سے گہری شناسائی اور ان دستاویزات کا حصول ہمت، وقت اور رقم کا متقاضی تھا۔ خاکسار کو یہ تینوں چیزیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے در سے ملیں۔ اس تحقیق پر کوئی سال بھر کا وقت لگا۔ اس دوران ایسے وقت بھی آئے کہ کئی کئی دن کسی چھوٹے سے شہر کے آرکائیوز میں اخباروں کو کھنگالنا اور ان کی دیمک نما بدبو کو سونگھنا پڑتا۔ مگر کچھ حاصل نہ ہوتا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا۔

آج مجھے یہ شہادت دینے دیجیے کہ جب بھی حضور انور نے میری مایوسی کی کہانی سن کر فرمایا کہ لگے رہو، کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا تو اس کے چند دن کے اندر اندر وہ محنت جو بظاہر رائیگاں اور مایوس کن دکھائی دے رہی تھی، اس کے نتائج ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ کوئی ایسی کڑی مل گئی جس سے سلسلہ خیال دوبارہ زندہ ہو گیا اور نئے راستے کھلنے لگے۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میں جب نہایت خوشی سے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس دریافت کا ذکر کرتا، تو حضور ہمیشہ اسے ایسے سنتے جیسے حضور کو معلوم ہی تھا کہ ایسا ہوگا۔ جیسے حضور کو پتہ تھا کہ جہاں تک کھدائی کر کے یہ مزدور تھک کر بیٹھنے لگا ہے، دو ہاتھ کھدائی اور کر لے تو مقصود پا جائے گا۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہوا۔

انہی بوسیدہ کاغذات کے پلندوں میں سے اس کے چرچ واقع شمالی لندن کی فروخت اور ترکہ کے دستاویزات بھی ملے۔ ان سے اس کی ایک نواسی کا سراغ ملا جو اس زمانہ میں بریڈفورڈ میں مقیم تھی۔ یہ 2011ء کی بات ہے اور اس کی سکونت کا پتہ تب سے بیس سال قبل کا تھا۔ اس کے مطابق وہ بریڈفورڈ شہر کے ایک مکان میں سکونت پذیر تھی۔ خاکسار جس روز اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا کہ اس کی تلاش میں بریڈفورڈ جانا ہے، تو خاکسار نے یہ بھی عرض کر دی کہ حضور، یہ بیس سال قبل کا پتہ ہے۔ معلوم نہیں وہاں رہتی بھی ہوگی یا نہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے اندھیرے میں تیر چلانا۔ فرمایا جاؤ گے تو مل جائے گی۔

مَیں ملاقات سے نکل کر سیدھا بریڈفورڈ کے لئے روانہ ہو گیا جو لندن سے قریبا چار گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔ وہاں پہنچتے پہنچتے رات ہوگئی اور مناسب نہ لگا کہ یوں رات کے وقت کسی کے دروازہ پر دستک دی جائے۔ رات وہیں قیام کیا اور اگلے روز صبح اس پتہ کو تلاش کرتا ہؤا وہاں جا موجود ہوا۔ اتوار کا دن، اور وہ صبح صبح کا وقت۔ مغربی ممالک میں تو اس وقت کوئی کسی کے یہاں نہیں جاتا۔ خیر، دستک دی تو ایک ادھیڑ عمر انگریز نے، جو اپنے گاؤن میں ملبوس تھے، دروازہ کھولا۔ ان کے چہرہ پر یوں بھی ناگواری تو شاید ہوتی ہی، مگر اپنے سامنے ایک پاکستانی نژاد، مسلمان کو کھڑا دیکھ کر وہ چونک سے بھی گئے۔ سوچ رہے ہوں گے کہ شاید کوئی حملہ آور آگیا ہے اور جانے کیا کرے گا۔ میں نے بھرپور مسکراہٹ سے ان کی پریشانی کو دور کیا اور بتایا کہ میں اس نام کی خاتون کو تلاش کر رہا ہوں جو شاید یہاں رہتی تھیں۔ اس نے بڑے مختصر الفاظ میں نفی کی اور دروازہ بند کرنے ہی والا تھا کہ میں نے ذرا ہمت کر کے پوچھا کہ آپ نے یہ مکان کب خریدا تھا؟ اب اس انگریز معاشرہ میں اس طرح کی گفتگو سخت ناپسندیدہ ہے۔ ہمارے یہاں تو اس سے بھی زیادہ ذاتی سوالات پوچھنے کا رواج ہے مگر یہاں یہ سوال اخلاقیات کے دائرہ سے خارج خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میں بھی مجبور تھا۔ میرے پاس تو پگٹ کی نواسی کو تلاش کرنے میں یہ امید کی آخری کرن تھی۔

اب اس نے اس سوال کے جواب میں اپنی آنکھیں گھمائیں (جسے انگریزی میں rolling his eyes کہتے ہیں اور یہ بیزاری کی علامت ہوتی ہے)۔ مگر وہ کچھ غور کر رہا تھا۔ پھر انگریزوں کے مخصوص اختصار سے جواب دیا کہ کوئی پندرہ سال پہلے ایک خاتون سے خریدا تھا۔ اب یہ نہ پوچھنا کہ اب وہ کہاں رہتی ہے! میں نے اسے بتایا کہ میں یہی پوچھنے والا تھا۔ کچھ اندازہ تو ہوگا۔ اس نے بتایا کہ بس اس قدر یاد ہے کہ وہ بریڈفورڈ سے بیزار تھی اور شیفیلڈ میں سکونت اختیار کرنے جا رہی تھی۔

اس کا بہت شکریہ ادا کیا، تکلیف کی معذرت کی اور قدرے مایوسی سے واپس پلٹ کر اپنی گاڑی میں آبیٹھا۔ اب شیفیلڈ جیسے شہر میں کہاں اشتہار لگاتا پھروں گا کہ اس نام کی خاتون کی تلاش ہے! کس سے پوچھوں گا، کسی کو بھلا کیا پتہ ہوگا۔ کہ یہ انگلستان ہے اور یہاں تو برسوں بعد بھی پڑوسی کو پڑوسی کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ ان کا نام تک معلوم نہیں ہوتا۔ مگر حضور کا ارشاد کہ ڈھونڈنے نکلو گے تو مل ہی جائے گی ذہن میں مستحضر تھا۔ اپنی ہمت دوبارہ اس ارشادِ مبارک کی بنیاد پر باندھی اور سوچنے لگا کہ اب یہ کس طرح ہوگا۔ کیونکہ اب اگر یہ کام نہ ہوا تو میں اپنی کوتاہی سے خلیفۂ وقت کے ارشاد کو پورا ہونے سے روکنے والا نہ بن جاؤں۔ اگر ایسا ہؤا تو یہ ملال جینے کیسے دے گا؟

اللہ تعالیٰ ہماری شدید خواہشات کو، اگر ان میں خیر کا پہلو ہو، بن مانگے بھی دعا سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ اور یہاں تو میری خواہش میں اس کے محبوب کا واسطہ بھی شامل تھا۔ یکا یک ذہن میں ایک خیال آیا کہ ٹیلی فون ڈائریکٹری سے اس نام کے لوگوں کو شیفیلڈ میں تلاش کیا جائے۔ ساتھ ہی اپنے موبائل فون میں برٹش ٹیلی کمیونیکیشن کی ویب سائٹ کھولی جس پر آن لائن ساری ڈائریکٹری موجود تھی۔ تلاش شروع کی تو مایوسی کم ہونے کی بجائے اور بڑھ گئی کیونکہ اس نام سے سینکڑوں اندراج تھے۔ کس کس کو اتوار کی صبح فون ملاؤں گا اور کس طرح پوچھوں گا۔ پھر عصرِ حاضر میں رائج ٹیلی مارکیٹنگ نے انجانے کالرز کو یوں بھی بدنام کر رکھا ہے۔ اگر فون اٹھانے والی وہ محترمہ ہوئیں بھی، تو وہ تسلیم کریں، بات کرنا پسند کریں یا بغیر جواب دیئے فون بند کر دیں، کیا معلوم! خیر، ہمت کر کے وہیں بیٹھے بیٹھے پہلی کال کی، دوسری اور پھر تیسری۔ جو کچھ طعن و تشنیع سننے کو ملی، اس نے تو ہمت کو اور بھی پست کر دیا۔ مگر اس محبوب کے دو بول میری عزتِ نفس سے کہیں زیادہ مقدم تھے۔ سو چا کہ کم از کم پہلے دس نمبروں پر تو کال کر لوں۔ پھر واپس لندن جا کر باقیوں کو تنگ کر کے ان کے درشت کلمات سن لیں گے۔

چوتھا نمبر ملایا۔ ایک معمر اور مہربان خاتون کی آواز سنائی دی۔ ان سے پوچھا کہ کیا آپ Ann Buckley ہیں۔ انہوں نے قدرے تامّل سے کہا کہ ہاں، لیکن تم کون ہو؟ میں نے اپنا تعارف کروایا کہ نام یہ ہے اور جماعت احمدیہ سے میرا تعلق ہے۔ آپ کے نانا کا نام پادری پگٹ تھا؟ انہوں نے جو جواب دیا اس سے میرے پورے بدن میں سنسنی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مَیں گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے بڑی محبت سے کہا کہ میں گھر پر ہی ہوں، یہ میرا پتہ ہے ابھی آسکتے ہو تو آجاؤ۔ بریڈفورڈ سے شیفیلڈ کا سفر قریب ایک گھنٹہ کا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ برادرم مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب ساتھ تھے اور وہی گاڑی چلا رہے تھے۔ ورنہ اس روز میں گاڑی چلاتا تو شاید قانون مجھے کبھی معاف نہ کرتا اور کڑی سزا دیتا۔ اللہ انہیں جزا دے کہ انہوں نے بڑی احتیاط سے گاڑی چلاتے ہوئے اس مہربان خاتون کے گھر تک پہنچا دیا۔ محترمہ نے بڑی محبت سے پرتپاک استقبال کیا۔ بار بار پوچھتی کہ تم نے مجھے ڈھونڈا کیسے؟ میں اسے کیا بتاتا کہ اسے میں نے نہیں ڈھونڈا۔ میرے خدا نے میرے محبوب امام کی بات کی لاج رکھی ہے۔ اگرچہ اس خاتون سے مل لینے کی خوشی بھی کم نہ تھی، مگر جب اپنے نانا کے اعتقادات کے ذکر پر انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک وہ خرافات سے زیادہ کچھ نہیں۔ تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ خدا نے اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کو تو نابود کر ہی دیا، مگر اس کی نواسی کو زندہ رکھا کہ وہ عہدِ خلافتِ خامسہ میں یہ بیان دے کہ اس کے نزدیک پادری پگٹ کے اعتقادات خرافات سے زیادہ کچھ نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ میرے پاس اپنے نانا کے بہت سے کاغذات محفوظ ہیں۔ دیکھنا چاہو گے؟ اس سے بڑھ کر خوشی کی کیا بات ہوسکتی تھی۔ مجھے تو میری تحقیق کے حوالہ سے وہ کچھ مل گیا جو میں نے شاید خدا سے مانگا بھی نہیں تھا۔

تمام آرکائیوز اس نے ایک الگ کمرہ میں محفوظ کر کے رکھے ہوئے تھے۔ مجھے وہاں چھوڑ کر اس نے کہا کہ تسلی سے دیکھو، اور اگر چائے کافی کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے آواز دے دینا۔ پہلے ڈبے کا ڈھکن کھولا۔ سب سے اوپر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا وہ اشتہار تھا جو حضور نے بزبانِ انگریزی شائع کروا کر پادری پگٹ اور اس دَور کے انگریزی اخبارات کو ارسال کیا تھا۔ یہ دیکھ کر میں جس طرح چونک کر رہ گیا ہوں گا، وہ آپ اندازہ کر ہی سکتے ہیں۔ میں وہ اشتہار لے کر اس کے پاس تقریباً دوڑتے ہوئے گیا۔ میں نے کہا یہ ہے وہ سارا قضیہ جس کے بارہ میں تحقیق کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس اشتہار کو پڑھا تھا اور مجھے اشتیاق بھی تھا کہ معلوم کروں کہ آخر کیا نتیجہ نکلا۔ انہیں اختصار کے ساتھ معاملہ کے بارہ میں بتایا گیا۔ انہیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ ہندوستان میں بیٹھے کسی آدمی تک پگٹ کا یہ دعوی پہنچا بھی، اور اس پر اس شخص نے اتنا بڑا اقدام کیا۔ کہنے لگیں کہ میں کوئی مذہبی رجحان نہیں رکھتی مگر یہ جان کر حیران ہوں کہ میرے نانا کو ماننے والا تو آج ایک بھی آدمی نہیں جبکہ وہ لندن جیسے مرکزی مقام سے دعوی کرنے والا تھا، جب کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گمنام گاؤں سے جس آدمی نے میرے نانا کو تنبیہ کی، اس کی جماعت ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ میرے نانا کا نام لیوا تو آج کوئی بھی نہیں بلکہ اگر ان کا نام دوبارہ سنا ہے تو تم لوگوں سے سنا ہے اور تم ہی لوگ ان پر تحقیق بھی کر رہے ہو۔

جب انہیں بتایا گیا کہ حضرت بانئ جماعت کی خلافت جاری و ساری ہے اور کُل عالم پر اسلام کی نیک نامی کا جھنڈا لہرانے کے لئے کمر بستہ ہے، تو انہوں نے حضور انور سے ملاقات کا شوق ظاہر کیا۔ اس ملاقات کا احوال ایک اور مضمون میں پہلے آچکا ہے۔ مگر یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ وہ حضور انور سے مل کر جس قدر متاثر ہوئی، وہ حضور انور کی قوتِ قدسی اور یوں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشان سے کم نہیں۔ ان کاغذات میں سے گزرتے ہوئے، گزر چکنے کے بعد اور واپسی کے سفر میں، حضور انور کے وہ الفاظ دل و دماغ میں گونج رہے تھے کہ ڈھونڈنے جاؤ گے تو مل بھی جائے گی۔ پورے واقعہ کو غور سے پڑھ لیں۔ خاکسار کی اس میں کوئی محنت نہیں نظر آتی، اور نہ تھی۔ چار ٹیلی فون نمبر گھما کر بات کر لینا کون سی کوئی بڑی بات یا کوئی بڑا تحقیقی معرکہ ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جو بچپن سے سن رکھا تھا کہ خدا کا نبی یا خلیفہ کوئی بات کہتا ہے

تو خدا تعالیٰ کے فرشتے حرکت میں آجاتے ہیں اور تب تک دم نہیں لیتے جب تک اس بات کو پورا نہ کر دکھائیں۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو عملی رنگ میں مشاہدہ کرنے کی صورت پیدا فرمادی۔ مشاہدہ سے زیادہ میں اسے اپنا تجربہ کہوں تو بہتر ہوگا۔

پادری مارٹن کلارک کے پڑپوتے سے رابطہ

☆ اسی طرح 2012ء میں ہم راہِ ہُدیٰ میں حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر بات کر رہے تھے۔ کسی کالر نے فون کر کے پوچھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جنگ مقدس نامی مباحثہ کے دوران اپنے مدّ مقابل پادری عبداللہ آتھم کے بارہ میں پیشگوئی کی کہ وہ پندرہ ماہ کے اندر اندر وفات پا جائے گا، مگر اس کی وفات معینہ مدت میں نہ ہوئی۔ ہمارے علماء نے اس سوال کا بہت تسلی بخش جواب دیا۔ خاکسار کو ایک بار پھر جستجو پیدا ہوئی کہ اس بارہ میں خود عیسائی منّادوں کا ردِّعمل کیا تھا۔ یہ مباحثہ کس سطح کا مباحثہ تھا۔ لوگوں میں اس کا شہرہ تھا بھی یا نہیں۔ پس اس جستجو کو لے کر حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور انور نے ایک مرتبہ پھر بڑی بشاشت سے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور میں تو کہوں گا کہ اجازت کیا دی اک دل کی غذا دی۔ استفسار فرمایا کہ کیا ڈھونڈنا ہے؟ میں نے ابھی بہت تھوڑا سا ہی بتایا تھا کہ فرمایا: اللہ فضل کرے۔ ڈھونڈو گے تو مل جائے گا۔ میں ابھی بہت ساری باتیں بتانا چاہتا تھا۔ کچھ بتانا شروع بھی کیا مگر ارشاد ہوا: اَور؟ اور مجھے اپنے نوٹس میں لکھے اگلے معاملہ کی طرف بڑھنا پڑا۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ ابھی آتھم والے مباحثہ کے بارہ میں بتاؤں، اور بتاؤں تاکہ تفصیل حضور کے علم میں آئے۔ مگر خدا کے پیارے کے منہ سے اس بات پر حتمی فیصلہ دعا کی صورت میں نکل چکا تھا۔ فرشتے حرکت میں آچکے تھے۔ دل اس یقین سے پُر تھا کہ اب یہ کام ضرور ہوگا۔

اگلے کچھ ماہ مسلسل اس جستجو میں بسر ہوئے۔ اس تحقیق کے دوران حضور انور کی پُر شفقت رہنمائی سے یہ بھی سیکھا کہ بس ایک ہی کام کے لئے وقف ہو کر نہیں رہ جانا۔ حضور انور نے ایک روز فرمایا کہ واقفِ زندگی کو multi-tasking کا ہنر آنا چاہیے۔ پس یہ کام بھی جاری رہا اور ساتھ دیگر کام بھی چلتے رہے۔ اس تحقیق میں کئی سفر، کئی دستاویزات خریدنا پڑیں۔ پادری مارٹن کلارک ریٹائر ہو کر ہندوستان سے واپس سکاٹ لینڈ آ کر ایڈنبرا شہر میں سکونت پذیر ہو گیا تھا۔ متعدد مرتبہ سکاٹ لینڈ جانا پڑا۔ حضور انور نے ہر موقع پر نہایت بشاشت سے سفر کی اجازت اور جس قدر رقم سفر اور دستاویزات کے حصول پر خرچ ہوتی تھی عنایت فرمائی۔ اس موقع پر ایک دفعہ پھر اس بات کا خود عینی شاہد بننے کی توفیق ملی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کرنے کی کوئی بھی راہ نکلتی ہو، حضور انور اس راہ پر چلنے کے لئے حوصلہ، ہمت، طاقت اور ہر طرح کا زادِ راہ جی کھول کر عنایت فرماتے ہیں۔

ہنری مارٹن کلارک اور عبداللہ آتھم دونوں کا تعلق چرچ مشن سوسائٹی سے تھا۔ ان دنوں ان کا صدر مقام آکسفورڈ شہر میں تھا۔ وہاں موجود آرکائیوز میں سے وہ رپورٹس میسر آئیں جن میں ہنری مارٹن کلارک مباحثہ 'جنگِ مقدس' کا احوال اپنے صدر دفتر کو ارسال کرتے رہے تھے۔ جس میں ان کا یہ اقرار بھی موجود تھا (نفرت سے بھرپور ہی سہی) کہ مرزا صاحب (علیہ السلام) نے ان کو جن دلائل میں الجھایا، ان دلائل کا انہیں کبھی سامنا نہیں ہوا تھا۔ یہ بھی کہ مسلمانوں کو جب مباحثہ کی دعوت دی گئی تو ان کے اکابرین میں سے کوئی بھی اس چیلنج کو قبول کرنے کو تیار نہ تھا، یہاں تک کہ قادیان کے مرزا صاحب (علیہ السلام) نے یہ ذمہ داری لی، اگرچہ انہیں تمام مسلمان دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں۔ مگر انہیں غیر مسلم قرار دینے والوں میں سے ایک بھی لیڈر کو یہ طاقت نہ تھی کہ اسلام کے دفاع کے لئے آگے بڑھے۔

سوسائٹی کے بیشتر آرکائیوز کیڈبری ریسرچ لائبریری (برمنگھم یونیورسٹی) میں محفوظ کر لئے گئے ہیں۔ وہاں جا کر ہندوستان میں تعینات سوسائٹی کے منّادوں کی خط و کتابت کے انبار ملے۔ فائلوں کے ڈھیر تھے جن میں سے گزرنا تھا۔ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کر کے روانہ ہؤا اور انہی بوسیدہ انباروں میں سے ہنری مارٹن کلارک کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط ملا جو اس نے اپنے والد پادری رابرٹ کلارک کے نام لکھا تھا۔ اس میں دیگر تفصیلات کے ساتھ ساتھ یہ ذکر بھی تھا کہ پندرہ ماہ کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ اِن دنوں عبداللہ آتھم اپنی بوکھلاہٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر فیروز پور میں مقیم ہے۔ اس سے ملاقات کا احوال درج ہے جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ اس کی پریشانی کسی قدر بہتر ہے، تاہم اسے امرتسر واپس لانے کا انتظام کیا جا رہا ہے تاکہ پندرہ ماہ کی میعاد گزر جانے پر جشن کیا جائے۔ اس جشن کے موقع پر اس نے کیا پڑھنا ہے، وہ میں نے خود اسے تحریر کر کے دیا ہے۔ ہزاروں کاغذات، دستاویزات اور فائلوں میں ہنری مارٹن کلارک کے ہاتھ کا لکھا یہ خط جس سے آتھم کی رجوع کی حالت صاف ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ نے عہدِ خلافتِ خامسہ کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ اس کی نقول حاصل کر کے حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ایسی کسی بھی دریافت پر جب بھی خاکسار پورے جذباتی جوش و خروش کے ساتھ حضور کے پاس حاضر ہوا، تو حضور کے تحمل، بردباری اور طمانیت کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ عام آدمی اور خلیفۃ المسیح کی wave length یکسر مختلف ہوتی ہے۔ ہم جوش دکھاتے ہیں وہاں ہوش نظر آتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بس دنیا کا سربستہ راز دریافت کر لیا، وہاں نگاہ اُفق پار لگی ہوتی ہے کہ ابھی تو بہت کام باقی ہے۔ مگر اس سے یہ مطلب نہ نکالا جائے کہ حضور حوصلہ افزائی نہیں فرماتے۔ حضور انور کا ایک ہی جملہ مثلاً 'کمال کر دیا! یہ کہاں سے نکال لائے' انسان کی ساری تھکن، ساری محنت پر بھاری ہوتا ہے۔ پھر حوصلہ افزائی فرمانے کے انداز تو ایسے ہیں کہ آدمی انہیں کیا بیان کرے۔ انسان نادان ہے، مگر ہمارے آقا کو تو خدا تعالیٰ خود فراست، فہم، دور اندیشی اور دلجوئی اور فیاضی کے نرالے اسلوب سکھاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ حضور مجھ سے فراموش نہیں۔ اور اگر میں فراموش نہیں، تو اس مجسم دعا وجود کی دعا سے مَیں ضرور حصہ پا رہا ہوں۔ یہ ایندھن زندگی کی گاڑی کو چلتا رکھنے کے لئے بہت کافی ہے۔ اس وجود سے تعلق کے سوا باقی سب ہوا و ہوس کی کہانیاں ہیں۔

پھر مارٹن کلارک کی قبر تلاش کی گئی۔ اس کی وفات کا سرٹیفیکیٹ تلاش کیا گیا۔ اس سے اس کا آخری پتہ معلوم ہوا۔ وہاں سے اس کی جائداد کے کاغذات ملے اور وہاں سے اس کے ترکہ کی تفصیلات اور یوں محض اللہ کے فضل اور حضور انور کی رہنمائی سے ہنری مارٹن کلارک کے پرپوتے تک رسائی حاصل ہوگئی۔

نہایت شفیق، مہربان اور شریف کردار کے مالک انسان۔ یہ انگلستان کے شہر بلیک پول میں مقیم تھے۔ ان کے پاس پہنچے تو مارٹن کلارک کے بہت سے کاغذات ملے جن میں مباحثہ جنگِ مقدس سے متعلق دستاویزات بھی میسر آئے۔ (اس کی تفصیل ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو چکی ہے)۔

محترم جولن مارٹن کلارک صاحب، کہ یہ ان کا اسم گرامی ہے، بھی پوری داستان سن کر محوِ حیرت ہو گئے۔ ایک صدی کے اوپر ربع صدی گزر جانے کے بعد کوئی انہیں اس مباحثہ کے حوالہ سے ڈھونڈتا ہوا ان تک پہنچ جائے گا، یہ ان کے لئے ناقابلِ یقین بات تھی (اتنی ہی ناقابلِ یقین جتنی خود میرے لئے تھی)۔ بہت تپاک، بہت محبت سے ملے۔ یہ جان کر کہ جن کے ساتھ یہ مباحثہ ہوا تھا، ان کے پرپوتے آج ان کے جانشین اور خلیفہ ہیں، انہیں حضور انور سے ملنے کا اشتیاق لندن لے آیا۔

حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ جس انکساری اور عقیدت سے حضور انور سے ملے، وہ مَیں نے خود دیکھی اور میں گواہی دے کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہی انکساری تھی جو حضور انور کے غلاموں میں بوقتِ ملاقات ہوتی ہے۔ حضور سے ملاقات کے بعد بھی اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے اور کہتے رہے کہ میرے پڑدادا کا تو نام و نشان مٹ گیا۔ مگر جو مدّ مقابل تھا، وہ کس شان سے دنیا کے ہر کونے میں گویا زندہ موجود ہے۔ ایسی بقائے دوام تو مسیح کو ہی ملنا مقدر تھی۔ کہنے لگے کہ مباحثہ کے علمی پہلوؤں پر تو میری دسترس نہیں، تاہم جو میں دیکھ رہا ہوں وہ فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

کرنل ڈگلس کے نواسے سے رابطہ

☆ اسی طرح کرنل ڈگلس کی اولاد کی تلاش کی دفعہ بھی ہوا۔ اقدامِ قتل کے ایک بے بنیاد اور من گھڑت مقدمہ میں ملوث کر کے پادری مارٹن کلارک نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت کا ارادہ کیا۔ مگر اس کے ساتھ وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مسیح و مہدی کو خبر دے رکھی تھی۔ یعنی اسے خود اہانت اور ذلّت اٹھانا پڑی۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ پادری مارٹن کلارک نے ایک مخبوط الحواس آدمی کو اس بات پر آمادہ کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ پر الزام لگائے کہ آپ نے اسے مارٹن کلارک کے قتل کے ارادہ سے امرتسر بھیجا تھا۔ اسے اس کے جھوٹے بیانات زبانی یاد کروائے گئے کہ عدالت میں یوں کہنا اور یہ کہنا۔ مقدمہ جس عدالت میں پیش ہوا، اس میں منصف کے فرائض کپتان مونٹاگو ولیم ڈگلس صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ انہوں نے مدعی کے بے سروپا بیانات کو سن کر اندازہ لگایا کہ یہ الزام کسی افسانے سے زیادہ نہیں۔ پھر ڈگلس صاحب کے اپنے بیان کے مطابق انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر بھی اندازہ لگا لیا کہ آدمی معصوم اور نیک ہے۔ اس کے لمبے عرصہ بعد وہ انڈین سروس سے ریٹائر ہوئے تو واپس لندن میں آکر آباد ہوئے اور جماعت کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ مراسم قائم رکھے اور مختلف جماعتی تقاریب میں اپنے اس تجربہ کو بیان فرماتے رہے جو انہیں حضورؑ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہوا تھا۔ کس طرح صداقت کا نور آپ کی پیشانی مبارک پر نمایاں تھا۔ ان کی اولاد کو تلاش کرنے کے پیچھے یہ تحریک کارفرما تھی کہ آخر اس نے امامِ آخرزمان کے نور کو شناخت کیا تھا۔ ان کی اولاد کو ڈھونڈا جائے اور ایک مرتبہ پھر اسی نور سے روشناس کروایا جائے جو آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں ضَوفشاں ہے۔

حضور انور کی خدمت میں اجازت اور رہنمائی کی غرض سے عرض کی۔ حضور نے بلا تامّل اجازت بھی مرحمت فرمادی اور رہنمائی بھی فرمائی۔ فرمایا کہ یہیں لندن میں ہی کہیں ہوں گے، ڈھونڈنے کی بات ہے۔

اب یہ جملہ میرا مشعلِ راہ تھا۔ لاکھوں کروڑوں کے اس شہر میں کہیں کرنل ڈگلس کی اولاد موجود ہے۔ ضرور ہے کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ موجود ہے۔ اب اسے کہاں تلاش کیا جائے۔ دوبارہ وفات کے سرٹیفکیٹ، وصیت کے کاغذات، ترکہ کی تفصیلات وغیرہ تلاش کی گئیں۔ بہت سے سراغ ملے۔ دل بہت خوش تھا کہ اس مرتبہ قدرے آسانی سے راہیں کھل رہی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شاید یہ یاددہانی کروانی تھی کہ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ یہ سعادت اگر ملنی ہے تو اسی آدمی کی دعا سے ملنی ہے جو میرا منتخب کردہ نمائندہ ہے۔ تمام سراغوں کا کھرا نا پا گیا۔ مگر تمام نشانات کہیں جا کر مندمل ہو جاتے۔ بڑا واضح سراغ ہوتا، مگر ہوتے ہوتے کہیں تحلیل ہو جاتا۔ سخت ناکامی و نامرادی کا سامنا ہوا۔ اس کے گھر کا پتہ معلوم ہو گیا۔ وہاں پہنچ بھی گئے۔ مگر نشان ندارد۔ آگے بڑھنے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ دل میں عجیب کوفت ہونے لگی کہ یہ کیا بات ہوئی، دشمن کی اولاد تو مل گئی تھی، دوست کی اولاد کی تلاش کا کوئی سرا ہاتھ آ کر ہی نہیں دیتا۔ ایک وقت آیا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تلاش بے سود ہے۔ اب اس کا کہیں کوئی سراغ نہیں ملے گا۔ جو ہو سکتا تھا، سب کر لیا۔

اب یہ مسئلہ تھا کہ حضور کو کس طرح بتاؤں۔ کیسی مایوس کن بات ہے۔ کیسی ناکامی ہے۔ حضور کی اجازت سے اس قدر وقت بھی صَرف کر لیا، مگر ناکامی کے سوا کچھ واپس لے کر نہیں جا رہا۔ خیر ایک دن ہمت کر کے عرض کر ہی دی کہ حضور! ہر ممکن کوشش کر لی ہے۔ ڈگلس کی اولاد کا کچھ سراغ نہیں ملا۔

فرمایا نہیں ملی تو پھر کیا ہوا؟ مل ہی جانی تھی۔ صحیح سے ڈھونڈتے۔ جانا کہاں ہے انہوں نے؟

اس کے بعد یہ بات بظاہر تو ختم ہو گئی مگر مَیں ملاقات سے نکلا تو طبیعت میں عجیب بے چینی تھی۔ مجھے اور کوشش کرنی چاہیے تھی۔ ہو سکتا ہے کہ تلاش کے آغاز ہی میں کہیں کجی واقع ہو گئی ہو کہ آگے ساری لکیر بے سمت ہو گئی۔ دل میں ارادہ کیا کہ اب تک کی ساری تحقیق کو ایک طرف رکھ کر نئے سرے سے تلاش کا آغاز کیا جائے۔

ایک ایسے گاؤں کا پتہ چلا تھا کہ جہاں اس کی بیٹی کچھ عرصہ مقیم رہی تھی اور شواہد بتاتے تھے کہ کسی سکول میں پڑھاتی تھی۔ سوچا کہ وہاں جا کر کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔ وہ نہیں ہوگی مگر آس پڑوس کچھ تو بتائے گا۔ مگر آس پڑوس کا حال تو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کسی کو کچھ بھی خبر نہ تھی۔ اچانک خیال آیا کہ محترم میر محمود احمد ناصر صاحب نے ایک مرتبہ ذکر کیا تھا کہ وہ جب 1952ء یا 53ء میں لندن میں مقیم تھے تو کرنل ڈگلس صاحب کی وفات ہوئی تھی۔

باقی صفحہ نمبر12 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

بقیہ: جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2016ء

از صفحہ نمبر 2

کی بلندی کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں اور اپنے رویّوں کی نگرانی کریں اور اپنے روزمرّہ کے معاملات اور اعمال میں بہتری لائیں تاکہ ہم اس بلند معیار تک رسائی حاصل کرسکیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں سے توقع رکھتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھایا ہے کہ:

''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں، وہ جھوٹ نہ بولیں، وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں، وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔''

(مجموعہٴ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46-47)

یاد رہے کہ خلافت احمدیہ کا کام ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھے اس لئے مَیں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے کی اہمیت کو سمجھیں۔ ہر احمدی بیعت کے وقت اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ شرائطِ بیعت کی پابندی کرے گا اور ہر معروف امر میں خلیفہٴ وقت کی اطاعت کرے گا۔ اس لئے آپ احمدیوں کے لئے ضروری ہے کہ جب آپ خلیفہٴ وقت کے ہاتھ پر بیعت کریں تو بیعت کی شرائط کو پورے دل سے پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اگر ہر احمدی خلیفۃ المسیح کی ہدایات پر سنجیدگی سے عمل کرے گا تو اس سے اطاعت اور اتحاد کا ایک بلند معیار قائم ہوگا اور نتیجۃً تبلیغِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے نئے راستے کھلیں گے۔ تبلیغ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے اور اس میں کامیابی کے لئے آپ کا اپنا پاکیزہ نمونہ ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر آپ کے اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں اور اعمال اور اقوال قرآنِ کریم کے احکامات کے تابع ہیں اور آپ اس رنگ میں لوگوں سے سلوک کرتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواہش کی ہے تو یہ رویّہ احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کے لئے نہ صرف سوئٹزرلینڈ کے رہنے والوں کے لئے بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہوگا۔

علاوہ ازیں مَیں اس بات کی اہمیت پر بھی زور دینا چاہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو سکے آپ اور آپ کی فیملی MTA کے پروگرام دیکھا کریں اور دوسرے احبابِ جماعت کو بھی MTA دیکھنے کی تلقین کرتے رہیں۔ روزانہ کم از کم ایک وقت مقرر کریں جس میں آپ اپنی دلچسپی کے مطابق MTA کے پروگرام دیکھا کریں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نہ صرف میرے خطباتِ جمعہ بلکہ میرے خطابات اور تقاریر جو میں مختلف مواقع اور تقریبات میں کرتا ہوں بغور سنا کریں۔ میری اس نصیحت کے نتیجہ میں آپ کا احمدیت اور اسلام کے بارہ میں علم ترقی کرے گا بلکہ آپ کے ایمان میں بھی ایک تقویت اور تازگی آئے گی۔

آخر میں میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(مجموعہٴ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 342۔ اشتہار 7 ر دسمبر 1892ء)

میری دعا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب دعائیں آپ کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ایک بڑی بھاری کامیابی سے نوازے اور آپ سب کو توفیق عطا کرے کہ آپ تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنی زندگیوں میں ایک حقیقی انقلاب لائیں اور آپ پاکیزگی، نیک رویّہ، خدمتِ اسلام اور خدمتِ خلق میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

....

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے گئے۔ جس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ محترم شاہد اقبال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ''خطباتِ خلفاء ۔ برکاتِ خلافت کے حصول کا ذریعہ'' کے موضوع پر اردو میں تقریر کی جس میں اس حوالہ سے خلفاء احمدیت کے بہت سے ارشادات پیش کئے۔

اس کے بعد محترم جری اللہ صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسوہ کامل''، کے موضوع پر جرمن زبان میں عمدہ تقریر کی جس میں سُنت نبوی اور سیرت کے واقعات بیان کئے۔ اس تقریر کے بعد اجلاس برخواست ہوا اور وقفہ طعام کے بعد نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس

17 ستمبر 2016ء کو صبح نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن دیا گیا۔ دوسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور نظم کے بعد مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا نے ''قیام الصلوٰۃ اور اُس کی اہمیت'' پر اردو میں تقریر کی۔ جس کے بعد محترم ولید احمد صاحب نے 'احمدیت یعنی حقیقی اسلام، عصر حاضر کی ضرورت' کے عنوان پر جرمن زبان میں تقریر کی۔

اسی اجلاس میں غیر مسلم مہمانوں کے لئے ایک تبلیغی نشست بھی ہوئی جس میں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ نے جرمن زبان میں ''اسلام انصاف اور انسانیت کا مذہب'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور سوالات کے جوابات دیے جس کے بعد مرزا محمود احمد صاحب مرکزی آڈیٹر جماعت یوکے نے احباب کرام کو AIMS کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ سوئٹزرلینڈ کی جماعت بھی اب اللہ کے فضل سے اس سسٹم میں شامل ہوگئی ہے۔

اسی دوران لجنہ جلسہ گاہ میں لجنہ کا اجلاس ہوا جس میں اردو زبان میں دو تقاریر 'کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا'' اور ''ہماری بدلتی ہوئی ترجیحات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خلاء اور اُن کے منفی اثرات'' کے موضوعات پر ہوئیں۔ تیسری تقریر جرمن زبان میں'' دعوت الی اللہ اسلام کا مقدس فریضہ اس زمانہ کا اصل اور حقیقی جہاد' کے موضوع پر ہوئی۔ تقاریر کے بعد ہونہار طالبات میں تعلیمی اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس اجلاس میں دس غیر مسلم مہمان خواتین نے بھی شرکت کی۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس بعد از نماز ظہر وعصر تلاوت اور نظم سے شروع ہوا۔ اور پہلی تقریر مکرم شمیم احمد قاضی صاحب صدر انصار اللہ نے ''جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا'' کے موضوع پر سُنت و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں کی اور خاکساری و انکساری کی خوبیاں اختیار کرنے کی تحریک کی۔

مکرم نبیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے اردو زبان میں 'نظام جماعت کی اطاعت کی اہمیت' پر تقریر کی اور احسن رنگ میں قرآن و حدیث، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی روشنی میں اطاعت کی اہمیت اور اس کے فوائد سے احباب کو آگاہ کیا۔

تیسری تقریر میں مکرم عبدالوہاب طیب صاحب مربی سلسلہ نے 'حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا محسن' کے موضوع پر کی جس میں قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں نیز حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات سے استفادہ کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار احسانات میں سے چند کا ذکر کیا۔ اس روز کی آخری تقریر محترم لئیق احمد طاہر صاحب نے کی۔ آپ نے وقت کی مناسبت سے نہایت خوبصورت انداز میں مختلف ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

پھر مجلس سوال جواب اردو زبان میں تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس میں مربیان صاحبان نے احسن رنگ میں دوستوں کے سوالوں کے جوابات دیے۔

چوتھا اجلاس

18 ستمبر جلسہ کے تیسرے دن کا آغاز نمازِ تہجد و فجر اور درس القرآن سے ہوا۔

چوتھے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد جرمن زبان میں عبدالوحید وڑائچ صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے 'برکات خلافت' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر محترم نعیم اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم کی 'کتب حضرت مسیح موعودؑ اور جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کی اہمیت' اردو زبان میں تھی۔ تیسری تقریر مکرم عبد الباسط طارق صاحب مبلغ انچارج نے اردو میں 'اسلام۔ عصر حاضر کے مسائل کا حل' کے موضوع پر کی۔ جس میں انتہائی مؤثر رنگ میں امن کے حصول کے لئے اسلامی تعلیم کو بیان کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر جرمن زبان میں مکرم ولید طارق تارنٹسر صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے ''اسلام میں شادی کی اہمیت'' پر کی۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس وقفہ طعام اور نماز ظہر و عصر کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔ ہونہار طلباء میں مرکزی نمائندہ نے تعلیمی اسناد تقسیم کیں۔ جس کے بعد انہوں نے حاضرین کو اپنی اختتامی تقریر میں سورۃ الصّف کی آیات کی روشنی میں دین کی خاطر مال کی اور وقت کی قربانی کی طرف نہایت دل نشین طریق پر توجہ دلائی اور اس ضمن میں کئی واقعات بیان کئے۔

آخر پر ایک دفعہ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام مبلغ انچارج صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ کی کُل حاضری امسال اللہ کے فضل سے 711 رہی جس میں باہر کے ملکوں سے 85 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ جبکہ غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد 30 تھی۔ اس طرح جرمنی، پاکستان، افغانستان، گنی کناکری، فرانس، انگلستان، ہندوستان، اٹلی اور ماریشس سے تعلق رکھنے والے افراد نے جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ میں شرکت کی۔ الحمدللہ۔

جلسہ کی سب تقاریر کا ساتھ ساتھ جرمن، انگریزی اور فرنچ زبان میں ترجمہ ہوتا رہا۔ اسی طرح جلسہ کی ساری کارروائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے Live streaming کے ذریعے MTA سوئٹزرلینڈ نے جماعت کی website پر نشر کی جس میں معزز مہمانوں کے انٹرویو بھی باقاعدہ نشر کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام، کارکنوں اور رضاکاروں کے حق میں وہ دعائیں پوری فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں کی ہیں۔ آمین۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا ذکر گزشتہ شمارہ کے اسی کالم کی زینت بنایا گیا تھا۔ ذیل میں دیگر تین صاحبزادیوں کی مختصر سیرت وسوانح پیش ہے جو کہ رسالہ ''خدیجہ'' (سیرت صحابیات نمبر 2011ء) میں مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تیس برس تھی جب حضرت خدیجہؓ کے بطن سے آپؐ کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی پیدائش (پہلے بیٹے قاسمؓ کے بعد) ہوئی۔ چھوٹی عمر میں ہی آپؓ کا نکاح اپنے خالہ زاد حضرت ابوالعاصؓ بن ربیع کے ساتھ ہوگیا جو حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ فرمایا تو آپؓ فوراً ایمان لے آئیں۔ اس پر کفّار نے آپؓ کے خاوند سے آپؓ کو طلاق دینے کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے صاف انکار کردیا۔ اگرچہ وہ اُس وقت ایمان نہیں لائے تھے لیکن حضرت زینبؓ سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اس عمل کی ہمیشہ تعریف فرمائی۔

غزوۂ بدر میں ابوالعاص نے کفّار کی طرف سے شرکت کی اور گرفتار ہوگئے۔ اُن کے فدیہ میں حضرت زینبؓ نے کچھ چیزیں بھیجیں جن میں ایک ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہؓ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا تھا۔ یہ ہار دیکھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں حضرت خدیجہؓ کی یاد تازہ ہوگئی اور آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر تم پسند کرو تو زینبؓ کا مال اُسے واپس کردو۔ چنانچہ وہ مال واپس کردیا گیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد فدیہ کے قائم مقام ابوالعاص کے ساتھ یہ شرط مقرر کی کہ وہ مکّہ جاکر حضرت زینبؓ کو مدینہ بھجوادیں گے۔

جب حضرت زینبؓ مدینہ کے لئے مکّہ سے نکلیں تو چند قریش نے آپؓ کو بزور واپس لے جانا چاہا۔ جب آپؓ نے انکار کیا تو ایک بدبخت ہبار بن اَسود نے نہایت وحشیانہ طریق پر آپؓ پر نیزہ سے حملہ کیا جس کے ڈر اور صدمہ سے آپؓ کو اسقاط ہوگیا اور پھر آپؓ کی صحت کبھی بحال نہیں ہوسکی۔ ابوالعاص کے چھوٹے بھائی کنانہ اس سفر میں آپؓ کے ساتھ تھے۔ قریش کے حملہ کے وقت انہوں نے بھی تیر نکالے اور کہا کہ اگر کوئی آگے بڑھا تو اُس کا نشانہ لوں گا۔ اس پر ابوسفیان نے قریب آکر کہا کہ ہمیں زینبؓ کو روکنے کی ضرورت نہیں مگر محمدؐ کی دشمنی کی وجہ سے اگر وہ ہمارے سامنے اور دن کے وقت جائیں گی تو اس میں ہماری سُبکی ہے۔ اس پر کنانہ حضرت زینبؓ کو واپس لے آئے اور پھر چندروز بعد رات کے وقت روانہ ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ بن حارثؓ کو مدینہ سے پہلے ہی روانہ فرمادیا تھا جو زینبؓ کو لے کر مدینہ پہنچ گئے۔ کچھ عرصہ بعد قریش کا ایک قافلہ شام کی طرف گیا جس میں ابوالعاص بھی شامل تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر حضرت زید بن حارثؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے اس قافلہ پر حملہ کیا۔ گرفتار ہونے والوں میں ابوالعاص بھی شامل تھے۔ اس موقع پر حضرت زینبؓ نے اُن کو پناہ دی اور اُن کا مال و اسباب واپس کرنے کی سفارش کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سفارش قبول فرمائی۔ ابوالعاص اس سے اتنا متأثر ہوئے کہ واپس مکّہ جاکر پہلے مکّہ والوں کا مال واپس کیا اور پھر واپس مدینہ آکر اسلام قبول کرلیا۔ باقی زندگی مدینہ میں گزاری اور حضرت زینبؓ سے نہایت شریفانہ سلوک کیا۔ تاہم آپؓ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہیں اور 8 ہجری میں وفات پاگئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور خود قبر میں اُتارا۔

حضرت زینبؓ کے بطن سے ایک لڑکا علیؓ اور ایک لڑکی امامہؓ پیدا ہوئے۔ علیؓ تو بچپن میں فوت ہوگئے مگر امامہؓ بڑی ہوئیں اور حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے اُن کی شادی ہوئی مگر اُن سے نسل آگے نہیں چلی۔

حضرت رقیّہ رضی اللہ عنہا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 33 سال تھی جب حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضرت رقیّہ پیدا ہوئیں۔ آپؓ نہایت جمیل تھیں۔ رواج کے مطابق بچپن میں ہی ابولہب کے بڑے بیٹے عتبہ سے نکاح ہوا۔ ابولہب کے دوسرے بیٹے کا نکاح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم سے ہوا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ فرمایا تو ابولہب کے کہنے پر اُس کے دونوں بیٹوں نے آنحضورؐ کی دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دی۔ بعدازاں حضرت رقیّہؓ کی شادی 5 نبوی میں حضرت عثمانؓ بن عفّان سے ہوئی۔

جب مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت ملی تو پہلے قافلہ میں حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیّہ بھی شامل تھے۔ کچھ عرصہ بعد اہلِ مکّہ کے قبولِ اسلام کی افواہ سُن کر یہ خاندان واپس مکّہ آیا لیکن یہاں کے حالات تو پہلے سے بھی بدتر تھے چنانچہ دونوں نے دوبارہ ہجرت فرمالی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیمؑ اور لوطؑ کے بعد عثمانؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیوی کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ پھر جب حضرت رقیّہ کو علم ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت فرمانے والے ہیں تو دونوں پھر مکّہ آگئے اور کچھ عرصہ بعد مدینہ ہجرت فرمالی۔

غزوۂ بدر سے قبل حضرت رقیّہؓ چیچک نکل آنے سے بیمار ہوگئیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو آپؓ کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں ہی ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی دوران 2 ہجری میں آپؓ کی وفات ہوگئی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے واپس تشریف لائے تو یہ خبر سُن کر بہت مغموم ہوئے اور آپؓ کی قبر پر تشریف لے جاکر دعا کی۔ اسی موقعہ پر آپؐ نے فرمایا تھا کہ رونے میں کچھ حرج نہیں لیکن نوحہ و بَین شیطانی حرکات ہیں، ان سے قطعاً بچنا چاہئے۔ حضرت فاطمہؓ بھی بہن کی قبر پر بیٹھ کر روتی جاتی تھیں اور آپؐ اُن کے آنسو کپڑے سے پونچھتے جاتے تھے۔

حضرت رقیّہؓ کے ایک بیٹے عبداللہ ہوئے جو حبشہ میں قیام کے دوران چھ سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔

حضرت عثمانؓ کو غزوۂ بدر میں حصّہ نہ لے سکنے کا بہت افسوس رہا لیکن آنحضورؐ نے اُنہیں بدری اصحابؓ کے اجر میں شامل ہونے کی خوشخبری سنائی۔

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 34 سال تھی جب حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضرت اُمّ کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ بچپن میں ہی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ سے آپؓ کا نکاح ہوا جو ابولہب کے کہنے پر طلاق پر منتج ہوا۔ شعب ابی طالب میں آپؓ بھی تکلیف برداشت کرنے والوں میں شامل تھیں۔ مدینہ ہجرت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ بن حارث اور حضرت ابورافعؓ کو مکّہ بھجوایا تاکہ وہاں سے اپنے اہل خانہ اور آنحضورؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خاندانوں کو مدینہ لے آئیں۔ چنانچہ یہ لوگ بخیر وعافیت پہنچ گئے۔ ان میں حضرت اُمّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ بھی شامل تھیں۔

حضرت رقیّہ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ بہت غمگین رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے تسلّی دینے کی کوشش کی تو حضرت عثمانؓ کہنے لگے کہ مَیں اپنی محرومیٔ قسمت پر جتنا غم کروں کم ہے، رقیّہ جیسی بیوی مجھ سے بچھڑ گئی اور خاندان رسالت سے میرا رشتہ ٹوٹ گیا۔

بعدازاں 3 ہجری میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ خداتعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کے ذریعہ مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی بیٹی امّ کلثومؓ کا نکاح آپ کے ساتھ کردوں۔ چنانچہ یہ شادی ہوگئی اور اس طرح حضرت عثمانؓ 'ذوالنّورین' یعنی دونوروں والے کہلائے۔

حضرت اُمّ کلثوم اس نکاح کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں اور شعبان 9 ہجری میں وفات پائی۔ آپؓ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے کفن کے لئے اپنی چادر دی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ آنحضورؐ کی آنکھوں سے اُس وقت غم سے آنسو رواں تھے۔

حضرت سُمیّہ رضی اللہ عنہا

رسالہ ''خدیجہ'' (سیرت صحابیات نمبر 2011ء) میں حضرت سُمیّہؓ بنت خباط کے مختصر حالات اور قربانیوں کا بیان مکرمہ نرگس ظفر صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت سُمیّہؓ بنت خباط مکّہ کے قبیلہ بنومخزوم کے رئیس ابوحذیفہ بن المغیرہ کی کنیز تھیں۔ آپؓ کی شادی حضرت یاسرؓ بن عامر سے ہوئے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پانچ سال قبل یمن سے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ اپنے ایک گمشدہ بھائی کی تلاش میں مکّہ آئے تھے لیکن بھائی نہ ملا۔ بعدازاں یاسر کے دونوں بھائی واپس چلے گئے اور یاسر نے یہیں قیام کرلیا۔ یہاں اُن کی دوستی ابوحذیفہ سے ہوگئی جنہوں نے اپنی کنیز سُمیّہ کی شادی یاسر سے کردی۔ اس طرح ان کے ہاں تین بیٹے عمّار، عبداللہ اور حریث پیدا ہوئے۔ حریث کو قبل از اسلام ہی قتل کردیا گیا جبکہ دیگر دو بیٹوں نے اپنے والدین کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی۔ ایک روایت کے مطابق عمّار کی پیدائش ہوئی تو ابوحذیفہ نے سُمیّہ کو آزاد کردیا۔

حضرت سُمیّہ ساتویں نمبر پر مسلمان ہوئیں۔ حضرت یاسرؓ اور حضرت سُمیّہؓ دونوں ہی ضعیف اور کمزور تھے مگر اسلام پر مضبوطی سے قائم تھے کہ مشرکین کا کوئی ظلم بھی اُن کو اسلام سے برگشتہ نہ کرسکا۔ یہی حال ان کے بیٹوں حضرت عمّارؓ اور حضرت عبداللہؓ کا تھا جنہیں لوہے کی زرہیں پہنا کر مکّہ کی تپتی ریت پر لٹانا، ان کی پیٹھ پر گرم کوئلے رکھنا اور پانی میں غوطے دینا کفّار کا روزانہ کا معمول تھا۔

ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سُمیّہ اور ان کے خاندان کے پاس سے گزرے جن کو سخت اذیّتیں دی جارہی تھیں تو آپؐ نے فرمایا: اے آلِ یاسر! تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارا ٹھکانا جنت ہوگا......

بوڑھے یاسرؓ یہ ظلم سہتے سہتے شہید ہوگئے لیکن مشرکین نے اُن کے بیوی بچوں پر ظلم کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت یاسرؓ کی شہادت کے بعد حضرت سُمیّہؓ نے ایک رومی غلام ازرق سے نکاح کرلیا تھا جو حارث بن کلدہ ثقفی کا غلام تھا۔ اُس سے ایک بچہ سلمہ پیدا ہوا۔

ایک دن ابوجہل کو حضرت سُمیّہؓ پر اتنا غصّہ آیا کہ پہلے انہیں گالیاں دیں پھر برچھی کا وار کرکے شہید کردیا۔ پھر تیر مار کر ان کے بیٹے عبداللہؓ کو بھی شہید کردیا۔ ایک روایت ہے کہ ابوجہل نے نیزے کی اَنی حضرت سُمیّہ کی شرمگاہ میں چبھودی تھی جس سے وہ شہید ہوگئیں۔ وہ شہید ہونے والی پہلی مسلمان خاتون تھیں۔

حضرت عمّارؓ کو اپنی والدہ کی اس بے کسی پر سخت افسوس تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ اب حد ہوگئی ہے۔ آپؐ نے صبر کی تاکید فرمائی اور آلِ یاسرؓ کو جہنّم سے بچانے کی دعا کی۔ غزوۂ بدر میں جب ابوجہل مارا گیا تو آپؐ نے عمّارؓ سے فرمایا: دیکھو تمہاری ماں کے قاتل کا خدا نے فیصلہ کردیا۔

محترم عبدالباسط ملک صاحب

رسالہ ''خدیجہ'' (سیرت صحابیات نمبر 2011ء) میں مکرمہ راشدہ کرن صاحبہ کے قلم سے اُن کے والد محترم عبدالباسط ملک صاحب کا مختصر ذکرِخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم عبدالباسط ملک صاحب 1946ء میں سیالکوٹ میں حضرت منشی اللہ رکھا صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ بچپن اور جوانی کراچی اور سندھ میں گزاری۔ قریباً دس سال کی عمر میں والدہ کی شفقت سے محروم ہوگئے۔ مالی حالات ناسازگار ہونے کے باوجود آپ نے انگریزی میں ماسٹر کیا۔ پھر ہسٹری میں بھی ماسٹر کرلیا اور پھر کافی عرصہ ٹھٹھہ اور نیشنل کالج کراچی میں لیکچرار رہے۔ کراچی کے کالج میں شائع ہونے والے رسالہ کے مدیر بھی رہے۔ 1983ء میں آپ یمن چلے آئے جہاں 8 سال تک دو مختلف یونیورسٹیوں میں پروفیسر رہے۔ وہاں پاکستانی سفارتخانہ کے رُکن بھی تھے۔

1991ء میں احمدیت کی مخالفت کے نتیجہ میں ایک خواب کی بِنا پر جرمنی آگئے جہاں جماعتی ذمہ داریوں کے حوالہ سے مصروف وقت گزارا۔ تین مختلف مقامات پر مقیم رہے اور تینوں جگہ مقامی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی سعادت پائی۔ نیشنل شعبہ رشتہ ناطہ اور امور عامہ میں بھی خدمت کرتے رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ نہایت شستہ گفتگو کرتے اور نوجوانوں کو بھی صاحب کہہ کر بلاتے۔ نصیحت کرنے اور سمجھانے کا انداز بہت احسن تھا۔

30/اکتوبر 2010ء کو ایک کار حادثہ کے نتیجہ میں آپ شدید زخمی ہوگئے اور 30/نومبر کو انہی زخموں کی تاب نہ لاکر وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ''النور'' جولائی 2011ء میں مکرم محمد ہادی مونس صاحب کا حمدیہ کلام شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کہیں بھی فضا ایسی پائی نہیں ہے
جہاں تیری قدرت نمائی نہیں ہے
تُو اطرافِ عالم میں پھیلا ہوا ہے
جہاں تک کسی کی رسائی نہیں ہے
تُو خالقِ اشیائے ادنیٰ و اعلیٰ
کوئی چیز کم تر بنائی نہیں ہے
تُو زندہ تھا، زندہ ہے، زندہ رہے گا
تیری زندگی انتہائی نہیں ہے
اُسے کیا خبر ہو کہ تُو بولتا ہے
کہ جس نے یہ بات آزمائی نہیں ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 27, 2017 – February 02, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 27, 2017

00:15 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 25-34 with Urdu translation.
00:30 Dars-e-Malfoozat
00:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 11.
01:05 Address In European Parliament: Recorded on December 04, 2012.
01:55 Roots to Branches
02:20 Spanish Service
02:50 Aadab-e-Zindagi
03:25 Pushto Service
03:55 Shotter Shondane: Recorded on January 26, 2017.
06:00 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 35-43 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 12.
07:00 Reception in Hamburg: Rec. December 5, 2012.
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on January 21, 2017.
10:00 Indonesian Service
11:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Tilawat: Surah An-Qasas, verses 59-76.
11:45 Seerat-un-Nabi
12:30 Live Transmission From Baitul Futuh
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Transmission From Baitul Futuh
14:30 Live Shotter Shondane
16:30 Friday Sermon [R]
17:40 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:30 Reception in Hamburg [R]
19:45 In His Own Words
20:20 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday January 28, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Quran
00:55 Reception in Hamburg
02:10 Friday Sermon
03:20 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
03:55 Shotter Shondane
06:00 Tilawat
06:10 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 17.
07:05 Jalsa Germany Address to Ladies: Recorded on June 02, 2012.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
09:00 Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on October 13, 1985.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on January 27, 2017.
12:15 Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 77-89.
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intekhab-e-Sukhan
13:30 Dars-e-Hadith
14:00 Live Shotter Shondane
16:15 Live Rah-e-Huda
18:00 World News
18:20 Jalsa Germany Address to Ladies [R]
19:30 Faith Matters: Programme no. 177.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:30 Story Time
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday January 29, 2017

00:10 World News
00:30 Tilawat
00:40 In His Own Words
01:10 Al-Tarteel
01:45 Jalsa Germany Address to Ladies
02:45 Friday Sermon
03:55 Shotter Shondhane
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 12.
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat: Recorded on September 27, 2014.
08:00 Faith Matters: Programme no. 177.
09:00 Question And Answer Session: Recorded on November 17, 1996.
09:50 Indonesian service
11:55 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on August 14, 2015.
12:00 Tilawat: Surah 'Ankaboot, verses 1-17.
12:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:35 Yassarnal Quran [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on January 27, 2017.
14:00 Live Shotter Shondhane
16:10 Quranic Archaeology
16:50 Kids Time
17:20 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. January 29, 2017.
19:30 Beacon Of Truth
20:20 Ashab-e-Ahmad
21:00 Shama'il-e-Nabwi
21:35 Friday Sermon [R]
22:50 Question And Answer Session [R]

Monday January 30, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
00:55 Yassarnal Quran
01:15 Bustan-e-Waqfe Nau
02:20 Ashab-e-Ahmad
02:55 Friday Sermon
04:05 In His Own Words
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 17.
07:00 Press Conference In Europe: Visit of Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper) at the European Parliament, Brussels. Recorded on December 17, 2012.
07:25 Islami Mahino Ka Ta'aruf
08:00 International Jama'at News
08:35 Aao Urdu Seekhain
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 01, 1997.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on August 26, 2016.
11:00 Faiza'an-e-Khilafat Mosha'aira
12:00 Tilawat: Surah Al-Ankaboot, verses 18-31.
12:10 Dars-e-Hadith
12:20 Al-Tarteel [R]
12:55 Friday Sermon: Rec. March 04, 2011.
13:50 Bangla Shomprochar
14:55 Faiza'an-e-Khilafat Mosha'aira [R]
15:50 Rah-e-Huda: Recorded on January 28, 2017.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Press Conference In Europe [R]
18:45 Faiza'an-e-Khilafat Mosha'aira [R]
19:30 Somali Service
19:50 Sach Toh Ye Hai
20:15 Rah-e-Huda [R]
21:50 Friday Sermon [R]
22:50 Faiza'an-e-Khilafat Mosha'aira [R]

Tuesday January 31, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:40 Al-Tarteel
01:15 Press Conference In Europe
01:40 Mosha'airah
02:25 Kids Time
03:00 Friday Sermon
04:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:20 In His Own Words
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 24.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 13.
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. January 29, 2017.
08:15 Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:45 Rishta Nata Ke Masayil
08:55 Question & Answer Session: Recorded on November 17, 1996.
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 27, 2017.
12:00 Tilawat: Surah 'Ankaboot, verses 32-45.
12:20 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Quran [R]
13:00 Faith Matters: Programme no. 177.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service
16:00 Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:30 Noor-e-Mustafwi
16:40 Rishta Nata Ke Masayil [R]
17:20 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:25 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
19:40 Rishta Nata Ke Masayil [R]
20:00 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 27, 2017.
21:10 The Bigger Picture
21:55 Australian Service
22:15 Faith Matters [R]
23:05 Question And Answer Session [R]

Wednesday February 01, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Dars-e-Malfoozat
00:45 Yassarnal Quran
01:15 Bustan-e-Waqfe Nau
02:35 Rishta Nata Ke Masayil
02:45 In His Own Words
03:20 Story Time
03:40 Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:05 Noor-e-Mustafwi
04:35 Australian Service
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 148.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 17.
07:10 Jalsa Salana Germany Address: Rec. June 03, 2012.
08:10 One Minute Challenge
09:00 Urdu Question And Answer Session: Recorded on October 13, 1985.
09:50 Indonesian Service
10:50 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on January 27, 2017.
12:00 Tilawat: Surah Al-Ankaboot, verses 46-62.
12:10 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 21, 2011.
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:35 Kids Time: Prog. no. 23.
16:10 Importance Of Higher Education
16:25 Faith Matters: Programme no. 176.
17:20 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:25 Importance Of Higher Education [R]
19:45 French Service
20:40 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:15 Kids Time [R]
21:50 Importance Of Higher Education [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:10 Intikhab-e-Sukhan: Rec. January 28, 2017.

Thursday February 02, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:50 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana Germany Address
02:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:00 Importance Of Higher Education
03:20 In His Own Words
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:05 Tilawat
06:20 Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 05.
07:00 Jalsa Salana USA Address To Ladies: Recorded on June 30, 2012.
08:10 In His Own Words
08:45 Tarjamatul Quran Class: Quranic verses of Surah Al-Maaidah, verses 97 - 110 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 73, recorded on August 09, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:05 Japanese Service
11:20 Aadab-e-Zindagi
12:00 Tilawat: Surah Al-Furqaan, verses 51-78.
12:15 Dars-e-Malfoozat [R]
12:25 Yassarnal Quran [R]
13:00 Beacon Of Truth: Recorded on May 8, 2016
14:00 Friday Sermon: Recorded on January 06, 2017.
15:05 The Real Concept Of Jihad
15:35 Roots to Branches
16:00 Persian Service
16:30 Tarjamatul Quran Class [R]
17:40 Yassarnal Quran [R]
18:05 World News
18:20 Jalsa Salana USA Address To Ladies [R]
19:30 Aadab-e-Zindagi [R]
20:05 Roots to Branches [R]
20:30 Faith Matters: Programme no. 179.
21:35 Tarjamatul Quran Class [R]
23:10 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 24 Friday 27 January , 2017 Issue No. 4

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے براہ راست ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

خطبہ نکاح و اعلان نکاح۔ سرائے انصار کینیڈا کا افتتاح۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اہم ہدایات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

29/اکتوبر بروز ہفتہ 2016ء

(حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

Maple, Brampton, Milton, Rexdale, Woodbridge, Peace Village, Weston, Abode of Peace, Toronto, Mississauga، بیری، کچنر اور سینٹ کیتھرین۔

علاوہ ازیں امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑہائی بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے جا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح و اعلان نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان دونوں نکاحوں میں، جو دونوں بچیاں ہیں وہ محمود احمد چیمہ صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کی نواسیاں ہیں۔ گویا کہ ننہیال کی طرف سے یہ خاندان، ان بچیوں کے نانا واقف زندگی تھے۔ اسی طرح ماریہ چیمہ جو ہیں وہ واقف زندگی کی بیٹی اور نواسی بھی ہیں۔ یہ خاندان ربوہ میں بڑا لمبا عرصہ رہا بلکہ ابھی بھی یہ جو مختار چیمہ صاحب کا داماد بن رہا ہے یہ ربوہ کا ہی ہے۔

ربوہ میں رہنے والے اکثر وہ لوگ تھے جو دین کی خدمت کرنے والے تھے یا ان لوگوں نے ربوہ آ کر اپنے بچے وہاں بسائے۔

تنویر احمد مہار صاحب کے والد یا چیمہ صاحب کے داماد کے دادا محکمہ زراعت میں کام کرتے تھے لیکن انہوں نے ساری عمر اپنے بچے ربوہ میں رکھے۔ اس لئے کہ دینی تعلیم ان کو ملتی رہے۔

ربوہ کا جو ماحول تھا، جب تک اس میں حکومت کا دخل نہیں تھا۔ ایک ایسا ماحول تھا جہاں آپس میں ہر ایک ملنے والے کو، ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ ایک دینی ماحول تھا، لغویات سے پاک ماحول تھا، وہ زمانہ تھا جب نہ کوئی ٹی وی (T.V) تھا، نہ انٹرنیٹ تھا، نہ آئی فون تھا۔ لوگوں کے لئے دلچسپیاں یہ تھیں کہ شام کو کھیل کے میدان میں آئیں۔ نمازوں پر باقاعدہ ہوں، صبح فجر کی نماز پر اطفال الاحمدیہ، بچے اٹھ کر صَلِّ عَلٰی کیا کرتے تھے۔ ہر محلّے سے آوازیں آ رہی ہوتی تھیں۔ ربوہ کا ایک ماحول تھا۔ اِس ماحول میں مکرم محمود چیمہ صاحب کے بچے بھی رہے ہیں۔ محمود چیمہ صاحب تو خود زیادہ تر میدان عمل میں رہے۔ لیکن بچوں کو اکثر ربوہ میں رکھا۔

اسی طرح تنویر مہار صاحب کے خاندان کو مَیں جانتا ہوں۔ انہوں نے بھی ربوہ میں وقت گزارا۔ وہ لوگ اس سوچ کے ساتھ ربوہ میں آئے تھے کہ ہمارے بچوں کو دینی علم حاصل ہو۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے والے ہوں۔ بے شک دنیاوی نوکریاں بھی کیں۔ دنیا بھی کمائی لیکن ساتھ ساتھ دین کا علم اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی سوچ بھی ان میں قائم رہی۔

پس یہ سوچ ہے جو آئندہ نسلوں میں بھی قائم رکھنا ہماری ذمّہ داری ہے۔ ہر قائم ہونے والا رشتہ اِس بات کو یاد رکھے کہ جو اِن کے آباؤ اجداد نے، ان کے باپ دادا نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد پورا کرتے ہوئے قربانیاں دیں۔ اس کو انہوں نے بھی جاری رکھنا ہے۔

یہ جو آیات پڑھی گئی ہیں آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی کل کو دیکھو اور وہ کل یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھو۔ اپنے آپ کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہو اور نیکیوں کی طرف قدم بڑھاؤ۔ دنیا تمہارا مقصود نہ ہو بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین اصل مقصد ہو۔

یہ کل ہر شخص کے لئے، اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی کہ ہر آنے والا دن دین کی بہتری کی طرف ایک نیا قدم ہونا چاہئے۔ ہر آنے والا دن اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہونا چاہئے۔ پھر کل یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس کی طرف نظر رکھو۔

پھر کل یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرو چاہے تم کینیڈا میں رہ رہے ہو، امریکہ میں رہ رہے ہو، یہاں کا ماحول جیسا بھی ہے پھر بھی بچوں میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی سوچ قائم رہے۔ ان کی تربیت اِس نہج پر ہو کہ وہ بڑے ہو کر یہ دعا کرنے والے ہوں کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے ماں باپ پر رحم کر جنہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی، ہمیں دین سکھایا، ہمیں اس ماحول کے گند سے بچایا اور خود اللہ تعالیٰ کے قریب کیا۔ گویا کہ پھر ماں باپ کے لئے یہ دعا کر کے بچے اگلے جہان میں بھی ان کے درجات میں بلندی کا باعث بن رہے ہوں گے۔ خود بھی دین سے منسلک ہو کر آئندہ نسلوں کی بھی حفاظت ہوتی چلی جائے گی۔

پس یہ سوچ ہونی چاہئے اور یہ آیات جو نکاح میں رکھی گئی ہیں اور یہ آخری آیت جو آئندہ کے مستقبل کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص رضا کو حاصل کرنے کی غرض کی سوچ سے رکھی گئی۔ یہ معمولی بات نہیں ہے۔

خوشی کے موقع پر شادیوں کے بعد جوانی میں بہت ساری باتوں کو انسان بھول جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس موقع پر بھی تمہیں خدا یاد رہنا چاہئے اور تمہیں اپنی آئندہ کی زندگی یاد رہنی چاہئے اور تم میں یہ سوچ قائم ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے بچوں کی بھی تربیت کرو۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بھی ہو اور ان کی نسلوں میں بھی ہمیشہ خلافت اور جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق قائم رہے اور دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ جویریہ ظفر بنت مکرم ظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم زین نادر ابن مکرم محمد منور نادر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماریہ احمد چیمہ بنت مکرم مختار احمد چیمہ صاحب (وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) کا نکاح عزیزم رضاء المحسن مہار ابن مکرم تنویر احمد مہار صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سرائے انصار کینیڈا کا افتتاح

پروگرام کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بشیر سٹریٹ'' پر واقع عمارت ''سرائے انصار'' میں تشریف لائے۔ یہ عمارت مجلس انصار اللہ کینیڈا نے بطور گیسٹ ہاؤس حاصل کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کا معائنہ فرمایا اور دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مہمان بھی یہاں ٹھہریں آپ کے پاس ان کا باقاعدہ اندراج ہونا چاہئے۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں